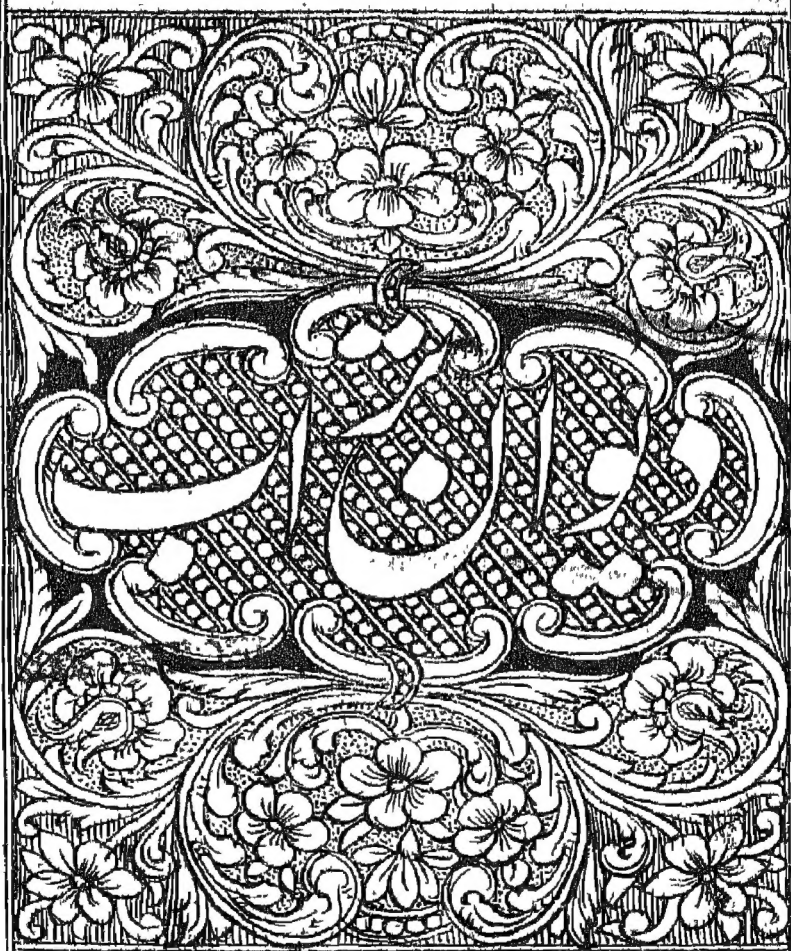


کلیات و دوا و اوردو

کلیات انشاء اللہ خاں - یہ کلیات نیز طبعی
میر انشاء اللہ خاں بہادر کا اور جعفر علی صاحب
سعادت علی خان بہادر کے ہر کتابی شاعر کے
کلیات انشا علیہ السلام مجموعہ میں سالانہ شاعر
کلیات میں شاعرانہ اسرار و کمال و شیرینی
ایک ایک جگہ پر نظر آتی ہیں۔
قطعہ منتخب - از مولوی عبد القادر خاں صاحب
رسالہ زبانِ ریختہ و جہاں سب دریاں ریختہ کو لطف
اور ساتھ ساتھ اس کے اشعار اساتذہ تالیف کیا۔
شبابِ ریختہ - مولفہ انصاریہ
سب جوان شاعر کے اشعار اس کتاب میں کار و تکرار
اشعارِ منتخب - شبابِ ریختہ کا دوسرا دیوان ہے۔
میر غوث علی - یہ مجموعہ تصنیف جہاں سب دریاں
کے شیریں شاعرانہ دیوان انصاریہ
کلیات نواریج - یہ کتاب میر غوث علی کی تصنیف ہے
کلیات سواد - انصاریہ کی نوایات و دیوان و غیرہ
از کلام مرزا فرخ السواد۔
کلیات صنعت - کلام شاعر مستند
مستان کریم الدین صنعت مراد آبادی۔
کلیات ناسخ - کلیات شیخ امام بخش ناسخ
سے دیوان بہ مصرعہ۔
کلیات الکس - تصنیف احمد علی آتش لکھنوی

کلیات نظامی - استاد و کلام ای
ارکلام معنی نام - جناب نظام الدوله نواب
محمد مراد علی خان بهادر نظام است خیالاً
نظامی - فال و دیوان
کلیات نظیر الکربابی - اسیر محمد
و دیگر نظم من
کلیات امیر آتش سلیم نام تاریخی نظم
تصیف نشی امیر آتش صاحب گشت گردیش
سلیم دهلوی -
کلیات میر تقی - مسلم الثبوت استاد کلام ای
نظم عالی در طبع بود -
کلیات خضر - چهار جلوه مجرعه دیوان حضرت ظهور
کلیات مؤمن - بنای پاکیزه دلالتی کاغذ چوبی
الصفا حلال جدید -
بهاریستان سخن - اردو نسخ و آتش و آب و کی مظهر
عزیزین تیره مصر -
دیوان گويا تصیف فقیر محمد خان بهادر گوياست کرده
خواجده ذریعہ انوار -
دیوان رشید تصیف نواب سید محمد خان بهادر
المکتوبی ش کرد آتش -
دیوان قدرا - نهایت مدد دیوان تصیف
مولوی فدا حسین صاحب -

صفت کیمیا و صنایع و صنایع و صنایع



طبع می‌شود که شوای کل پور می‌شود به طبع

یہ صوفیوں کی طاعت قرار
میرا بے اختیار ہے تیرا
میرا بے اختیار ہے تیرا
میرا بے اختیار ہے تیرا
میرا بے اختیار ہے تیرا

ڈرتے ہیں امیر بکمر غمخیز دے ایسے
جیسے کسی مفلس کو بھوہان کا کھٹکا

ہر چند تراب اوس ت کا فر کو مین چاہا
دل سے نہ گیا اوس کے مسلمان کا کھٹکا

گر صاف وہ گلفام دکھا دے بدن اپنا
ہاں کیوں نہ کہے صل علیٰ یوسف کنعان
پھر مونہ سے کوئی نام نہ جھڑن کا نکالی
ہو زخم چکنا چارہ اور آنسو نکال دے
سب اپنی ہی لگتے ہیں کسی نہیں سنتے
صورت میں نہ ہم آتی تو کچھ رنج نہاتے
روح آ کے بدن میں ہوئی یوں اصل سزا
سوطح کو مین فائدہ تر تکلیف و بلا مین

بلبل کو کبھی پھر نہ خوش آوے سے چہرں اپنا
محبوب مرا بھارے اگر چہرہ میں اپنا
عاشق ترے دکھا دین جو دیوانہ میں اپنا
کیسے جو کسی شخص سے قصہ کہن اپنا
شفوان میں کوئی کس سے کہیں چہرہ اپنا
بے دشمن جانی تو یہی جسم و تن اپنا
جس طرح مسافر کوئی بھولے وطن اپنا
بے سود زمین یا رو یہ رنج و محن اپنا

جس شمع کے پروانے تراب ایسے بہت مین
روشن ہے اوسی شمع یہ انجمن انپا

نہ جو رد و تغافل نہ ہجرت سے مارا
محبت میں پروانہ اور ہم میں یکساں
کئی عشق میں جات ہی کو کہن کی
نہیں ایک دل یا تھہ میں لے سکے ہے
ترے غم وہ کو جو کچھ سو روئے

ترے پیار و لطف محبت نے مارا
کہ دور سی ترہ پے اور وصلت نے مارا
بھلا جان شہر میں کی الفت فر مارا
وہ نازک بدن کی تراکت نے مارا
کہ ناحق اوسے خود بدولت نے مارا

کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا

یہ تجا بھو اسب چاہا تو ب گیا
یہ بال کھو لے لکھ دیا میں کس نہ دینا
کہ دن کی رات ہوئی آفتاب و شب
وہ غم عشق چھ بجان پوچھ کہتا تو

کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا
کون سا دل ہے ایسا

اور اوس سب سے بیکلی کوئی نہ کہو کچھ
تسلیم و رضا اس کی ہوں چاہی ہو کچھ
دوسرا شک سے پوشاک میں آئے کچھ
بی طرح پڑ کر پھنڈے میں مشعل برکاتی
کوئی اول و آخر کو نہیں جسکے خبر ہے

دل رات تراب اوس ہی کا ہم پر تھوہیں کچھ
سہے ور دیسی صبح سے تاسم ہمارا

تو نے دیکھا اس کے اپنا مجھے حیران کیا
دیکھتے ہی تری صورت گمنا صبح کو حوا
نوح سوکھو کہ جلد آخر اوکشتی لائے
سیر میں چاک ہو اگل کا چین میں جب
جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں
حق کی تقدیر پر راضی ہوں جو چاہو کر
نظر نہ لگے منہ پر جو نقطہ ہو سیاہ
شعشع گو تو نے بہت تکرار تو کر تو کیا

تھکے وہ شون غزل میری یہ کہتا ہے تراب
عشق نے تیرے مجھے صاحب دیوان کیا

نہ توڑ جس سے زنا ر خودی کا ایک تاجی کا
وہ کیوں آزاد بن بیٹھے ہیں کے سیلی اور کلا

دل ایک چوٹ پر تو تیار ہو چکا ہوں
 مگر دل بیکار دس گیسو پہ لگا ہوا ہے
 کبھی گزرا کبھی نہ گزرا
 وہ قلم لکھن سیکھن سیکھن
 شہسوار کی طرح تیرا
 کبھی تو شمع جلتی تھی کبھی بجتی تھی
 حنا باندھ کر دیکھتی تھی
 کہ کل حسرتوں کو تو فتنہ ہی کیا ہو گیا
 بے پوچھو رات کا تھبہ جو کہ زار و صرار ہے
 او دھرتیاں تھکا دے ہر شے کو
 جہاں میں تیرا وار و جہاں میں تیرا وار

ہاشق ہوں ترا طلب دیدار ہوں تیرا تو یار پر غیر و فکامین کہ یار ہوں تیرا کچھ ایسے نہیں میں تیری لفت میں نہیں کہ تیرے عیش مجھ کو طبعیوں کے حواسے سنتا ہوں کہیں تو فوجی بے آنکھ لگا بیٹ و رستہ ملتا ہوں تو کہتا ہوں وہ مجھے باطن میں سرگرم کار وادار وہی ہے کہ عشق میں تشہیر مری تجھ کو روا ہے	پیرہ تو کر مجھے کہ نہ زار ہوں تیرا اکہ بار مرا ہو تو میں سویا ہوں تیرا والہ دازل سے میں گرفتار ہوں تیرا خود بخش مری دیکھ میں جیار ہوں تیرا مجھے نہ چھپا عزم امرا ہوں تیرا کیا میں نہیں معشوق و فادار ہوں تیرا ظاہر جو کہتا ہے میں غور ہوں تیرا تقصیر ہوں مجھے گنہگار ہوں تیرا
---	--

جاؤں تیرا اب اور کہاں پھوڑے کے مجھ کو
 بندہ ہوں ترسے در کا ننگ خوار ہوں تیرا

کہوں کیا حال اس لشکا وہ ہر جاو کا کہ باندھی ہو سدا رغبت سے بلبل چڑھ کا نہیں معلوم کسی چشم رنگس کا لگا ادھر آدل ہمارا پوج پھرتا ہو کدھر گو کہ نہ خط کے آئی اک جہاں سڑکے شلکا کہ تیرے ظلم کا دل سے مر جاتا نہیں کشکا تو پھر کس طرح تو نے دامن کو اورٹھا جھٹکا کہ آستین میں تو تیرے انک نہیں لٹکا	نہیں پھر چھوٹا سرگزا سیراوس لٹکا لٹکا مگر اس گلبدن کو ہر خاطر اپنی عاشق کی یکا یک خواب سے رنگس میں چونک اٹھتی بجا کہ کب کو زار قلوبا کو نہیں کیا کم ہمیں اک عشق میں اس کو ہر اول تار حسرت کو بھی تو وعدہ لٹکانا حق کو کرتا کل خاک میرا گ گئی تھی میری دامن تجھے کیوں لگتا ہوں مرا ہر ترکان ترکان
---	---

دیوان شہ شہ
 دیکھیں غم غم غم غم
 کبھی وہ تھا کہ سو سو نہیں سناتا تھا
 کہ تیرے نہیں کوئی خوبصورت اور سگوار
 جہاں میں تیرے شہسوار کا
 کہ تیرے نہیں کوئی خوبصورت اور سگوار
 کہ تیرے نہیں کوئی خوبصورت اور سگوار

وہ جو جاوے گا کہ عالم کی روشنی کا
 وہ جو جاوے گا کہ عالم کی روشنی کا
 وہ جو جاوے گا کہ عالم کی روشنی کا
 وہ جو جاوے گا کہ عالم کی روشنی کا

یون کے علاوہ اس کا بیڑا بھی
اسے مسجد کی یاد دلاتا ہے

۹۰ طالب علمین کے لئے ایک کلاس
 فیکوٹو گرافی کے لئے ایک کلاس
 ہائیڈرو گرافی کے لئے ایک کلاس
 سبب سے زیادہ غنی ترین کلاس
 جو کہ پھر صبر و حیا سے ایک کلاس
 شیعہ پھر صبر و حیا سے ایک کلاس

دیوان شاعر آرب
نویس است
مرد آری

کہنے غوغا مگر کون در جانان چھوڑا
 اور سب چھوڑی لی نے بناے گجرے
 خود برداشت جان فتنہ دل میں بد
 واہ کیا سرخی ہو کیا پاں کی گرت ہو
 شوخیان کیلئے طفلان پر پھر دن کی
 دل مغموں سے میں تہہ اٹھایا اختر
 وہ تو کافر ہے مسلمان نہ کہے اور سکو
 کون کتا ہی گداہم تو شہنشاہ ہو
 دیکھیلی ہے مسیحائی تری ہے ظالم
 کس طرح اوسکے محبت کو حصاؤں بانو

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتاب امید ہی کہ تو ہی دور تیرا
کتاب ہی کون تجھ کو نہاں کیا ہے کون تو
تیری چمک سے پاپ ہی روشن سپین بیکار

[illegible]

جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے

جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے

اوسو وہ کیوں نہ پہچانے جو خوب اپنے تئیں جانے
 کہیں جاہلین سہلانے تراب الیسا نہیں جلا

میں پر عشق ہوں مجھ کوں مر رہا ہوں
 فریقہ ہوں میں چہرہ ہوں نہ اچھپ
 تجھے ہو عید مبارک مجھے گل سے لگا
 کہا ایاز نے معشوق بن کر مولا سے
 تو صورت اپنی چھپا کر مجھے تانا ہے
 کرم سے تیرے تو نزدیک ہو کسی دن آن
 جو داغ چھو کا سہکے ہوا میں اوسے دے
 وہ کان بھر کے داما جہاں سے تو کہوں

تراب کس سے مغالب ہو کل وہ کہتا تھا
 یہ تیغ عشق کا مارا شہید ہے میرا

نہو مست است ابادہ کیونکر بھلا
 وہ آپی تھا سائل اور پی محیب
 کہیں خود ہوا شمع مجلس سرور
 کہیں شمع ہو کر چھپا خاک میں

جسے یاد عہد قالو اسنے
 کہوں کس سے یہ راز میں برلا
 کہیں آبی پر دانہ ہو کر جلا
 کہیں شمع سج رہا ہو چھو لا بھلا

جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے

جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں کون سا شکر ہے

۱۳۲

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

منصور اور سردار کوئی یقین نہ کیا ہو
 درویش نہ جو تکبک دارستہ دو عالم سے
 مغرور و عجبست ہو و دنیا پر کوئی کافر
 جب طوطی دانا کو دانیکی نہ سو پر و
 جبین نہ تمیز آئی خودی و بزرگی گی

ہو یاد مجھے جسکی ہر لحظہ و ہر لمحہ
 اک دہر تراب و سکون یاد ہو تو کیا

لکھا تعویذ کئے آہ اس دلکی اور داسکی
 ذرا بھی ابرغیاں جعتبک پانی نہ برساؤ
 زبان سکی ہوئی ہو گنگ حسو او سکوسا
 اداسے شکر نعمت پر خدا کی بندگی کرنا

نہوئی گرد و سپرد نیکی پر وہ صا کھل جاتا
 تراب ایسے خراب احوال درویش لباسی کا

جسے کوئی یوسف کوئی یعقوب بنایا
 بخشے ہو اسے نے تو مجھے تیری محبت
 ہکو تو نظر پڑتی ہے سب خوبی و وسیلی
 کہتے ہو جدائی میں کرو صبر و صبری
 جسد نسی بین چاہا اسے سرمائی لگاؤ

اوسنے مجھے طالب تجھے مطلوب بنایا
 پیالے مرے جسے تجھے محبوب بنایا
 جسے تجھے خوبون میں بہت خوب بنایا
 کیا دلو مرے آپ نے ایوب بنایا
 شوخی نے مری یار کو محبوب بنایا

دل پھٹا تو سہا ہے درست
 سے باز آئے تختہ کسے
 ذوق ی ساقی نہیں بے
 جان بلب ہون یہ کون کی
 مجھ سے تجھ کوں جان نہیں
 بی لکمان کئے ہیں یہ

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۶
 کس طرح لہو لہو کیان اوسکو میں پاتا
 جسکو میں کہیں ایک ٹھکانے میں پاتا
 دن رات پھر کرتی ہے آنکھوں میں وہ تصویر
 اک بل بھی تراب اوسکو بھلائی نہیں پاتا
 ۶۱
 سرخست عشق میں لیلیٰ کو کیا اوس بھلا
 یار کتا ہی جو ہم عاشقانہ مجلس میں کھیلا
 اک انقار میں مہ کرتا ہر دلوں لایا
 کس طرح چھپتا بھلا مضمون عشق میرا
 ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہر جسکی مٹھی
 اوز گیا پر چار کے کدے کوئی صیاد
 قوت اسلام ظاہر ہو گئی کفار پر
 غول بند کے طے میں پھر ولایت کی طرف
 ۶۲
 زار دہاب حرمین بٹھا سونے کے انکھیں تراب
 خوف ہی جو بدنکار کے کس طرح سے دیکھلا
 پر زار و زلف کوناقی حی جلا اپنا
 بیاض رخسار کیون ہو سوا زلف خوش آبا
 بہت بھونکی تری مہے محبت میں عمل جبکہ
 چھپا میں مجھ سے انکھیں زار بھی کی پڑا
 نہ کھلا قیس نے دیکر داغ اور پانوں کو چھپا
 ۶۳
 پنجاہ کوئی خوب نکو اگر چاہو بھلا اپنا
 چھٹا یا بالکی چھپائی میں ہم آئی گلا اپنا
 پر اوسکے چشم جادو پر کچھ آنسوں چلا اپنا
 کہا جسوقت میں یار سو دکھ بر ملا اپنا
 نگہ لیلیٰ سے نکل عشق یوں بھولا پھلا اپنا

کی ہوا کی خوش بویا بانی
 دل نواس کا زندگی بھر لایا
 چاہے دوست کی مٹھی میں نہ رہا
 راہ اوسکی کھینچا تو بکھینچا
 ۶۴
 زار دہاب حرمین بٹھا سونے کے انکھیں تراب
 خوف ہی جو بدنکار کے کس طرح سے دیکھلا
 پر زار و زلف کوناقی حی جلا اپنا
 بیاض رخسار کیون ہو سوا زلف خوش آبا
 بہت بھونکی تری مہے محبت میں عمل جبکہ
 چھپا میں مجھ سے انکھیں زار بھی کی پڑا
 نہ کھلا قیس نے دیکر داغ اور پانوں کو چھپا

غم نہ لگا
 جو سدا حال لسان
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰

دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا

دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا

غم و لکا چھاؤں تو چھاؤں نہیں بنتا پاس کے میں جاؤں تو گھٹن ہے اگر اوسکو دنرات گذرتی ہر تصویر میں اوسکے اوٹھتے مرے بھرا میں کل اکبر و کبیر وہ شرم سے منہ سامنے کرتا نہیں میرے گیسے ہیں قیلین سکون میں بات کی صورت کتا ہے ہوا یکساں خچر و گھامیں بھگو قاصد پہاڑ و سحر تو کدیر چھو چکے	بگڑا ہے وہ ایسا کہ بنائے نہیں بنتا پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں بنتا یاد اوسکی بھلاؤں تو بھلائی نہیں بنتا پھر اوسکو رولاؤں تو رولائی نہیں بنتا آئینہ دکھاؤں تو دکھائی نہیں بنتا کچھ اوسکو بتاؤں تو بتائی نہیں بنتا جی اوس چھڑاؤں تو چھڑائی نہیں بنتا گر خط میں میں لکھاؤں تو لکھائی نہیں بنتا
---	--

دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا

بیل کوئی کرنا ہے تراب اپنے کو ایسا دل تجھ سے اٹھاؤں تو اٹھاؤں نہیں بنتا	۲۵
--	----

لڑکوں نے ترے قیلین سر تیرے توڑا چھترے کوئی اوسکو دکھائی شراجی مشاطہ سمجھو چھترے کے اچھا اوسہ لگانا کس طرح رکائی سکی کوئی دڈر کو بکڑے اوس بیت کا دل سخت کس سے نہوازم ظہار کی بارہ اپنی دکھاہر مجھے کیسا مرد اسنی عشق سے لے ہوئی نائل ساقی ترے بنانے سو کوئی غانی بجاؤ	تو بھی وہ دیوا نے نے ترا اپنے چھوڑا عاشق کا دل خست تو پہلو کا چھوڑا کاکل نہیں بھڑا رہے سانب کا بھڑا راکب ہنکار ہی اور شوخ ہے گھوڑا موم اوسکو کسے کون کہ تیرے کا ہی روڑا خونریزمیں کہا کہ ہے تری انکھ کا دوا گو آفسود نے اپنے میں دامن کو چھوڑا بھڑے می لگلو نے کہیں ایک کھوڑا
---	--

دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا

دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا
دین میں رہنا اور دنیا میں رہنا

کتاب فی بیان ابلیس باطنی
صدمت جان بین نام برادر
نام برادر ابلیس باطنی
جلد بین ادس کا تو اب نام برادر

ہو سقیم حوال ان روزوں تر سے بیمار کا
دم تر سے دیدار میں ہے تشہ دیدار کا
بندگی چارگی عالم ہے مجھ ناچار کا
ہو جو حیرت دل کمان در گھر کمان دلدار کا
میں نے جس آنکھوں کو دیکھا ہے تماشیاں کا
ہے گوی جیتا نہ دیکھا گھائل ہستی کا
نہ کوئی جیتا نہ دیکھا ہوا سوچ کا
کام ہے تیرا ہی پیغام اور اخبار کا
نامہ ہر مضمون شجائی کوئی مری ملا کا
کس طرح کیجیے مجھ و سایا کر کہم تار کا

دسمدم کر دت بدلتا ہر نہیں ارم چہ
ایک دن کھلا وہی منہ سے اولنگی حجاب
جس میں عاشق کا کچھ عشق چاہی ہو کرے
یار میرے دل میں اور دل ہو میرا یار میں
کون بچ کر کرے کسی نظر اور سپر لگے
ہو نہ کی جند ہی صنم کی بطرح جو نرے
ہو توں جہاں نا صحت عقل ہو جانی ہو
قاصد سے حال میرا کہ بہر خط و سبب
پھر تو ادس سے لگ لکھ لینا خط و سبب
بادشاہ کو تعلق کا نہیں کہ غیبت بار

سلطنت سے کم نہیں ادس کو نری صحبت تراب
جسکو ہے ظل ہمسایہ تری دیوار کا

میں سے نہت دین و پیام رہا
اور وہاں سب کو پار عالم رہا
کل میں از جسج تا یہ شام رہا
میں تو کرتا ادس سے سلام رہا
پھر کسی سے نہ ہمسکو کام رہا
تیسری خدمت میں جو غلام رہا

وصل سے غیر شاد کام رہا
نوائی باریابی ہمسکو خاص
در پہ ادس کے امیدوار کی شکل
ادس سے میری طرف نہ پھر دیکھا
اچھے خود کام سے بڑا ہی کام
سب سے ازا ہو گیا مولا

نہا لکھ اس میں یہ نہیں کہیں
جس طرح باقی از دہ سے لکھیں
ادس کی ہر سی بات میں لکھیں
عشق میں نہ توں سے لکھیں
نہا لکھ اس میں یہ نہیں کہیں
جس طرح باقی از دہ سے لکھیں
ادس کی ہر سی بات میں لکھیں
عشق میں نہ توں سے لکھیں

چھپ چھپ کی جوینس کی
دوستانہ خط و کتابت
چھپ چھپ کی جوینس کی
دوستانہ خط و کتابت

پایہ بچھڑے کیا تار کیا
حسن عشق نے گرا دے کیا تار کیا
پایہ بچھڑے کیا تار کیا
حسن عشق نے گرا دے کیا تار کیا

یہ کتاب جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے جس کی طرف سے انسان کو نصیحت کرنی چاہیے اور اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیے۔

آشنائی خبر ماری سے دیکھ کیا ہجر سے ہلاک کیا

پاک کر خلیق بد سے دیکھ تراپ
غسل سے کیا بدن کو پاک کیا

جو مرد لطف وقت نہیں جھاک سوا
ہمیشہ دکھ میں کئی قیصر کو مکن کی سوا
جو دیکھ میں یا رہے پایا نہ غیر سے پایا
اگر وہ کیفیج کے تلوار سے آپہونے
وہ کیا کیا پاری اداؤں کی لکھتا ہے
نہیں سے گا وہ قاصد پر ایم طویل
نفس میں بھل مسکین پی ٹیپی ہے
بیان شخص ہوا کہتے میں وصال ہوا
کزارہ اوس سے کہاں جہیز لگا کر سوا
حصول عشق سے کیا محنت بھلا کر سوا
کو نہیں سکھول آزاد آشنا کر سوا
نہ منہ سے نکلے مرے کچھ بھی مر جا سوا
کیسکو دلکی نہیں مہر دلریا کے سوا
زیادہ اوس سے نہ تو کہو دعا کے سوا
خبر چمن کی اوسے کون دے سکا سوا
خدا سے ملنے کی صورت ہو کیا فنا کر سوا

ہوئے خواہش یاری کی تجھ نہمت ہے
تراپ بار ترا کون سے خدا کے سوا

اویسی آنکھ کو درد نہ ترا نظر آیا
سچا تو پرکھتے بندہ کی ترس مر رہا تھا
اوجا گریوں رستہ جو چو بندنی مہلی
کھا تھا کل بلور کا تجھ سے میں رخت نکلتی ہی
تراپ و نہیں سری اب کوئی چلی گیا
جو واس میں تھکے آنسو ہی باقوت دگر آیا
پھر اس کے قتل بر تو کیلے باندھی کر آیا
پس ادا ہو جو جو شکستہ سرفروش گدا
نہ نکلا گھر سے باہر اب ناک نہ دہرایا
وہ چوچل کو نجانا سے کب آیا کہ صرا یا

یہ کتاب جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے جس کی طرف سے انسان کو نصیحت کرنی چاہیے اور اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیے۔
یہ کتاب جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے جس کی طرف سے انسان کو نصیحت کرنی چاہیے اور اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیے۔
یہ کتاب جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے جس کی طرف سے انسان کو نصیحت کرنی چاہیے اور اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیے۔

یہ کتاب جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے جس کی طرف سے انسان کو نصیحت کرنی چاہیے اور اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیے۔

یہ

عشق نے بس بھلا کر دیا
فتنہ مغل سے بھلا کر دیا
سب بتایا تو اب نے بھلا کر دیا
نشان بھلا کر دیا
سے نشانی نہ بھلا کر دیا
یون ادب سے بھلا کر دیا
سینے آداب سے بھلا کر دیا
سر جھکا ہے قدم سے بھلا کر دیا
بادشاہوں کا اور وزیروں کا
خاکہ لکھنے کی طرف سے بھلا کر دیا
سے فلک سے بھلا کر دیا
وہ زبردست سے بھلا کر دیا

<p>کیون گراتا ہی تو اسی چین گلو کنو خاک پر دوستی کرے لگا صبا دوسرے پھر غبار سر یہ کا فزان پہنچو بحر باعلی یا تو تراب</p>	<p>ما تھیں جوں تیرے قدم سے تھکے سو پہل اوٹھا اشیان اینا چن سے بیکار یہ بیل اپٹیا ذوق قہار اپنی علم کر کے ذرا دل لٹھا</p>
--	--

حق تعالیٰ عشق اپنا دی تو بہتر ہے تراپ
حسن صوری کچھ نہیں اس کے توحی بالکل اوٹھا

میرے نو دیکھو کہ سنے کہتا ہے کہ ہو جا
سجھ کے سنگدل نکل کو پی گئے ہیں مجھے
دل اگر عشق میں تنجھ کو مٹا دے
جیسے ظلم ہا کی آنہ دہواؤں کہہ کہ

قبیلہ نہیں کہتا ہے حل لے والے ہو جا
تو اس بیت گناہ کش خدا کی واسطے ہو جا
شہید ابر و خدا ربن مارے مری ہو جا
مری معشوق کو دیوار کی کسائے تلے ہو جا

تراپ اللہ والی فرماتے ہیں سب کبیر حق کو
تو بسم اللہ کر کے جھٹ صغیر کو سامنے ہو جا

<p> کبھی اوستے نہ ایک پان دیا گرچہ سو بار امتحان دیا ازدین تا با آسمان دیا عارض حسن پرگان دیا کسی دشمن نے درخشان دیا مصحف رخ کو در بیان دیا جسکو معشوق مہربان دیا </p>	<p> غیر سہارے میں جسپہ جان دیا آفت اور سپر ہوئی نہ چاہ مری آہ کو میرے در و دل نے عروج چاہ کیا حق نے خبر دیون کو نہیں کرتا ہے مجھ سے یاری وہ نہ لہا کما فر سے کیون نہ صلاح کروں لیون وہ عاشق نہ عیش و چین کرے </p>
--	---

کمال کی تہ پر دستگیر
 ہے یہ احسان عیب گیر
 یارین یارین اور جان و چہلین
 کوئی پرستان نہیں ایسوتا
 رخصت مرگان سے کہ در و در

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

وہ پہلے کا بیٹھا اک وار عزاب او سپر
جواد کے لیے اچھی شہر بنا لایا

جب دل منصوبہ برحق چھا گیا
یار و تم کہتے ہو جسکو عرش پر
کون دیکھے اوسکو غیر از اکل دل
میف سترحق بنو جبرائیل نے
دم بخود دھو رہے کچھ گیتے نہ اب
مرشد برحق کے صدقہ جانیے

کدیے طالب سے کہ سبق ہی برابر
کلید الحق وہ بھی نسرانگسا

و لکھو کہ اس نے کیا کیا بھولی باز نوئی لیا
 مسکرا کر تنکے شوخی سے حیا و باز سے
 سخن لب او کے پائی محل نے ارجح
 کیا ہوا بلی اگر خمیر کے اندر چھپ ہی

میں کچھ بولا تو مجھ کو آنسو اٹھر سے لیا
 عاشقوں کی دل کو اس نے اجھٹی گھا نوئی لیا
 آج تاپ بنا کر نے اس کے دامن نوئی لیا
 قیس نے تو چھانک تاک او کو فنا نوئی لیا

کیون کہتے ہم شبِ تارا دیکے پر تو کو قرا ب
زلِ ف مشکین نے سوا و اندھیری راتوں لیا

چھپے آیا پھر منہ دکھلا گیا
یار دیکھو تم بہت کہتے ہو شوخ

[illegible]

دل رگ لگائے نہ کی سستی سے
 دل رگ لگائے نہ کی سستی سے
 دل رگ لگائے نہ کی سستی سے
 دل رگ لگائے نہ کی سستی سے

کیا نہ تھے زبان کو بڑی لایا
دہر اسرا ہر دہی جلتی
کلیاں سے سرور بن مونی کا ہے
کین دولا غاکی پو کا سو پیا

موتنی یاد میں حاصل
کلیاں سے سرور بن مونی کا ہے
کین دولا غاکی پو کا سو پیا

شوخ چشمو نسو لٹے کون زمانہ ہی ہوا
یہ نظر باز ہے اسکا اوہرا نا ہے ہوا
عشق سے جسکو جنون ہو وہ وہا ہوا
منعم چھپانا ہے زبون آنکھ جڑنا ہوا
کون جی مارے کسید کا یہ نشانہ ہی ہوا
چھینا ہر گھڑی ہر وقت کرنا ہی ہوا
یار بن بلوغ ارم او سکود کھانا ہے ہوا
لے صبا خاک مریٰ نئے اوٹھانا ہی ہوا

آنکھ اسوقت کی خوب نسو لگا نا ہی ہوا
جواب دھڑکے نکلتا ہوں تو کتنا قریب
وضع مجھو تکی مری کیوں لگو لیے کو
اوسب ناز تر یا رہلا ہے لیکن
ہر نل پہ لگا ترنگہ منہ سے نکمہ
بس کرا لٹہ سے ڈر عاشق بجا پری کو
اوسکے کوچ کو جو سمجھے جو از غلہ برین
نقش پا ہو کی مین بیٹیا ہوں گلی مین سکے

موتنی یاد میں حاصل
کلیاں سے سرور بن مونی کا ہے
کین دولا غاکی پو کا سو پیا

اوس سنگرت سے کسے کون تراب ایسی بتا
ہم فقیر و تنکو غم ہو کو ستانا ہے ہوا

اوس سنگرت سے کسے کون تراب ایسی بتا
ہم فقیر و تنکو غم ہو کو ستانا ہے ہوا

اوس سنگرت سے کسے کون تراب ایسی بتا
ہم فقیر و تنکو غم ہو کو ستانا ہے ہوا

کمانی کچھ نہ کی سب انسے کھویا
وہی دنیا سے چلتے وقت دیا
وہی دانا چما آخر جو بویا
یہ طفل اشک نے سب کو ڈبویا
سید تارون مین جو بن ہوتی بڑویا
بہت کل چشم تر نے او سکودھویا
نزاکت مین تو دل شیشہ ہے گویا
ہم آپی زندگی سے ہاتھ دھویا

چو غفلت ہی مین نت جاگا اوہویا
ہنسی مین جسکی گزری عمر ساری
سیان جو کچھ کیا یا یاد مان ہم
نیل آنا اگر تمہ جاتے آنسو
مسلسل اشک ٹکاکان پہ ہے پون
نچھوٹا ایک داغ درد دل سے
ذری صد مومین ہو جاتا ہو کرے
تو کیوں منجر کو ہر دم آب دے ہے

چو غفلت ہی مین نت جاگا اوہویا
ہنسی مین جسکی گزری عمر ساری
سیان جو کچھ کیا یا یاد مان ہم
نیل آنا اگر تمہ جاتے آنسو
مسلسل اشک ٹکاکان پہ ہے پون
نچھوٹا ایک داغ درد دل سے
ذری صد مومین ہو جاتا ہو کرے
تو کیوں منجر کو ہر دم آب دے ہے

کلیاں سے سرور بن مونی کا ہے
کین دولا غاکی پو کا سو پیا

خوشنودا کی چاہ ہے لاؤ مجھے صبا
وہ رنگ بونظر پڑا ایک کل بین بھی
گزرا تھ سو تیرے نہیں عاشق ہوا ہر قتل
چپ تھ کوجا سے تو گورست سیل : ۴۸

جس دن سے یار دوست ہو اسے ترا سب کا
دشمن ہوئے ہیں اس کے بھی خویش و مستر با

کیا خوب تھا کل اوسکی ملاقات کا سمیا
 کیا بات وہ کہتا تھا کہ منس نہ بنی ظلمیان
 اُسکی جیڑی آہ کی بجلی ہے چمکتی
 بیٹھا نہ گیا مجھے تو کل زہم مانسکی
 البتہ ہوا عجاز میجا اوسے بارو
 ہونٹھ اوسکے لب حیات اب نہ کوں نیکر

۱۱۷
بھولے ہی تراب اب کوئی پیدا و جفا بین
پیارے وہ شری لطف و عنایات کا سمیا

<p>آرام جان مجھ کے پیغمبر جگہ پا لا یعنی بدن ہے سارا ازار دہ ہمارا پیری میں بھی نہ بدلی خود طبیعت افسوس ملکوت میں تخرن خوش ہم ناسوت میں پُغرم</p>	<p>دیکھا ثواب وہی ہے آزار دینے والا جو کسب ہے ہر بار ادویہ وہی کسلا حرکات نفس سے بدن چن پٹن خور و سالار جنجال میں بدن کو روجھ نکوف سے ڈالا</p>
--	---

(Handwritten Persian text at the bottom of the page)

ادا شد توئی کہما تھا بہت تباہ کیا
 خود بخوبی اسے اسے شمع جو جاب کیا
 جلا تھینا اب آتش جلا کر دہری کیا
 جلا کر دہری کیا

دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا

بار وہ درندہ علاج اپنا کیا کرے	آبی جو اپنے ہاتھ سے آزار میں
جگ میں کہیں تراب بچارا بھنسا نہیں	خود کر دگا راستے ہی کردار میں بھنسا
زور اپنے توافل کا بسے شاہ کھلا	آراہ پر فقر کی بہت راہ نہ کھلا
کر شرم کو تیرقع کو کھو بیسے اولت	پرلی میں چھپا آپ کو بسے ماہ نہ کھلا
یہ مرگ مفا جات نہ مر جائیگا جھپٹ	بلوہ یہ کسی اور کو تا نگاہ نہ کھلا
کہتا ہے عبت چھند کھا نگا بچھند	مختار رہی تو خواہ دکھا خواہ نہ کھلا
اک دن تری فرقت کی نہیں تاکہ کیو	بہ روز قیامت سنھے اشد نہ کھلا
کیون حال پریشان مرا تو دیکھ کسی جی	جا بھٹکے بہت شجبدہ چاہ نہ کھلا
جو بندہ درگاہ تراب اپنا کما دے	بھٹکا نہ اوسے اور کی درگاہ نہ کھلا

دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا

پیراک لوچان سے مارا	ناتوان پہلوان سے مارا
یارو تم کس لیے جھگرتے ہو	میں تو اوس مہربانے مارا
صبر کسطح سے کرے عاشق	غصہ میں تاب و توان سے مارا
عشق بازی میں دیکے ہاتھ سے وہ	ننگ و نامہ جان سے مارا
سننے دوکان عشق بھسلائی	اپنے سود و زیان سے مارا
دلکا قصہ کہاں تلک میں کہوں	تھک گیا منہ بیان سے مارا
اوس سے میں ہاتھ مار کر مہیات	دل و دین مال و جان سے مارا

دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا

دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا
 دہ دلی پتہ ہی جھپٹ پڑا عاشق دیکھ لیا

کسی کو پہننے دنیا میں نہ پورا اشنا پایا
جسے یار و فقط ہم دل ربا اپنا سمجھتے تھے
ہمیں شبنم سا بھرا نہیں اوسینے ہنسنے لگا
وہ شانی سے اگلے ہی سرور دلین کی گئی تھی
بڑا کیوں نہ چاہے سو کوئی جگہ نہ لکھ
نہیں عاشق کو کچھ رپا کرے ہر چند وہ سدا

جیسے جگ میں بہت چاہا اوسکو پرقایا
اوسکو سیکڑوں کا آتشنا و در با پایا
تیسم جس گل غنچہ دہن کا دلکش پایا
میں اوس کو سدا کو بید لونسو نارسا پایا
بھلا ہوا دسکا جسے عشق میں ہو کر پایا
صدم کی چاہ میں اوس نے کیے تو لکھ پایا

۱۳۳
برہمن ہو کے بیٹھا بتکدین ترک شبنمی کر
تراپ ایسا کر ہی بہت برتی میں مزا پایا

اوسنے صد کوہ غم کو دیکھ لیا
مر گئے غم کے مارے دم بھر میں
خوب وعدہ کیا تھا وصل کا واہ
کام آیا کہی نہ عاشق کے
میرے گریہ پہنش کے مت کیے
لجھ آئی جب قدم بوسی
اوسکے کوچے میں بیٹھکے یکطرف
دل فقرا سے کوئی نہ ایک لگا
نہ پڑا جب نظر ہلال عید
ایتوزا ہر بھی بہت پرست ہوا

ہجر میں جسے ہکو دیکھ لیا
ایک دم میں عدم کو دیکھ لیا
اوسکے قول و قسم کو دیکھ لیا
تیرے لطف و کرم کو دیکھ لیا
جا تری چشم و غم کو دیکھ لیا
اوسکے نقش و قدم کو دیکھ لیا
سارے باغ ارم کو دیکھ لیا
ہمنے سو جام جسم کو دیکھ لیا
اوسکی ابرو کے خم کو دیکھ لیا
کہیں میرے صنم کو دیکھ لیا

۱۳۴
کام کا بقیس پناہ لے دسکا دل میں ٹول پایا
میں کوئی نہ دیکھتا عشق میں ٹول پایا
دہاںک بونہن اودھ لکھ پایا
ساعتہ اوسکا تراپ دل میں ٹول پایا
۱۳۵
دل میں ناخن تراپ لکھ پایا
تھا وہی مجھ لکھ پایا
۱۳۶
تھا بے بین آج دیکھ پایا
تھا بے بین آج دیکھ پایا
۱۳۷
تھا بے بین آج دیکھ پایا
تھا بے بین آج دیکھ پایا

[illegible]

[illegible]

باطن میں اسحق کا طلبگار کرونگا
 جب تک وہ بہت فتنہ دیدار کرونگا
 اک روز اس سے میں بھی گرفتار کرونگا
 سوتا ہوا اگر یار تو بیدار کرونگا
 آؤ گا تو میرے یکسر کس وار کرونگا
 جس وقت اس سے محرم اسرار کرونگا
 جذبے ستی غیر سے سسزا کرونگا
 جیسا منی کوئی اور خسریا کرونگا
 اوس بت کی محبت کا میں اقرار کرونگا

طاہر بن کیا جسے مجھے اپنا خریدار
شفاق رہیگا نہ کیا ہوگا اوستے
جسٹ کیا اوستے گرفتار مراد
بیوقت میں پاس اوسکے جو جانا ہو
دل پر جو وسے گھاؤ لگا گھر کو سارا
کھل جائیگا تب راز مری عشق کا سب
یا ریمین مری ہوگا اوسی ذرہ دق
اوستے کی سودیکا خود ہوگا قدران
منکر بھی اگر گو رہن کو جسے گاتو

جوابات شراب اوسنے کسی از زمین مجھے
مرجاؤنگا پر اوسکانہ اطمینان رکرون گنا

وہ دشمن جانی دل آزاری میرا
عاشق سے ہی اور اقرار ہے میرا
غماز تو یہ دیدہ خونبار ہے میرا
دل آرزو وصل سے ناچار ہے میرا
پہچانیو اسکو یہ خریدار ہے میرا
کمد و عیث تشنہ دیدار ہے میرا
نادانی سے یہ وہم و پندار ہے میرا

دل میں کی محبت میں گرفتار ہو میرا
کہتا ہے خبردار چپا نا میری لفت
کس طرح بھلا مجھے پیسے پر دروغ بکا
کیونکہ زکھون یار کے ملنے کی تمنا
کل دیکھ کے مجھ کو وہ لگا کہنے کسی سے
صورت نہ دکھاؤنگا اسے اپنی کین
کس طرح باجیل اسے یار میں جان

۱۵۱
 دست بکشد ز هر دست چیدار که در گنج
 باغی بن تنها بماند که بنخسار که در گنج

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۳۹
پیش از سرای او کتب و اسناد
در دسترس است

[illegible]

مفتی بن سیم ہمارا
ایں زنا رنے خوشگے
روستہ ہم نے سیم ہمارا
اس زنا ر کے سیم ہمارا
غش کی دودلا واپس ہمارا
دل کے آزار نے سیم ہمارا
جھوٹے کر دو کچھ بچا

در دیفنا
 در آب گشتار
 فنی انی
 مست است
 بجوایین
 بجوایین
 حسیک
 ادسی
 شنج

اس ریشہ نادر کے ہند کے
دور دامن بابر کے صدر کے
جس نے دوار کے زمین مارا
دوسری گردن پہ خون مارا
دوس جبار دار نے زمین مارا
دوسری کو منہ دکھا کر
دوسری طرار نے زمین مارا
دوسری زمین مارا

۱۵۷	<p>مجموعہ تراجم اور نئے کیا شہر میں رہا میں کیا نہ اور نئے شہر میں بازار کروں گا</p>
-----	---

چیتا رہے وہ جسے دیکھے مارے کہ چوڑا
روتا ہی رہا میں نہ ہوا اوسکا فرد تر
کس طرح رکا اب کسی سے بات نہ تھی
کرتا میں رہے عشق میں کہ اور چھٹی ہو

۱۵۱
مجموعه پند تراست اوس بیت کافر کاه
تسبیح مری سج گوی مضبوط خفا زورا

<p> تینج قسم دار نے ہمیں مارا اسی تلوار نے ہمیں مارا گویہ خسار نے ہمیں مارا پھول کے ہار نے ہمیں مارا اوسکی زندا نے ہمیں مارا اوس سیدہ مار نے ہمیں مارا اوس طرصار نے ہمیں مارا عشق گلزار نے ہمیں مارا رشک اغیار نے ہمیں مارا کسکے عیار نے ہمیں مارا </p>	<p> ابرو بار نے ہمیں مارا ہسم تو گلا ایل بن اوسکے ابرو کے سنگ مر مر سے کردی گویہ سفید کیا گل اندام سے گلے لگ کے جی او تھیں مردی جسکی ٹھوکر سے زلف کافر کوئی فسون نہ چلا غش ہوئی سم تو دیکھ اوسکی سچ دام میں بھنپس کتے کتے ہے بلیل جل گئے اختلا غیر کے دیکھ وعدہ وصل تھا کہ شادی مرگ </p>
--	---

اس وقت تارے ہیں کہ ہر طرف سے
دور دامن ہمارے ہیں مارا
اس وقت تارے ہیں کہ ہر طرف سے
دور دامن ہمارے ہیں مارا
اس وقت تارے ہیں کہ ہر طرف سے
دور دامن ہمارے ہیں مارا

بہارِ حیات میں جو کچھ ہے وہ سب میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے

ہو گیا دم میں اوس کا کام تمام تر چھپی چٹون سے جو ہوا گھسائل بی طرح دل پہ درد سے لاق ایک ہو تو کسی سے کہئے اسے دیکھ کر بھٹک کر بھٹک کر بھٹک کر اسے کون اس سے یہ کہے جا کر	جس کو باکی ادا سے کام پڑا اوس کو تیر قضا سے کام پڑا مرض لا دوا سے کام پڑا عشق میں سولہ سے کام پڑا بھٹکوا اس مبتلا سے کام پڑا بھٹکوا جس دل سے کام پڑا
---	---

دل میں جو کچھ ہے وہ سب میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے

کیون رکھے ہے تراب کو ناکام
 نہیں بھٹک کر گدا سے کام پڑا

مر سیج کا اک تار ٹوٹا مراد عشق نے کیا توڑ ڈالا شکست اب عشق تو دونوں ہی بھلائے عشق تیرے دم قدم سے کہا نہ کی شبنم کی بزم گلی پلاسائی مجھے اب بھر کے پالو خبر ہو چنچے نہ کیونکر محتسب کو صراحی می کی جب سو مند لگی ہے	وہ کانسر کا تو سب تراب ٹوٹا دل ادا کا بھی تو خسر کار ٹوٹا ادھر ہیل ادھر دلدلار ٹوٹا حیا و شرم و رنگ و عار ٹوٹا مر اسب معوی و پسندار ٹوٹا کہ ہر جبر سے بین اک انکار ٹوٹا مرا تو ختم سر بازار ٹوٹا در گنجیہ اسرار ٹوٹا
---	---

دل میں جو کچھ ہے وہ سب میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے

میں ٹوٹا ہوا ہوں اسے اس کے ایسا
 تراب اب اسے کوئی دیندار ٹوٹا

دل میں جو کچھ ہے وہ سب میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے

دل میں جو کچھ ہے وہ سب میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے
 میری ہے میری ہے میری ہے میری ہے

۵
 صاحبین بھی بڑا دعا لکھ کر کیا
 عشق سے ایسا لیا جیسا کہ بیان میں
 گویا از سب کمال کمال کمال
 ہر حال میں کمال کمال کمال
 رب تعالیٰ کا نام پڑھ کر
 میں پوچھا اور سب سے کہہ کر
 حق سے اور سب سے کہہ کر
 میں پوچھا اور سب سے کہہ کر
 حق سے اور سب سے کہہ کر

<p> سچہ کہیں اس طرف کی یاد کی کیا ہم اک دے سے او سکو بھول گئے طالب او سکا ثواب صبر کا تن کر کے وعدہ وہ بیوفا بھولا وہ تو سب اپنے آشنا بھولا خوش ہوا زحمیت بلا بھولا </p>	<p> سچہ کہیں اس طرف کی یاد کی کیا ہم اک دے سے او سکو بھول گئے طالب او سکا ثواب صبر کا تن کر کے وعدہ وہ بیوفا بھولا وہ تو سب اپنے آشنا بھولا خوش ہوا زحمیت بلا بھولا </p>
---	---

عشق کی گفتگو میں اوسکی تہرا ب
دین و دنیا کا جہرا بھٹو لا

دل بھیجے تیرا گناہ یہ کیا منہ شولا
بھجھو ہرگز یہ خوش آتی نہیں لونگی با
دل تو لگتا نہیں دیر بار کیا بھیجے
چہرہ سے نہیں تو دیا لہو کھٹا روٹا ہون

زرد و نرگس شہلا کو کرے کیوں قرباب
نرو پو شاہک جو سینے وہ پریر و دلا

او سحر منہ و کھل کر اپنا مجھ کو بیان کر دیا
 یا سحر سیری لگی تھی لکھ کوئی تعجب تھا
 مینو اتھا عاشقی میں ساز و سامان بچھا
 کھل گیا پردہ مرا عشق صبر و حمت سے
 ناتوانی سحر تھی جس پیر کو تاب نہ مل
 عشق کے میدان میں مٹی بھر تی عاشق کو
 اک ادا پرستیا میں لکھ اب غزل کو ہر قصہ

زلف میں دلچھا کو دل خاطر لڑائی
 اشک کی سرخی نے ظاہر از سہان کیا
 آہ و بکا کا بھلا ہوساز و سامان کر دیا
 کیا لباس شخصیت کی مجھ کو بیان کر دیا
 او سکوا یک ر کے فی زیر بار چہان کیا
 جون بگولادگی بین افشان مجھ کو بیان کر دیا
 چاہی سحر فی منہج او سکا بنے ارمان کر دیا

[illegible]

من بهر آنکه در این کتاب از ان که در این کتاب

۱۹۳۱
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰

اگر عشق کے پھندے میں تیرا سب دسکے ٹریا
 مطلق ہی عقیدے میں یہ عسکر فانی نہ ہوتا
 ۱۹۳۱
 گزرتا ہر سہرے تیرے کا پیکان نہوتا
 بے عمل تیرے لب کو میں خونِ زہر نہ کہتا
 کرتا نہ کوئی گردشِ گردن کی شکستہ
 پروانہ دمان کا جیکو جلتا مسرِ مجلس
 گر بند قبا کو لے نہ جاتا وہ چمنِ مین
 وہ لکے جو کہتا نہ کہ ہو عیدِ مبارک
 اوہں سرِ گل اندام کو آگے مری یاد
 ایک شہرِ قتلِ قہر کو لے گیا تھا
 دل میں شہرِ زخمی کے یہ خلیجِ جان نہوتا
 شوخ او سپہ جو رنگ مسی ہاں نہوتا
 فتنہ جو ترا و درہ دامن نہوتا
 در پردہ اگر شمع شبستان نہوتا
 بلبیل کا کہی جاک گریبان نہوتا
 مین عید کے دن یار پرستہ نہوتا
 سرِ سبز کوئی سرو گناستان نہوتا
 وعدے پر جو آتا کبھی نقصان نہوتا

یاری جو تیرا سب ایک برہمن سے نہ کرتا
 عاشق کوئی ہندو پر مسلمان نہوتا
 ۱۹۳۲
 متوجہ او دھرو سکویہ طبع نہایا
 مہزون بھی ایسا نہ تھل کبھی ہوتا
 ایک بات میں عشق سے بگڑ بیٹھے ہیں
 لڑکوں سے لگا دیو سے ہی تیرا دسے مارو
 اکہن وہ ہوا فتح تیرا عشق میں ہے
 آئینہ ہو سو بار گیا سامنے اوسکے
 ہمارے تو بھی عبادت کو نہ آیا
 مین دسکی جدا لی مین جو کچھ بچا دھلیا
 خوب نکو تو اوتارے نہ بد مسلک بنایا
 ہم اوسکی طرف چہرے گئے دلوانہ بنایا
 کیا جانیر کیا اوسکو مخالف نہ سکھایا
 حیران کیا ہم کو اوسکو ٹانہ کھایا

۱۹۳۱
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰

۱۹۳۱
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰

۱۹۳۱
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰

۴۹
 فخر و شکست کا پہنچ کر وہ سب کی زبانیں
 کہیں کہیں تڑپ اُڑ رہا وہ امن سے بھجکا ہوا
 دیکھ کر وہ نے مجھے جاکے دیکھا ہوا
 نہیں بڑا تر کر رہا وہ میری راہ میں پہنچا
 بخدا اس نے مجھے کاغذ پر نہیں لکھا
 دل میں نہیں لکھا کہ میں نے اس کا
 زلف دیکھ کر کوہِ کبودہ جان گیا ہوں
 جسے کون سے خط کاغذ کو لکھ کر
 کہیں کہیں

جس سے میرے عشق کا اظہار ہو گیا
 کس طرح کوئی جال سے صیاد کے پتے
 لقا ہی مانتے ہیں مری دیکھ کر جلیب
 واضح تو اُس کیے سامنے ہرگز نہ جاسو
 یار و جو میری کام نہ آیا اب تھی لک
 مرنے کے بعد گور پراد سکی گیا تو کیا
 حسن اسکا شور کوچہ و بازار ہو گیا
 زلف اسکی دیکھ دل تو گرفتار ہو گیا
 افسوس اسکو عشق کا ازار ہو گیا
 چتون کا تیر سپہ لگا پار ہو گیا
 نفاق وہ اپنے کام سے بزار ہو گیا
 اسودہ مر کے نشہ دیدار ہو گیا

۱۹۸	<p>سمن ہوا تراب کو اک بہت کا نام کیا ہزار شبہ رشتہ زنا رہو گیا</p>	<p>کلیاں کی تیرا پانی کی دل کی تیرا پانی کی کلیاں دے ترے تیرے</p>
-----	--	---

مجنون کو کانیں کیا ایسے فی ہفتے کے مجنون کا
ظاہر نہ عشق ہوتا عاشق اگر نہ روتا
در پر تیرے وہ مضطرب سے نہ کیوں مبرا غر
لا کر کا ہو جگر داغ آ رہا ہے رونق باغ
مستی ہر مٹی لگا کر کھنڈے کے تو پان کھا کے
وہ طفلِ خانہ آباد سی اپنے فتن کا استاد

جو سہر لگا چٹکے غلبہ ہوا جنون کا
لے اشک تو نے کھولا احوال اندر نکلا
درشن کا ہی پیاسا دیدار کا ہے بھوکا
چمکے جو رنگ تیرے رخسار لالہ گون کا
سامان ہو چھپا عاشق کے کشتِ خون کا
دم دیکے لیگیا دل اک بے زلف و فنون کا

روایت از
دلیوان

تسبیح سے تلواد سکی باز آتراب باز آ
ہرگز اثر نہ ہوگا دوسرے ترے فسون کا

<p>میرے رشتے کو نہ وہ طفل بوجھن سمجھا داکے ٹانگے کے لیے زلفِ فخر کا لہ لہائے</p>	<p>جسکے زنا کو میں رشتہ سمن سمجھا تارِ ریشم او سے چانا اسے سوزن سمجھا</p>	<p>عل کا بیٹا وہ مالک ۲۰</p>
---	--	---

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳

دل دیا ہم لے اگر اوسکو تو بیجا نہ کیا
مفت کچھ کہتے خریدار سے سودا دیا
یار کو شمع بننا یا ہمیں پر واندہ کیا
دل پہ دروازے اٹھائے اور بند نہ کیا
رخ اسی دن سے سو عالم بالا نہ کیا

ما صبی عشق میں دل تھا بسبب رخ و الم
ہم نے دل اوسکو دیا اوسو ہمیں رخ دیا
عشق نے ہر کو جلا یا اور لا یا اوسکو
سخت جانی مری شنگہ لی اوسکی وہ
ہم نے جمرہ سے دیکھا قید بالا اوسکا

کیا کہوں اوسکو تراب اپنا کیا یا دیکھا
یار کے ساتھ کسی بار نے ایسا نہ کیا

ووش ڈال کے تر مار گئے میں بالا
پھر کوئی پیر مسلمان کو بیدل کرے
دل پر ابد قیس کو پا مال کیا
زلف کا حلقہ ہوا سطح سر گور کچھ پر
کٹ گیا چاند اوسے دیکھ کر بہ لی ہر چہیا
شعر بریا ہو چمن پر توفیامت آوے

تیرے قدموں کے تلے ہو گا تراب اسکا سر
پیر کی آہ نہیں جانے کی بالا بالا

جن دل پر کام اپنا کر چکا
سر مہ گین کی کر چکی کیا وہ شوخ
کون اس سے دل کے پھر مچھوڑا ہو

دل نہ اوسکے عشق سے جی بھر چکا
جب جاک انکھوں پر اوسکی پر چکا
اہل دولت کا جو سیم دزر چکا

دل دیا ہم لے اگر اوسکو تو بیجا نہ کیا
مفت کچھ کہتے خریدار سے سودا دیا
یار کو شمع بننا یا ہمیں پر واندہ کیا
دل پہ دروازے اٹھائے اور بند نہ کیا
رخ اسی دن سے سو عالم بالا نہ کیا
ما صبی عشق میں دل تھا بسبب رخ و الم
ہم نے دل اوسکو دیا اوسو ہمیں رخ دیا
عشق نے ہر کو جلا یا اور لا یا اوسکو
سخت جانی مری شنگہ لی اوسکی وہ
ہم نے جمرہ سے دیکھا قید بالا اوسکا
کیا کہوں اوسکو تراب اپنا کیا یا دیکھا
یار کے ساتھ کسی بار نے ایسا نہ کیا
ووش ڈال کے تر مار گئے میں بالا
پھر کوئی پیر مسلمان کو بیدل کرے
دل پر ابد قیس کو پا مال کیا
زلف کا حلقہ ہوا سطح سر گور کچھ پر
کٹ گیا چاند اوسے دیکھ کر بہ لی ہر چہیا
شعر بریا ہو چمن پر توفیامت آوے
تیرے قدموں کے تلے ہو گا تراب اسکا سر
پیر کی آہ نہیں جانے کی بالا بالا
جن دل پر کام اپنا کر چکا
سر مہ گین کی کر چکی کیا وہ شوخ
کون اس سے دل کے پھر مچھوڑا ہو
دل نہ اوسکے عشق سے جی بھر چکا
جب جاک انکھوں پر اوسکی پر چکا
اہل دولت کا جو سیم دزر چکا

وکی سوانی کا کل ششہاں لکھا
وکی سوانی کا کل ششہاں لکھا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

一、

2

و لو درائی کامل سے نشانہ ہو گیا
میر نے بھی یہ باغِ حیدر میں لپ
خوب تنہائی کامل سے نشانہ ہو گیا
نشانہ کو زلزلہ

دیکھو کہ کس طرح ایک سو ہزار سودا
اقب ہو کر ایک سو تین سو سیارہ کا
میں دیکھنے والے کے لیے بھاری سودا
نہایت بہار سودا
معا فی نامہ

وصل میں لذت دیدار نے سونے نیا
نالہ بیل طرار نے سونے نیا
یار کے ناز بھرے پیار نے سونے نیا
عمر بھر چھوٹا پیار نے سونے نیا
ایک پل دیدہ خورشید نے سونے نیا
لبش مرغ گرفتار نے سونے نیا
تیری زنجیر کی چھٹکا رنے سونے نیا
گو رہن بھی وہ سچا رنے سونے نیا

ہیچر بین چکو غم یار نے سونے ندیا
رات گلشن میں وہ کلفا جو شب بیدار
بعد مدت مری تھل وصل قیامت جانی
درد و سوز لگی آنکھ مری ہاں سے بھی
سوئی جا رہی ہوئی طوفان کیا آنکھوں کی
جاگتو جاگتو آنکھیں جو بین صبا دگر لال
قیس سے کیوں کہ چین مری اسی رات
تھان کو خوابے عاشق کو عبت کفنا یا

ڈر گیا خواب میں کیا دیکھ کے تلواریں
رویت ابرو حصار نے سوئے تیریا

حال میں رو کیے بھجک گیا
 آہ کرتے کرتے سینہ پک گیا
 کہتے کہتے حال اپنا تھاگ گیا
 دوہی سا غریب تو ایسا چھک گیا
 آپ سے اک دن زمین ٹانگ گیا
 ٹوٹ پیرا شیشہ عینک گیا
 اتحاد محمی و محاک گیا
 بار و کچھ دل میں تو اس کے شک گیا

کل بیان ناصح بہت تک جھک گیا
سہتے سہتے غم تو دل سے کھٹے لگا
اک سخن کی مہر سے شہنائی ملی
ساتی اپنی آنکھ دکھلا کے نگہ
پہنچ کے دل لیگیا مجھ کو بزر
پڑ گیا آنکھو میں کیا اوس خط کا بال
مل گیا وہ غیر سے اب مجھ سے کیا
بدگمان مجھ سے ہوا کیوں اس قدر

دیکھیں کہ لوگ اوسکا زور نہ سوتا
 باریک بینی کی باتوں کی باتوں
 جو کہیں کہیں نہ سوتا
 دیکھیں کہ لوگ اوسکا زور نہ سوتا
 باریک بینی کی باتوں کی باتوں
 جو کہیں کہیں نہ سوتا

[illegible]

سودانی کیوں ایسے خریدنے کے کچھ سوداگر کو ہوا پندرہ سو اڑھائی سو

۲۱۵
بهر دم قریب کاسیم الفت بین دزد و بیدل
همچنان بین سوز و حسرت و شست و میش می بارید و

<p> او سکی گویائی کا کل پہنے تماشا دیکھا کیا میسائی کا کل پہنے تماشا دیکھا تیری دانائی کا کل پہنے تماشا دیکھا دلکی بنیائی کا کل پہنے تماشا دیکھا شوخ رسائی کا پہنے تماشا دیکھا لبس صحرائی کا کل پہنے تماشا دیکھا تیری مولائی کا کل پہنے تماشا دیکھا </p>	<p> سخن آرائی کا کل پہنے تماشا دیکھا مرد جوی و غمخیز تھی جسوقت کہ کتا تھا کتم ناصحا سامع اس کے نرم ہوش و حواس خوش ہوا دیکھ کے متابج و صحر سحر جبین تھا کفر بھرا کا ندھی زار پڑا دلکی وحشت کو تھا ایک جگہ اوسکو قرار ملی نہ دنیا کے لیے بندگی مولاجش </p>
--	--

۲۱۹
آج اودھ صبح نہیں کرتا ہوں کوئی شخص تراب
جسکی امرا کی کا کل میں تماشہ دیکھا

<p> جب سے غیر ونگو او سے ساتھ کھا آپ ہنستا رہا رقیبوں سے خوب آغاز خط تلک ہم پر دل گیا ہاتھ سے مرے ہیسات </p>	<p> کچھ بار و نئے التفات رکھا ہنگو و تاشام راست رکھا سد پای مکا تباست رکھا ہاتھ میرا اسکے جب میں ہاتھ رکھا </p>
---	--

عشق میں کیا تراپ کو حق نے	
عقل سے حیلہ نجات رکھا	

Handwritten text in Persian script, likely from a manuscript or document.

۵۵
تکلیف بین مراتب کا قصہ
پادشاهی اور رداستان
۱۶۱
عشق

چونکہ جوچان کے لیے ایک دوسری وجہ اس کے لیے

بسم الله الرحمن الرحيم

نرگھی اوسنی میری چشم تر سقین اک
 ہوگی وہاں قد رنگا کی لے کافر پہچے ہرگز
 جب آئیں گے بارے سیر گل وہ گلبن سرا
 یہ نیت ہر مری آمدن نزار و جان لوں گے
 اور صبر دیر کیا ہوں اور تقدیر کتنی ہے
 مگر عاشق کو تیج جہ سے گھاٹل خدا سے ڈر

میں اوسکے سامنے قہقہہ رو یا بارگاہ ہوگا
 جہاں آنسو کسی بہر مسلمان کا بہا ہوگا
 وعاصی بلبلو نسو باغ میں کیا چھا ہوگا
 مراد دل یار و صبدان اوسکے چھتیرا ہوگا
 خدا چاہیگا سب کو گا نین تیرا چاہوگا
 بہن سے گوشت نکالے خون نہیا خون بہا ہوگا

نہ مجھ کو نہ ہوگا تحمل جب زمین اتنا
ترا بادل کی جدائی میں جو غم میں سما ہوگا

پھر کچھ اندیشہ خیزان نہ ہا
 بلخ میں پیرے ڈیرے سے صیاد
 کیا شہزادین چمن گیا بر بار
 وہ تلون مزاج ہے ایسا
 جب تک زر سے ہاتھ کینچہ رکھا
 پانوں چوڑے امیر کے گئے
 گھر سے آیا کئی مہینے کے بعد
 کس طرح کہتے لیے گھر کو بسا
 مسجد و دیروں پر صومعہ و کعبہ
 یار نے مجھ کو اب ہے یاد کیا

دل سے جب شوق بوستان نر
ایک بابل کا آشیان نر
غنہ و گل سے کچھ نشان نر
ایک دن ہمہ میدان نر
پاے پوس اپنا اک زبان نر
جب تلک دست زرفشان نر
چارون بھی مرے یہاں نر
یار اک دن بھی ہو جان نر
سب کہیں وہ رہا کسان نر
پاس جب اور قصہ خوان نر

دینار شاه زاری

[illegible][illegible]

۵۴

ترمادست بنگاربان دہ سیر ہو چکا
 نہوگا دل سیر سار کی سیر ہو چکا
 بے دہ شمع شکر آب سے تر ہو گیا
 خبر بدین نیلہ کا کئی ہو گیا
 یار د انسان کر دیا نیلہ کوں غمزدن
 دیوان شاہ تراب
 روضہ
 کہین عارف و دیار
 کہین عارف و دیار

ہے کسبِ منہ جبکہ باتوں میں لہجہ رکھنا
 خوب نسیخہ اضافہ نہ سمجھیں کیا ہے
 کوئی اس کو تنہا کے چوٹی نہ گنڈھا کیلے
 خود بیٹھ رہا گھر میں اور تپہ ستم ہے
 کچھ لاؤ نعم اوس سے کہتا نہیں کیا کہیے
 گالی بھی نہ ہی جس نے عاشق کو کبھی اپنے
 تنہا وہ یہاں آئے سنا اور کو مت لگاؤ
 ہے اتنی ہی دلیں میں برہم جو کوئی چاہے

جب برین تر اپنے بیٹھے دہشت دیکھو
کیا دل کو مناسبت سے پہلو میں جھپا رکھنا

گلہ مون نے قفس سے ذوق کیا
 تریون کے گلے میں طوق کیا
 کیا اداؤں سے جوق جوق کیا
 حق نے خوبی میں تجھ کو فوق کیا

عشق میں کسکو ہے شراب اتنا
تو نے پیدا جو ذوق شوق کیا

میں نے ادا شدہ اپنی جو کچھ علم و ہنر سہو بچا
نہیں خالی اثر سے صحبت مرشد بلاشبہ

سکھاؤن جو کوئی سکھے تباہ و خستہ ہو
جو گل سے لکے بیٹھا اوسین خوشبو کا اثر ہو

کتابخانه کاغذی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نظر آئے یہ
دیکھتی جو جسے آکر
دشمنی نہیں ہو گا کوئی
جان میں نہیں ہے
اسی ملکوں کی یہی
باردخاوس بیت کا
کونی بارسلمان
کونی نہیں
کونی نہیں
کونی نہیں

سکھنے کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا چاہیے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے

دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے

۲۲۴	<p>ساتنے میرے تراب اوس کے کچھ نہیں سب بیدل ایسا نہ کوئی ہو دے نہ دلجو ایسا</p>
<p>نہ پروا نہ ہوں شمع ابھرنے کا مسلمان تو دین کہتا ہوں مانو وہ گورے منہ کے آگے ہو گیا خار کرے سے یاد میری شہبازی مراد لے جانے یا دل اوس کا جانے مراد اس سے ترانسو سوست کہہ کہا بس گر لگی دل پر مرے چوٹ انار بیک ایک بولا ایک انا الحق</p>	<p>نہ دیوانہ ہوں بلبیل سپا چمن کا میں آشفستہ ہوں طفل ابرہمن کا جو گل پھولا چمن میں یا سمن کا تنے سے جب وہ قصہ نلدن کا کمون کس سے میں اپنا بھین کا بڑھتا ہے پاٹ کیا لنگر چمن کا جو میں ٹھنکا مری سمن کا منکا پڑا دونوں میں قصہ ہ من کا</p>

۲۲۵	<p>تراب اوس سے انا سرزد کمان ہو جو افسر ہو شریعت کے تن کا</p>
<p>کچھ نہیں اعتبار دنیا کا نہ گھاوے خدا کی مسکندہ حق تعالیٰ نے او سپہن کسی مرد دیندار کو کہا ہے خوش وہ نیکی کے نظر فقرائے کے خار لگتا ہے اونکی آنکھوں میں</p>	<p>ہیچ ہے کار و بار دنیا کا روسیہ تا بکار دنیا کا ہونہ کوئی دوستدار دنیا کا وارنا پائدار دنیا کا سر پہ ہونے کے بار دنیا کا سب یہ باغ و بہار دنیا کا</p>

دل کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دل کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دل کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دل کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے

دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے
 دنیا کی باتیں سنا کر دل سے غم نہ آئے

شکل اپنی آئینہ میں دیکھ کر منتون ہوا
آئی یوں بی بی پناذ آئی یوں جھون ہوا
پھیر سا کر آئینہ کو منہ تو کھینچا ہوا
دھل سے کی توڑ ہو گیا ہے ہوا
سر دین آیا تو غنائی سے غزل ہوا
صوت فوہون میں آگامت ہوا
کیفیت اداسی ہو چھوٹ کر ہوا
پہلوان شاہ تراب
روایف

[illegible][illegible]

زنگ اوست
 ناله زار دشت و لال
 راه که بجزت گریه زنگ
 و
 جوشش کویت شایا کویت
 و

جوانی کی زندگی اور شادی کی

[illegible]

تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا
 تراب ادس میں کونسا دانا ہے کونسا دانا ہے کونسا
 اگر بندہ سیکل کو کھڑا کر دے تو کونسا دانا ہے کونسا
 ہو قاصد اپنے کھانے کا کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 جو کھانے میں کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 ادھر گروہ نہ آتا ہے کونسا دانا ہے کونسا
 تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا

دیکھا تا ہے تو ابھی آستین کس
 کلیسا پھول کے لالے کا پھول ہے
 سجانوں اوسکے دل میں کیا سائی
 ہاری خاک دل اکیر جانے
 مرے آئسے دامن آکے بھرے
 نصیب ہو تو بن آئے بسھی بات
 خیر جسکو نہیں اپنے بھلے کی
 نکل جائے گا جی عاشق کو تن سے
 کہا تک ہجر میں ہو صبر و نراست

تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا
 تراب ادس میں کونسا دانا ہے کونسا
 اگر بندہ سیکل کو کھڑا کر دے تو کونسا دانا ہے کونسا
 ہو قاصد اپنے کھانے کا کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 جو کھانے میں کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 ادھر گروہ نہ آتا ہے کونسا دانا ہے کونسا
 تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا

تراب ادس شہل کو خوف کیا ہو
 ترسی نہ ریا د آہ بے اثر کا

۲۳۹

مجھے گروہ بیت سرکش جال اپنا دکھا دیتا
 نیکھا ادسکو زارہ نے بھلا جی شہت گری
 تو ناصر کو جی پڑ جاتا وہ ان پھر آیا کیوں
 محبت پڑ گئی اسپین جنگ وصل کر عیش
 اگر میں جانتا رنگ مٹا سو خون دل ہو گا
 جو دسکا اتر خون میں دیکھتا ہر جوم لیتا ہی
 ترے والے اور شیون پر نہ بھکو جوم اگر آتا

تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا
 تراب ادس میں کونسا دانا ہے کونسا
 اگر بندہ سیکل کو کھڑا کر دے تو کونسا دانا ہے کونسا
 ہو قاصد اپنے کھانے کا کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 جو کھانے میں کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 ادھر گروہ نہ آتا ہے کونسا دانا ہے کونسا
 تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا

تراب ادس شہل کو خوف کیا ہو
 ترسی نہ ریا د آہ بے اثر کا
 تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا
 تراب ادس میں کونسا دانا ہے کونسا
 اگر بندہ سیکل کو کھڑا کر دے تو کونسا دانا ہے کونسا
 ہو قاصد اپنے کھانے کا کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 جو کھانے میں کھانا دے دے کونسا دانا ہے کونسا
 ادھر گروہ نہ آتا ہے کونسا دانا ہے کونسا
 تو بیکو نا کھلا دیا اور پھر دیکھو کونسا دانا ہے کونسا

میں دیوانہ ہو گیا کبھی جتوں نہوایا
 مجھے علم دیکھا جو بھلا کوئی غمزدن ہو
 راجی ادھم کی سی نظر آیا صبر سے
 اتنی اچھی صورت پر کوئی لکھن ہو
 یہ کوئی ہندو بہ عیش ہوئی یا کھیل
 بی واکھ ہوئی نہ لکھن ہوئی یا کھیل
 ردوان کی جھلجھلکی ہوئی لکھن کی
 گلے میں قریان کا بیکو ہون بنی لکھن

توڑوں میں ایک جہان سر الفت ابھی تراب
 توڑے سے اگر توٹ جائے اگر دام عشق کا

۲۳۲

ہرگز وہ مرے درے آزار نہوتا	یارو میں اگر عشق کا بیمار نہوتا
تو حشر تلک وعدہ دیدار نہوتا	عاشق سے اگر وصل کا اقرار نہوتا
کافر سے مسلمان کو سرو کار نہوتا	گر زلف کا رخ جانب رخسار نہوتا
جدی کوئی گورے کا طرفدار نہوتا	ہوتی نہ جو عارض سے سینہ زلف کو سار نہوتا
دل اوسکے لٹکنے پر گرفتار نہوتا	لٹ زلف کی ہوتی نہ اگر سحر کا لٹکا
تبیس سلیمانی میں زرار نہوتا	رکھتو درہن سے اگر شیخ جی رشتا
ہر رنگ میں بزرگ نمودار نہوتا	ہوتا نہ مقید میں اگر جلوہ مطلق
رستہ اگر خانہ رختا نہوتا	جاتا میں خدا جانی کہ مصراہ بھٹکا

دانت تراب و سن رہن سوچتا
 افتد اگر اوس کا مددگار نہوتا

۲۳۳

اگر سبزہ خط مرہم رنگار نہوتا	چنگا تو کبھی خیم دل زار نہوتا
خوبون میں جو ایسا وہ طرحدار نہوتا	اسطرح تو میں شیفہ یار نہوتا
جگ میں کوئی بندہ جو گنگار نہوتا	مولیٰ تری غفاری کا انہار نہوتا
سینہ مرا داغوں سو جو گلزار نہوتا	شبم کبطح آنکھوں سے جلتے نہ آنسو
وہ راحت جان مجھے جو ہزار نہوتا	میں شک یہودی نہوتا کبھی ناخوش
سنتا جو مخالفت پس دیوار نہوتا	رات اوسکو سنا تا میں نئی اپنی کہانی

میں دیوانہ ہو گیا کبھی جتوں نہوایا
 مجھے علم دیکھا جو بھلا کوئی غمزدن ہو
 راجی ادھم کی سی نظر آیا صبر سے
 اتنی اچھی صورت پر کوئی لکھن ہو
 یہ کوئی ہندو بہ عیش ہوئی یا کھیل
 بی واکھ ہوئی نہ لکھن ہوئی یا کھیل
 ردوان کی جھلجھلکی ہوئی لکھن کی
 گلے میں قریان کا بیکو ہون بنی لکھن

اوسکی صورت کیونکر خوب لکھا یا خوب
اوسکو پیچھے سے دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب

<p>کیفیت اوسکی کیا تراب کے ہے جو سرشار و نقشہ کام شراب</p>	<p>۵</p>
<p>ریسا ہے وہ سرور قدیم کیا خوب بن ٹھنکے وہ شمع دلربا خوب وعدے کو مرے کیا وفا خوب حاصل ہوئے جس سے دعا خوب جانے ہے وہی مری دعا خوب ہے دکھ سے مرے خبر خدا خوب اسکا تو میں دو لگا خونہا خوب کرنا ہے اوسی سے التجا خوب ہم تمہوں میں مرے لگی حنا خوب ہو جس میں خمار اور حیا خوب ہو آنکھ تری تو سر سا خوب کہتے ہیں اوسکا آشنا خوب دل میں تو مرے وہ بگیا خوب</p>	<p>ہے جامہ سبز خوش نما خوب دل کیون نہ سدا کردن کہ آیا بروقت وہ خوب آن پہونچا پھر کیون نہ دل و سپہ بگمان ہو دی ہر لمحے در عشق حسن پوچھے سے حسنم فراق کا غم عاشق کو وہ قتل کر کے بولا جو اہل غم رض کی بات مانے حسرت سے میں ہاتھ مل رہا ہوں اوس آنکھ سے کیون نہ آنکھ لگ جائے لے آئینہ اپنی آنکھ سے دیکھ جو رنج اور دکھ میں کام آوے گھر میں نہ مرے کبھی وہ آیا</p>
<p>خوبون میں ہوا وہ خوب نامی دی جسکو ترانے دعا خوب</p>	<p>۹</p>
<p>جسے دل کو مرے لہجہ خوب</p>	<p>۱۰</p>

اوسکی صورت کیونکر خوب لکھا یا خوب
اوسکو پیچھے سے دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب
اوسکو اپنے دل میں دیکھ کر دیکھا یا خوب

چشم زخمی تو جگر منی غایت
بیرون پر سے واسطے فصل و کان
چشم زخمی تو جگر منی غایت
بیرون پر سے واسطے فصل و کان

چاہیے رخ پر ترے طرہ گیسو کی شکست یار نے میرے جو میں آنکھ لڑائی اوس ایک ہی دایمین بل کھا گئی تلوار تری بی طرح غصہ نہ تری تو دیادلو مے ایک لاجول میں شیطاں ہو سو کوں فرار	ہے خوشایند مسلمان پر بندو کی شکست رم ہوا کچھ بچل ہو گئی آہو کی شکست نہ پڑھا توری نہ کھلا ختم ابرو کی شکست کس طرح ہو گی دہشت او پہلو کی شکست پڑھے سو بار نہو نفس ملا کو کی شکست
---	--

۱۹ جسکے دروازے پر ہم ٹیڈے نور کے پانون
ہے پسند اوسکو ترا پناہ دروازہ نو کی شکست

دم تری عشق کا بھڑا تھا جو ن بات بھر میٹھکواک بات بھی کہنے نہیں پڑے شوخ اب تلک شام سو من دیکھ رہا اوسکی راہ یاس کے دل میں نصرت کر دیا ہے صاحب دل نہ ہو کھوٹ آیا کوئی منہدی اٹھو نہیں لگا کر دوزخ تری آہ کی گرم ہوا سو مے بچنا نہ کوئی بچکے جیسے رہی داؤن سے تیر کی ہم	ہجر میں اوسکو نہ مڑتے ہو تو سکرانیت کون کہتا ہو وہ سنتا ہو میری باہیت بار آٹھکا نہیں مڑے گئی رات بہت شیخ جی ہو نہ کھلا و کرامات بہت دیکھ پڑتے ہیں جہان میں تو خوش اوقات بہت دل تو پامال ہوے جان کی بات بہت بدداشتک سے ہوتی نہ جو برسات بہت ہاں سب عشق کی بازی میں ہوئی باہیت
---	---

۲۰ اک نظر دیکھنے کو جسکے ٹرے ہیں رقیب
ہم رکھتے ہیں تراب اوس سے ملاقات بہت

نہیں کچھ ہو سوسر خوان نعمت
ہے اپنی خشک روئی نان نعمت

دہ کھراہو زلف من
دلاقی من یہ دوش
لہو دوش یہ دوش
لہو دوش یہ دوش
لہو دوش یہ دوش
لہو دوش یہ دوش
لہو دوش یہ دوش
لہو دوش یہ دوش

جہان کی ہر شے ہے جیسے جیسے
ہیچا ہے جسکے دل میں باقی رہا
نہ کسے دل میں باقی رہا
اوسکا دے جی کسی سب کا
عجب بات ہی بار دیکھ عرفان
عقل کی نفرت ہے کان
عقل کی نفرت ہے کان
عقل کی نفرت ہے کان

۲۱ تراب او پسند اوسکو ترا پناہ
دلی نعمت ہو وہ سلطان نعمت
ادسکا شہرین کلام ہے آفت
عبد میں ادسکا زلف و عافیت
صبح آفت ہے شام ہے آفت
نام جسکا نہ ہے آفت
قاصد اوسکا پیام ہے آفت

[illegible]

ایک دن جس سے ملے ہوش گئے	اوسکا وصل مدام سے آفت
کیون نہ سبب الگ ہو سہیے تراب	صحیحہ خاص و عام سے آفت

۲۷

خیال آن سیر کا جسکے ہوا ہی دلیلین
 سین اذ سکوا تم کر کے حوالہ کیون کروں
 نہ انکار و ٹھاکر و دیکھو تم اسکی انکار کب طاف
 وہی جو چاہی تو ہوا نہ تھا مہندستان
 تجھے پس ہر جسے ہی شکستہ دلی
 نہ سہر گین ہو تو اسے ترک چشمہ سیر حضو

وہ طفل خوب جوان بخت ہوا پر پیر
 مے ہی پر دئے نعمت مجھے جو دست بدست
 کہ ہر وہ ترک بڑا شوخ و دیدہ و بدست
 گری جو زلف پریشان اپنے بندوبست
 مجھے بھی اتنی ہوا و سن اعف پرین کی
 لگانہ تیز نگہ دل پہ میرے پہنکشت

کوئی تراباں کو چھوٹے ذرا براسے خدا
وہ ایک زندہ خدایاں اور مست است

کیونکر اب تنگ نہویار رہیں گے؟ سب سے بہت
 اوسکو چاہتی ہے سے لگانا کہیں سے لگاتا
 کیا کہیں دھوب لگی لال کھڑا بیزنگ
 کوئی بھلا آدمی سطح پر اوس جا
 دل میں دیکے میں گلہ پا کہیں بیٹھ گیا
 غم کے اتمہ سے محکوم پلا جام شراب
 بیٹھ کر آنکھ میں میری تولیہ یاد کہہ

۹۰
 یہ کیا کم ہے زانہر شکر پہتا ہے نہ
 زبان پر ترانہم سہا پہ پہ کا بیات
 ہی اب کہاں پیاسا پی پی جام
 فکل پیا گیا اب پیاسا پی کی بات
 نہ لکھو نہ سنتے جس مرقن سے جی
 بہت لینی بابتیں نہ محضے کرو
 بھجھتا ہوں میں دل بانی کی بات
 یہی ایک سگ ہو کہ شہنام یاد
 دیوان دیگہ وقاتی
 کہ جو میری عشق آزمائی کی بات
 کہ جو لطف رسا کو کہنے کی بات
 عشق میں تار سب سے پیس
 پیسنا ابلے علقے میں کی بات
 سنا مانہن کوئی رسا کی بات
 سنا مانہن کوئی رسا کی بات
 بھلا آدمی اوسکو کہتا ہے کہ
 ہی سے کہے جو بڑائی کی بات
 کہ اب آدمی کی صفت غیب
 کہ اب آدمی کی بات
 کہ اب آدمی کی بات
 کہ اب آدمی کی بات

عشق کا بار کس سے اڑھ سکتا ہو
سے سے رہتی جاوے
نہیں غنا یا پوچھیں نہ دیکھیں نہ بولیں
وہ

جہاں جہاں ہو مشافہ
جہاں جہاں ہو مشافہ
جہاں جہاں ہو مشافہ
جہاں جہاں ہو مشافہ

پے شراب لے گلاں منہ پر واہ
بہار آئی قبا زردیاں نے پہنی
وہ لال مجھ کو دکھاتا ہو کیا سنگا بسنت
پرنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبار بسنت

۲۶
وہ زرد مٹی سے پہنے ہو خسرہ رنگین
لگا تراب یہ کیا گردا در غبار بسنت

پھر گئی اکٹھ میں کس لال سے کی صورت
کس طرح کڑون میں ہیں جو بن نہیں آیا
لٹ پٹی گری کھلے بال بندھا ہوا
کیون وہ نوشہ کی طرت رخ کر کر کا عالم
کیون عاشق ہوئی کیا ہی ہی ہے پارو
کیا سر پا وہ نرا کس کے ہوا پھر لڑ جلا
لے بنی شرم نگر جھانک لڑکھو گھٹت ذرا
پانچ میں دیکھ کے کوئی اس کی شہانی رفتہ
ہاتھ میں چھوئی لہو باندھ کر میں جہر
یا تھمائی کا قلم ہو جو لکھے اس کی شبیہ

بس گئی دل میں جہاں ہو کی صورت
بہت مدت یکساں سے کی صورت
بن گئی لکے لیے جال سے کی صورت
ہو زسرتا قدم اقبال سے کی صورت
بارخ و زلف و خط و خال سے کی صورت
من و خوبی میں ہر کساں سے کی صورت
کھول کر پردہ سکھاں سے کی صورت
وہ تو چلتا ہر عجیب جال سے کی صورت
کیا قزلباشی ہر مثال سے کی صورت
ہے غضب پیکر قتال سے کی صورت

۲۷
رنگ روپ کا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب
کرتی ہے مجھ کو تو پا مال سے کی صورت

وہ تو کرتا ہے چپکے صید پر چوٹ
ناصحا کیون اور دھڑ بھڑ دیکھوں
کھیلتا ہو شکار پر دے کی اوٹ
ہو گیا دل تو او سگو دیکھ کے ٹوٹ

وہ لال مجھ کو دکھاتا ہو کیا سنگا بسنت
پرنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبار بسنت
وہ زرد مٹی سے پہنے ہو خسرہ رنگین
لگا تراب یہ کیا گردا در غبار بسنت
پھر گئی اکٹھ میں کس لال سے کی صورت
کس طرح کڑون میں ہیں جو بن نہیں آیا
لٹ پٹی گری کھلے بال بندھا ہوا
کیون وہ نوشہ کی طرت رخ کر کر کا عالم
کیون عاشق ہوئی کیا ہی ہی ہے پارو
کیا سر پا وہ نرا کس کے ہوا پھر لڑ جلا
لے بنی شرم نگر جھانک لڑکھو گھٹت ذرا
پانچ میں دیکھ کے کوئی اس کی شہانی رفتہ
ہاتھ میں چھوئی لہو باندھ کر میں جہر
یا تھمائی کا قلم ہو جو لکھے اس کی شبیہ
بس گئی دل میں جہاں ہو کی صورت
بہت مدت یکساں سے کی صورت
بن گئی لکے لیے جال سے کی صورت
ہو زسرتا قدم اقبال سے کی صورت
بارخ و زلف و خط و خال سے کی صورت
من و خوبی میں ہر کساں سے کی صورت
کھول کر پردہ سکھاں سے کی صورت
وہ تو چلتا ہر عجیب جال سے کی صورت
کیا قزلباشی ہر مثال سے کی صورت
ہے غضب پیکر قتال سے کی صورت
رنگ روپ کا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب
کرتی ہے مجھ کو تو پا مال سے کی صورت
وہ تو کرتا ہے چپکے صید پر چوٹ
ناصحا کیون اور دھڑ بھڑ دیکھوں
کھیلتا ہو شکار پر دے کی اوٹ
ہو گیا دل تو او سگو دیکھ کے ٹوٹ

۲۸
کہا ہوتا ہے کہ
کہا ہوتا ہے کہ
کہا ہوتا ہے کہ
کہا ہوتا ہے کہ

۷۵
از آنکه در این کتاب آمده است که هر کس که بخواهد از دنیا رها شود و بهشت را بداند باید که این کتاب را بخواند و عمل کند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دولت ان شاه تراب

وہ سائنس کی غناوت پر ہندوستان کا راج
 ارض و آسمان کی غناوت پر ہندوستان کا راج
 ایک لکڑی کی اوستہ دی سونے کی تینا خراج
 اک سنہری زنجیر سونے کی دینا بیجا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

تراپ انہی گلی سن کی گلی مجھ کو پہناتا ہو
بہت تر آج کل ہر طرف ہو گا ہوا

یار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہی عیبت
چند گز ثوب کفن قبر میں لیجاتا ہے
قبر کے واسطے کافی ہے کسی ہاتھ زمین
کس قدر کھاد کی خوشخویر میں کیا یاد گو
گنج قارون کا نہ کام آیا گستاخت نری
جو مقدر ہو ملیگا وہی بے سعی تلاش
زندگی تھوڑی ہی کیا جاگئے موت
جسکی صحبت میں نہ کو کچھ اثر و کچھ حاصل

طلب یم و نہر و خواہش دولت عیبت
تو شے خانی میں یہ پویشاک کی کثرت عیبت
یہ زمیندار سی و تعمیر عبارت ہی عیبت
نان و جلوس کی طبع بہر علاوت عیبت
مال اسباب بہت حشرت شکوت عیبت
روز و شب و غد غم و فکر معیشت عیبت
اس قدر طول عمل موت غفلت عیبت
دور رہنا بھلا اوس سے کہ صحبت ہی عیبت

عاقبت کام نہ آئیگا کوئی حق کے سوا
خلق سے تجھ کو تراب اتنی محبت بہر

روایت

<p>خفا ہے ہر طرح وہ تند خو آج وہ بیشاپ غضب تیر سی چڑھالے بغیث غنچہ دہن کہنے ہیں اوسکو ہمار آئی کہ یار آیا چمن میں صباست کر پریشان زلف کربال</p>	<p>نچاے کوئی اوسکے رو برد آج خدا عاشق کی رکھے آبرو آج سنی ہوئے اوسکی گفست گو آج گلون کا ہو کچھ اور ہی رنگ بوا آج پھنسا ہو دل مرابان سو بہو آج</p>
---	---

[illegible]

یہ ساری باتیں سن کر وہ دل سے کہنے لگا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔

یہ راجہ سے کی اور کو تو نے کر دیا اسے عشق لال کوئی نہوتا اس کا پروا نہ کیں عشق نے جب سے یہاں بھانا کیا پابریہ نہ در بدر اور کو کیا	کس طرح اور کو نہ سالی مزاج ہم سے اب اور کو رہی کیا احتیاج اگر نہ ہم اور کو بنا دیتے سراج اور ٹھہر گئی دل سے جا و شرم لاج سرور جو رکھتا ہے سرور الیکا راج
--	--

بیکلی مجھ کو ہونی کل سے تراب
 دیکھ کیا ہے چین ہوں بے چین آج

روشن حاسے قلم

زلف مشکین ہر اور عارض کفام صبح عید القدر اور کو جانوں شب و صلت کون صبح ہو یا شام ہمیں بھولتا ہوا سکام غم سے پروا کی کیا کہیے جو گذرا شمع پر شام تک بخود رہوں غم کو ہر گز آرام رات پاس کو گیا میں ایک طلب کیلیے صبح جا پہنچا تو ناخوش ہو کر یوں کہو لگا ہر چین کی سیر خوش وقت طلوع آفتاب	وہ صبا میرا ہی دل دہرا و شام صبح دم دین آخر ہو گئی جھٹ گئی ماکام صبح کہیے اور کو نہ مبارک شام دنا و جام صبح رات بھر جلتی رہی پانی ذرا آرام صبح یار تو مجھ کو دیا کر بھر کے محو اک جام صبح ہنس کے بولا اب تو گھر جا لیجئے انعام صبح کیوں گھر دم بان آیا کیا تھا اب کام صبح جلوہ گر نہ ہو گلشن میں وہ گل اندام صبح
--	---

دو پہر تک نہ نہیں گھر سے نکلتا ہی تراب
 بھرتی جاتی ہیں وان نایق بچائے نام صبح

یہ ساری باتیں سن کر وہ دل سے کہنے لگا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔

یہ ساری باتیں سن کر وہ دل سے کہنے لگا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔

یہ ساری باتیں سن کر وہ دل سے کہنے لگا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔
 وہ سوچ رہا تھا کہ میں نے تو اس کو پہچان لیا ہے مگر وہ اس کی باتوں سے دل نہ لے رہا ہے۔

<p> کرنا ہی محبہ دار مریحات سے دہشوخ کل اک ادا عجیب تھی بار سے ادا گئی بات اوسکی بارونہ بھولا اکو اوسے رہبر سگر اد سکوکے کس طرح کوئی اس طرح خوش ہو گا کوئی ملے بار سے کہو نکر قسم نکو ایسے اد کے نصیب کی </p>	<p> عاشق کو مارتا ہی عجب گھات سے دہشوخ انکھو نہیں بس گیا ہو مری رکت دہشوخ ماہر سے اسنے فن میں تو ہر بات دہشوخ لیتا ہے دل تو لطف مارتا ہے دہشوخ خوش ہو دو مہیسی مہیسی ملاقات سے دہشوخ ہر دم ہو جسکے حق کی غنا پادہ شوخ </p>
--	---

مشتوق ہو چر بسین کیسے کہیں تراپ

ہیں مگر اسے ہوا سے کرا مانتے وہ شوخ

اوس بت کی انگوٹھی پہ کیا خوب گھس گھس
 انگوٹھیں دیکھ کر یہ ہے ترے لب کی
 خود ہر تھہری سرخ ہر چہ بن لعل بخشا
 تھم جاد بہت و دہ دہ باد اس صحر
 سوئی اسے نہیں کم ہر سفید لہو کو قطر
 نور شدہ اوس دیکھ کے چھپتا ہے شفق میں

جلتا ہے تراب آبی ترے شعلہ غم سے

گرمی سے نکر کھڑے کو اے زہرہ جبین سہرخ

پھر ادھر آج نہیں ابرو خمد ابرو کا رخ
ماں صاف منہ اندھ سے میں کہی پھر ونگا

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بازار آزاد گستره بازار قیون

دو دیر برکت اولی قاضی کی دور
نہیں جس کی دل میں خدا کی دور
وہ خدا کی دور
کے دور

تو چھو مری درد دمنہ کی گالی
دو دندان ہوئے زار سے زار

اساتذہ کرام! میں اپنی دعاؤں کی ذریعہ سے تم پر درود
 بھیجتا ہوں۔ تمہارے لیے جو کچھ بھی ہے اس میں
 کوئی کمی نہیں ہے۔

دو ہی جہان سے ملاوٹ ہو
 بسطت منہ میں طعناں لہریں
 دہی جہان سے ملاوٹ ہو
 بسطت منہ میں طعناں لہریں
 دہی جہان سے ملاوٹ ہو
 بسطت منہ میں طعناں لہریں

وہ اک جان دو گلاب ہوا اور سے
 کہو اوس سے بیدار کرتا رہے
 میں افغان و خیزان شجرہ و رہے
 خطا ظاہری وہ سستی اوس کی ہے

ترا سب اوس سے میرا تو دل اتھ گسلا
 ہری طرف سے کیو سب نیسیر بار

پھر اوس کی کیا ہو کسی کو قیام بہبود
 دکھائی پارسے کیا ایسا شان چہری
 درخ اوجھ کر سے ہر نہ پوچھتا ہوا پتا
 یہ میری طرف سے پیغام کوں کا اوس کو
 نہ قتل کر کے اوسے کلہا شہادت پڑ
 جو شور اوس کو نہ کرتا تھا چاہے شیریں کا

تو اپنے عشق کی دولت ترا سب ل میں بچھا
 کہ جاگ میں موتی میں ال دول کے لوگ جھوڑ

قامت بلا سہی کیو ادری مضمون ہند
 پاستا سر ہار کی خودی ہے سر شہر ہند
 عشق میں دل نے ڈوبیا پند نامہ میل کا
 عاشقوں کی درد کا احوال اوس کو پہنچے

کر سہے میں اندھ واسے عالم بالا پسند
 ہے طنائف لک مشکبیں حسن عارف کی کند
 تاحق اب عشاق کی کر تو ہیں تاحق و عارف
 اچھے سو خوب تو کیسے کچھ بھی پایا ہو گزند

دو جہان کا ہر طرف
 دہی جہان سے ملاوٹ ہو
 بسطت منہ میں طعناں لہریں
 دہی جہان سے ملاوٹ ہو
 بسطت منہ میں طعناں لہریں
 دہی جہان سے ملاوٹ ہو
 بسطت منہ میں طعناں لہریں

دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 دین کے لئے ہر شے کی قربانی کی جائے گی

ہر سے آپ سفر میں کیا بلا نازل ہوئی
 میں فغاں کرتا ہوں افغان بشتیان
 انتظار و صل میں گزر محرم تا ستمبر
 آہ میری وہ کاکھ بھی نہیں ادھیراڑ

۳
 حسن میں کیا شہرہ بازار ہو وہ بھی تراب
 عشق نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر

بیمار محبت کی دوا وصل ہے یا صبر
 روؤ نہ اگر ہجر میں عاشق تو کرے کیا
 کچھ پوچھو نہ احوال وہ جسکی سدھارا
 ہل کیوں نہ ہو تو اس دل آرام نہیں پاس
 سننا ہوں کہیں اسنے بھی اپنا لنگہ لگائی
 چاہوں تو سزا دوں اور چاہوں تو عوض لوں
 تنگی میں جو صابر ہو تو حاصل ہو کشائش
 ہر آن کو چین سے جسکی وہ کرے شکر
 گرد وصل نہ ہاتھ آئی تو کر دیکھ ذرا صبر
 کہتے من نہ رو صبر کر آسان ہو کیا صبر
 آرام گئی جان سے اور دل سے کیا صبر
 ہے مرتبہ پاس کرے کیسے بھلا صبر
 صد شکر کہ مشوق پر عاشق کا پڑا صبر
 کرتا ہوں تامل کوئی دیکھے تو ملا صبر
 بندے پہ ملا بھیجے تو دے دے کو خدا صبر
 امین جو بلا سے ہو کرے اوسکی ہمار

۴
 کیونکر تراب اوسکی محبت میں ہو مضطر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کجا صبر

۵
 ہے شہید ونگی گور میں تاثیر
 منہ نہ چھیرا آٹھ سے دیکے مرے
 میں دوانہ ہوں حسن و عارض کا
 مجھے بخشا تے قصور سراق
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوسمیں کسکی ہو تصویر
 مجھکو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کر تے ہوتے ہر

سادہ روی کی تری کی نہیں جاننا
 دیکھنے والی کی تری کی نہیں جاننا
 اوسکی ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 چشم بست اوسکی ہر شے کی قربانی کی جائے گی
 فصل گل و ساغزل و شبنم کی نہیں جاننا
 ساقیا جلد اگر اب بچوں کو کھائی ہو

دیوانہ تراب
 ہر سے آپ سفر میں کیا بلا نازل ہوئی
 میں فغاں کرتا ہوں افغان بشتیان
 انتظار و صل میں گزر محرم تا ستمبر
 آہ میری وہ کاکھ بھی نہیں ادھیراڑ
 حسن میں کیا شہرہ بازار ہو وہ بھی تراب
 عشق نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 بیمار محبت کی دوا وصل ہے یا صبر
 روؤ نہ اگر ہجر میں عاشق تو کرے کیا
 کچھ پوچھو نہ احوال وہ جسکی سدھارا
 ہل کیوں نہ ہو تو اس دل آرام نہیں پاس
 سننا ہوں کہیں اسنے بھی اپنا لنگہ لگائی
 چاہوں تو سزا دوں اور چاہوں تو عوض لوں
 تنگی میں جو صابر ہو تو حاصل ہو کشائش
 ہر آن کو چین سے جسکی وہ کرے شکر
 گرد وصل نہ ہاتھ آئی تو کر دیکھ ذرا صبر
 کہتے من نہ رو صبر کر آسان ہو کیا صبر
 آرام گئی جان سے اور دل سے کیا صبر
 ہے مرتبہ پاس کرے کیسے بھلا صبر
 صد شکر کہ مشوق پر عاشق کا پڑا صبر
 کرتا ہوں تامل کوئی دیکھے تو ملا صبر
 بندے پہ ملا بھیجے تو دے دے کو خدا صبر
 امین جو بلا سے ہو کرے اوسکی ہمار

جہاں کو بیستہ نہ پہنچا تو نہ
اسے شاد مست زلف کو نہ
سیر سے کوئی چھین نہ لے سکا
جہاں سے گئے تھے وہاں نہ رہا

منہ سے جو مرے نکلے ابھی از حقیقت
کس طرح تراب او سکو مھٹا کر اپنا
جو آفت دین فتنہ ایمان ہو کا سر

خسے دیکھی نہو بتابی سیاب کی سیر
رور و نکھیر میں سی کر آنسو نہیں دیکھائیں
سب گل بوڑی چمن کے اوسے لگتے ہیں خار
خود فراموش تھی ہر چند زینخا غم میں
آئینہ دیکھ کر کل اوسے کہا ارسنہ
سرخ گہرے کا عجب رنگ تھا گوہر مکہ پر
دور باطل نہیں گر چرخ فلک کو کیسے
اہل قبلہ کو چاہو اوسے چاہو کا فر

عشق میں اک بت پنجابی کے رہتا ہے تراب
دیکھ لے آکھتے اوسکی کوئی پنجاب کی سیر

کٹھری دولت کی گھری جس پر سیر
کل تھا چیرے پر جو سرج مرصع باہر
حشر میں ہو گا وہی عرش کے سا کھیلے
دل کا دیوانہ بنا دیکھ کر کہنے میں سمجھی
کچھ بھی ہے عشق سے یان جسکو ستر کا ریزا

کچھ خبر اوسکو نہیں موت گھری ہے سیر
آج دیکھا اوسے اک گہرے ستری ہو سیر
جسکو سایہ نہیں یان کوئی گھری ہو سیر
کیا بلا کون بری اسکے چڑھی ہو سیر
اوسے سو طرح بلا ٹوٹ پڑی ہو سیر

عشق میں دیکھے وہ میر دل بتا گیا
دیکھنے جاتا ہے وہ کشتی غرقاب کی سیر
خسے دیکھی ہے تری چکن خواب کی سیر
یا دیوسف تھی وہی اوسکو وہی خواب کی سیر
بار کا اللہ عجب ہوتی ہو مھتاب کی سیر
تھے غضب سپر سیر کا کل پر تاب کی سیر
دیکھلو ہوتی ہو کیا گردش دولا کی سیر
دلکو بھاتی ہو بہت ابرو محراب کی سیر

دین کا مہل
ولایت شاہ تراب
نور اورد ز اساتذہ
مجتہدین زندان نور
پیشکش کی اس کا شکار نور
نوابی بیت اوس کا خیال نور
تراب دست بے دار نور
اوس کا وقت اس کا شانور

دور کا ہم وہاں نہیں
نہل کو وہاں نہیں
دور کا ہم وہاں نہیں
نہل کو وہاں نہیں
دور کا ہم وہاں نہیں
نہل کو وہاں نہیں

۸۴
 ہر شے کو اپنے وقت پر کرنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے جگہ پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے رنگ پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے مزہ پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے نام پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے اثر پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے اثر پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے اثر پر رکھنا چاہیے

جو کسی بندہ میں ایسی تو کیفیت ہے
 نام لیا اپنی حرکت سے نمونہ نام کیون
 چوٹی تو دور پر سے دغا کرتے ہیں گ
 دن قیامت کو قریب آئے زمانہ بد لگا

کنج عزالت میں تراب اب ٹھہر رہے الگ
 سے ترام شد نگہبان سے ترا اللہ بار

کہیں تو خار سے ہم کہیں ہوئے گلزار
 کوئی تو بندہ ہیں بوجھتا ہے کوئی زاہد
 کوئی تو دیکھ کے ہلکو نظر کرتا ہے
 کہیں تو پیر میخان میں کہیں میں شیخ حرم
 کوئی ہے جس سے مخالفت کوئی موافق ہے
 حقیقت اپنی کہوں کس سے کون بھی ہے

تراب آگے نکلے کہ جو کچھ کہا سو کہا
 زیادہ کہنے کے لائق نہیں ہو یہ اسرار

کہوں نکلتی تیرے لطف کی شمع سے صفا مارا
 زکریا اور یحییٰ کی کہوں تو انکھیں مچھا پچھا
 اٹھ سہ تیری ہو جسکا گریبان تار تار
 چھتے ہیں جسکی قرہ سول میں سر خار خارا

جو کسی بندہ میں ایسی تو کیفیت ہے
 نام لیا اپنی حرکت سے نمونہ نام کیون
 چوٹی تو دور پر سے دغا کرتے ہیں گ
 دن قیامت کو قریب آئے زمانہ بد لگا

کہیں تو خار سے ہم کہیں ہوئے گلزار
 کوئی تو بندہ ہیں بوجھتا ہے کوئی زاہد
 کوئی تو دیکھ کے ہلکو نظر کرتا ہے
 کہیں تو پیر میخان میں کہیں میں شیخ حرم
 کوئی ہے جس سے مخالفت کوئی موافق ہے
 حقیقت اپنی کہوں کس سے کون بھی ہے

تراب آگے نکلے کہ جو کچھ کہا سو کہا
 زیادہ کہنے کے لائق نہیں ہو یہ اسرار

ہر شے کو اپنے وقت پر کرنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے جگہ پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے رنگ پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے مزہ پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے نام پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے اثر پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے اثر پر رکھنا چاہیے
 ہر شے کو اپنے اثر پر رکھنا چاہیے

چند روز پہلے ایک شخص نے میری خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جس کی شکل و صورت تم جیسی ہے۔

۱۵	تراپ انروندون چھپ ہی پشیمان طرہی تو دیوانہ ہوا ہے کیا کسی دلف پشیمان پر	ہرے منصو کو ظالم فی سولی ہر کایا نہیں ہارخت لال ویکے نوک مرگان
۱۶	نجا و دربر یار و نچو و داستان پر عقیدت گر نور سخ جھٹ گز صاوق نجانے اور کو ہرگز زیادہ انہم شد سے رکھو شد کو راضی تم اٹھائیں سکی گم	نرکو غیر سے امید یک در گم حکم گیر انر صحبت کیا ہو دگر یار شا و کیا تاثر کہ ہر را و اداوت مین ہی سے تقصیر نصائے حق اگر چاہو تو ہوا سکی ہی تیر
۱۷	چون دیکھے سے غلین تصویر سے نہ تو سکین تراپ او سکود و اہر پاس کمی ہر کی تصویر	وہ نہ نکلا مکان سے باہر ہے وہ ساری جان سے باہر وہ تو ہے کچھ بیان سے باہر تیغ مت کر میان سے باہر آئے مرغ آشیان سے باہر مت نکالو زبان سے باہر تیر موجب کمان سے باہر نئے نشان ہے نشان سے باہر ہے جو دم و گمان سے باہر
	ہو گئے کتنے جان سے باہر حسن مین او سکود کوئی نہیں لگتا وصف او سکامین کیا کہوں واضح باز آیا مین تجھ سے ظالم دور دیکھ صورت صبا و عشق کی بات یار و جبین رکھو چہر اولٹ کر وہ گھر نہ آوے گا کیا مین او سکافشان تہلاؤن بالیقیں ہے تراپ سب مین وہ	

میں نے یہ ساری باتیں سنی ہیں تو ان سے کچھ بھی نہیں کہتا۔

ان کوئی دیکھتا ہے جس کی شکل و صورت تم جیسی ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے

اگر کہہ دے جو قیل و قال کرے	دلف کے دور اور سلسل پر
سوسے پہچان سے اوسکو نسبت کیا	سے بہستان محض سنبل پر
بچہ و مشاطہ سانپ کا لے سے	ہاتھ رکھو سبھی جھل کے کاکل پر
وہ مجھے جان کے بھٹاتا ہے	کیا کہوں یار کے تجھ اہل پر
وانغ کھایا اور منہ سے آف نکلیا	آفسرین دل ترے تجھل پر

اوس سے کیا ہو تراب فکر ساشس
جسکی گذران ہو تو کل پر

جسکا اقبال ہو تنزل پر	دہ چڑھے فوج لیکے کابل پر
اوس سے کیا بند و بست ملک کا ہو	سے جو منہ نشین تغافل پر
ہو گئے کتنے تیرے دست نگر	ساقیا ایک ساغسر کل پر
محتب سٹکے لوٹ پوٹ ہوا	وجد آیا صدائے قلقل پر
واہ کیا کیا سنگار کرتا ہے	غش ہون میں یار کے تجھل پر
دیکھو دریا پانی کی سیر	یار آئے جو راست کو پیل پر

میں تو صدق ہوں جان دل سو تراب
جسدر شہوار ڈلڈل پر

ترابو گھر کھڑے سدا جانتا ہے گھر کھا کر	دوانہ کیسا ہوا میں پریمو راتاشا تو گھر کھا کر
بڑا گھر کر میں ہاتھ میں تو جیسا ہاتھ میں	ٹرپ کے گدڑ تو میں ان کی میں نہیں گھر کھا کر
کبھی تو دنا ہوں کو نہیں گھر کھا کر	بجھک لگی ہو دوانہ پن میں اتنی ہر ملا کر

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے

مست کو جسے کوئی یار کے جانز کی خبر
 نہیں آرا مگر کیا ولسی نکل عشق میں آہ
 مثال مہزون سے خبر کی نہ کجھو سیلی نے
 دیکھا راتری چوٹ نہ کہہ کان پہ ہاتھ
 لڑی تو کلمہ ابھی پیش کیے میں جسکے
 سے دھلان کما کان نہ آیا نہ گیا

میں نے خوب اوسنے پر ہی یاد فراموش کرنا ہے
 یہ فقط اوسکو مرسی یاد بھلا سنے کی خبر

ہر ذرہ و ہاں کا ہی سنگینے کی برائ
ی شرب ہوا تا بوت سنگینے کے برابر
ہو کوں حسینا وہ سننے کے برابر
لیکن نہ محمد کے سفینے کے برابر
لیا مسجد نبوی کے ہر زینے کے برابر
جب ریل تھا سائیس کینے کے برابر
سکے وہ کفن میں اسے سینے کے برابر
پہونچ کر گلاب اس کے پسینے کے برابر

گوئی شہر نہیں شہر مدینہ کے برابر
چند جوان کی ہر محمد نے سکونت
پس وہ مبارک میں ہوئی اوسکی اولاد
کہ آج کی کشتی تھی بڑی لبنی و چوری
یہ کہہ کر گئی غلبہ و غمت
میرا کہیں خوف پہ چوالب ہو و حضرت
ایہ کہہ کر جسے خاک مٹھ کے قدم کی
لے لے اٹھ اوسکی گھر اندام کی کیا بات

پھر عمر تراپ اوسکی اطاعت میں جو گذرے
پھر تو کوئی نعمت نہیں جینے کے برابر

مری ہوا بھٹکتا وہ ہزار ہے اب
نہیں نہیں زبانی کون اپنی ہزار
میں سے میں نے کون اپنی ہزار
نہیں نہیں زبانی کون اپنی ہزار
میں سے میں نے کون اپنی ہزار

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عاشق کا دل نصیب سے ہی لاجا
ملا صبح و شام و قفل و قیام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۹۲
 عشق میں فنا
 عجب توئی پر ہو جس کی
 دل لگائے اس ہو جس کی
 طالب دین میں
 حبیبیہ دندان سبک
 جوں گدا بھرنا ہی نافر
 کیون قدر

اتحاد کی سادہ جگہ کنی سے پہلے کان مین سے جسکے
خوش آمدید تھرا اس اسکو کہا کہ جہت ضرایہ

اودھرا دسپہ ہے نوجوانی کا زور
 مجھے عشق کرتا نہ اتنا ضعیف
 مری بیدی پر نہیں کچھ نگاہ
 گھٹا عشق میں دل صبر و ستار
 تو کب غم میرا کرے گامبول
 رقیبوں کو تازہ رکھ دوں ابھی
 نچا چھوڑ کے مجھ کو رونا کہیں

اودھرا محبت ہے ناتوانی کا زور
 نہ تو اگر طرقت ثانی کا زور
 دکھاتا ہے وہ دستاخی کا زور
 بڑھا حسن سے یار جانی کا زور
 ترے دل پہ ہے بدگمانی کا زور
 جو پاؤں تری سر بانی کا زور
 کہ ہے اشک جاری سی پانی کا زور

ترا ب آرنی آرنی کہے جادون گا
ادھر سے ہے گولن ترانی کا نہ وہ

آہست عاشقوں سے ناد نکر
اس قدر مجھ کو منتظر اپنا
شع کی طرح مت جلا اور ردلا
جس کی خدمت سے عاقبت نہ بخیر
پیر کی بات مان اے لڑکے
میر تو مجھ کو کے قدم پہ جھکا
پاس یار و سنے آکھن مت جا

[illegible]

دیوان شاد و طرب
 زلف و لعل و گل
 حیات سے جس کی ہر بات
 ہے جیسے ایک نیا عالم
 عشق کی شمعوں سے
 نور و تاب و گل

۹۵

توڑ کے پھر بڑا دشوار ہی ممکن نہیں
دلکا رہن جانگزیں نے ترا کیا اتھا
توڑی رشتہ محبت کا مری لے پھین

وہاں سے خبریں توڑا
وہاں سے خبریں توڑا

۵۶
دل تو عاشق ہر تراز میں حسین اپنے طبع
چاند کی صورت پہ صد فی ہو کہیز جیسی جیکور

منزل آغاز محرم بن سو

چھپت بابل کو اس وقت دیکھا کہ بہار
کیون فرسے میں بابل و گل کے ختلے ہو
دیکھتو کیا جی ادھتے پڑو وہ بادخزان
گل کھلے ہیں کیون ہو مرغ چین کو بیکلی
آچمن میں سازنی کر آج رہ رہ سبست
اردلین سے تا جوانی لون او سکا جہا

یہ تو جانے دے آئے ہیں اس وقت

۵۳
کسطرح وہ رنگ بو پر گل کے مائل ہو تراپ
جو کبھی صبح خزان دیکھے کبھی شام بہار

فصل پنجم در بیان سبب و اثر و معلول و معلول

<p> حسن عارض کو ہنرداں خستہ کیون نشیرین سے دل ٹہری پھیکا منہ چاہا نہ دوستی نہ نباہ جسکو دعوے تھا بے نیازی کا باز آ یا نہ عاشقی سے تراب </p>	<p> خط کے آنے ہوا جمال خستہ عشق کا ہو گیا کمال آخہ چاہا ادھر سپر معنی و بال آخہ وہی کر لے لگا سوال آخہ ہو گیا غم سر پا جمال خستہ </p>
---	---

[illegible][illegible]

کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف

کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف

گذشت اپنا کہا تمکین کی توجہ سے اب

روایت سین جملہ

حقیقت چھپتا ہو گا کتنا کہ مثل گس
بندگی میں اس سے زیادہ ہو سود و نفع
غیر کے خطر کے بھی چین نہیں جاگہ ہی
چاہو دریا پہ چلو چاہو ہوا پر حیون طہور
اختیار اوسکو رائے نامہ تہمید بلکہ
و غنیمت پر عزیز کوئی دم عاقل نہو

ہو کے قانع بیٹھ رہا اللہ بس باقی ہوس
ایک سنیان کر کوئی تو دان ہے دین
اس قدر بار و گیاہی بار سیر دلیں بس
کچھ نہیں مشکل ریاضت کردم گوں
فی حقیقت ایک تہ بھی نہیں بندیکا بس
یاد ہی میں اوسکی گذری کا شرم نفس

ختم اگر ہے تو ہی پرانہ سالی میں تراب
حیف محفلت میں جاری کٹ گئی اتنی برس

نہوے تھے کبھی جہان سے اوداس
چھوڑا دیا سا وہ کب لگا نے دہان
کل سے کچھ اور سی رنگ سے گل کا
جھاٹک تاک اس طرف نکڑیا د
دلیں سب کے اوداسی پڑ جاے
یار و مجھ سے یہ کچھ نہ ہو جسم و ختم
جسکے نزدیک کچھ نہیں دنیا

ہوے آواہ جس مکان سے اوداس
آج بلیں ہے بوستان سے اوداس
ہوئے ہر مرغ آشیان سے اوداس
شاہ ہوئے جو کچھ زیاد سے اوداس
دل مرا اب ہوا کہا سے اوداس
وہ تو رہتا ہے اس جہان سے اوداس

کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف

کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف

کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف
کتابتیں و تصانیف

۱۰۰

از مازنه ایست که در طاق درویش
درویشی کا دعوی نیست غفلت درویش
همیشه توپی که گویا که حضرت درویش
پیشامست درویش و در ذلت درویش

را حاجتین ساری
راک حاجت و پیش

بہن بیکرے جیسی کچھ بھی ہو بھئی کی تلاش
مرد محتاج کو ہر روز سی فردا کی تلاش
نازک انداموں کو ہے جائزہ ریا کی تلاش
اوسکے مجنوں کو تو ہوا مین صبح کی تلاش
مے پرستوں کو اور دھڑا غوغا کی تلاش
یار کو ہونے کے کون سیجا کی تلاش
فقر میں کہتے ہیں جو ربہ علی کی تلاش
جو گدا ہو کر اے طلسم ریا کی تلاش
کیمین اعلیٰ کی طلب کیمین ادنیٰ کی تلاش
چاہیو شام و صبح تھو کہو مسی کی تلاش

فی الحقیقت کہ یہ سب کس کے بندے ہیں شراب
بندہ حق ہی وہی جس کو ہی مولیٰ کی تلاش

جو کما دوی کی پیمانی
 سنگدل بری و فحش
 پانچ کی کتاب تراکون
 خطابین کی کتاب تراکون
 دل نگاہ کی کتاب تراکون
 صفحہ دل پر دوی کی پیمانی
 جو کما دوی کی پیمانی
 سنگدل بری و فحش
 پانچ کی کتاب تراکون
 خطابین کی کتاب تراکون
 دل نگاہ کی کتاب تراکون
 صفحہ دل پر دوی کی پیمانی

[illegible]

۱۰۴
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے

جائے آپ اپنے گھر و اعظ	نہیں چھوڑوں کا یار کا گھر میں
عشق سے تھک گیا جسے و اعظ	لو سکا ہے عقل کی تدبیر
تو بھی دیکھے اس سے اگر و اعظ	ہوش اوڑ جائے کم ہو عقل تری
نہو ایک بھی اثر و اعظ	تو نے مجھ پر بہت پڑھے فسون
وہ تو ہے برہمن پر و اعظ	دین و ایمان جسے میں دیتی تھا
نہ پڑا وہ تری نظر و اعظ	صیف تیری بھی آنکھ لگ جاتی
ہے وہ خوبوں میں نامور و اعظ	تو نے شہسور راج کو نہیں دیکھا

بہت پیرو جوان تراب لیے
 غش ہیں اس کے جمال پر و اعظ

عشق میں کون ہوا رنج و بلا و اعظ	رہوں کو نہ کر میں ترسے جو و اعظ
کون جاندار سجا یر قضا سے و اعظ	کیا عجیب ل جو ہوا تو کہ ترہ سے و اعظ
رکھے عاشق کو نہ ابا کی او و اعظ	نہیں سچتا ہے کسی طرح ادا کا مارا
اپنے بیمار کو رکھ تلخ دوا سے و اعظ	حال عاشق پر نظر کر کے سخن شیر کہہ
رہتے کب بال تنگ کون کے ہوا و اعظ	شمع چھیتی نہ اگر پردہ فانوس میں رات
اُن کے دنیا میں رہا کون و اعظ	جتنے موجود ہیں ان کو نہ دیکھ لازم

کس طرح کہتے دعا میں نہیں اثر تراب
 اب تلک ہم تو رہے تیری دعا سے و اعظ

لا رو گل سے ہو وہ کیا محفوظ
 جو اس سے دیکھ سکے ہوا و اعظ

نہی اسے کہیں جان سدا و اعظ
 غم نہیں جکڑ دین و اعظ
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے

دیوان شاعر تراب
 ہر کسے کی بات میں غور نہ کرے
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے

کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے
 کہ جس کی دل میں غم کی آگ لگی ہو
 وہ کسی کی بات میں کبھی غور نہ کرے

دل کا لگا کر دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے

ایں جنون تو ہو گیا تھا قیس کا گھر چراغ
 کیا بناؤں دیکھ کر دسکو ہو کیا دل کا حال
 کیفیت کی کیا ہو گر نہو دیدار حق
 کیوں بلبل چچا کیوں بیٹھے پھول کے
 ہے چمن جسطرح بلبل کے لیے آرام گاہ
 اوس طرف ہو طرف سے تزیینت

دل کا لگا کر دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے

ادسکو ذکر و فکر مولیٰ کی کہاں فرصت تراپ
 کار و بار افس سے جسکو نہوارک دم سراغ
 حسن ہے وہ سمیبر کا فروغ
 زلف سے چھپا گئی ظلمت
 دیکھ کے یار کا شہر ار و پ
 لبت دندان سے سلسلے اور سکے
 کوئی موٹلی کلیم سے پوچھتے
 پانی پانی ہر اوجھالت سے
 کیا عجب ہے جو کلمہ الحق سے
 ہو تراپ ایسے ہے ہنر کا فروغ

دل کا لگا کر دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے

نہ منہ کھلے ہو یہ دل پیکل و سپرٹ
 قبلہ نامی اسکی بھی ہو کل اوسپرٹ

دل کا لگا کر دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے

دل کا لگا کر دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے
 ہر حال میں اس کا حال دیکھو کہ اس کا حال کیا ہے

۱۰۹
 کہ جس کی ایک شہزادہ کے مطالبہ پر احمد علی خان
 نے جواب دیا کہ میں نے اپنے والدین اور بہن بھائیوں
 سے اس کی اطلاع دی ہے۔ انہوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔
 اس لیے میں اس کی تعمیل نہیں کر سکتا۔

وہاں شاہ تراب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دل لگاؤ اسی جہان کی طرف راہ تب پاؤ ہے نشانِ کبریٰ	یارِ واحد جہان کو چاہتا ہے اپنے نام و نشان سے جب گزرو
--	--

نیچلا دل پہ کچھ تراب کا زور
لیگسا پہم روہ دستان کی طین

اور سے منہ لہو کے کا کل کو دکھایا
آئینہ او سکی صفائی کو نہیں لگتا ہے
واہ اک ترک سیہ چشم کمان پر دسے
کوئی نہ اتق شو احوال سے میرے تک
نہیں گستر ہیں کسی سودہ کہ ورت ہرگز
یا دکرنا نہیں مجھ کو سے جمعی شوق کبھی
عشو ہر بار کہ خطہ ہوا ستہ تر

رویت قاف	
----------	--

محبت میں جو کوئی ہو تو میں صاف
مخالف ہوں ہمارا کیا کرے گا
نہیں کر نیکاب وعدہ خلا فی
دیکھا دیار و میرے دل کو لجا
کرے تخیل جس نے نبض ادسکی
دھال ادسکا کسیدہ مٹی گاسینو

[illegible]

پنچھو حال نفس و خلق و شیطان | پتینون ہین طرقت ہین ہالک

سَلُوک و جذب و نون راه حقین	
تراپ اسمکاشن هو مجذب سالک	ط

مجھے تو راجا تیری کریگا مجھے حاکم تک
 بھلا یہ جو کوئی منہ سے ہوئی فقیروں
 رہی تو کونکر گھین منہ نہ لک یا تو کو کوئی تو
 مری حریفوں سے کہے یا تری ہاشمہ شہزادی
 انگ پر تیری تانی تو کہے نہیں نہ رانی
 وہ سورہ کوئی ہلکے تفسیر لگا کر تو تفسیر
 جہان تو فانی جا بسا ہو کی کو ہر نہین
 دلا لے پھر ہو جانے کے ظلم سے تو ہو جا

۳
 مجھے لڑائی ہو دل پریت کہ عشق بازی ہو دلی غفلت
 وہ دھام صدف میں زنی کج حقیقت بھینسا دیکھا تراب کج بک

حار یا بس چاہ سے عاشق ہوا اور
 چشمِ نرم کنکائے کوئی گزہ نیم سہ
 ہے پسینہ عارضِ گل رنگ کا پھر گلاب
 حرکتِ شاہِ یوسفِ قنار کردار او کی سب
 اوٹھ چلا کیون تم سے تیرا توجہ تار کے
 اتساوے کے گرم ترین او کی خشت
 آستین سے اپنے کردار کو اس کی خشت
 شبنمِ برقع کیون کرتا ہے اور خشت
 آپ سے کیا چلتی اور پھرتی ہے جو خشت
 لگ گئی کیا تیری دامن کی گز خشت

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے

دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے

دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے

دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے
 دل چاہیے کہ جس کو چاہیے اس کو چاہیے

۳۲	<p>تراپ او سے تو دھویا ہونے خون سے ہاتھ خناتے سرخ نہیں ہے کف نگار کا رنگ</p>
<p>ہوٹل غلین مرا کسطح اس سے انگ آستین رکھتا ذرا اس یہ دم سہ لگ وہ تو رہی نہیں اک دم دم سے لگ عشق نے مجھ کو کیا شب مجھ کو لگ رکھو نہیں کیونکہ کل عینا کو شبنم سے لگ یار میں سن دمن کو کبر اولاد آدم سے لگ</p>	<p>خیر سے ملے ہو تم اور دیتے ہو ہر لگ ناصحا اشک روان کو میرے چادر لگ اور کھیتی میں عبت و کو میری لکھ سے کوئی دوانہ جانکی مجھ سے نہیں ہوتا ہے کل عرق کھڑی ہے اپنی دیکھ کے کہتا تھا ہا دیکھ کے باعث ہو دوا دم لگ فردوس</p>
۳۳	<p>حق تو فرمایا ہر بین تو سب کین ہون سبک پاس کسطح دیکھو تراپ او سکود و عالم انگ</p>
<p>ہے عبت میں میسا کو جو ہمار سے لگ وہ تو رکھتا ہے نیت آخر یہ اس لگ کیون نہ صیاد کو ہو مرغ کمر قمار سے لگ عشق میں تیری ہوئی بی طرح چار لگ محتسب کو نہیں بیفائدہ بیخوار سے لگ شیخ جی جھکو عبت اتنی حشر سے لگ</p>	<p>اوس شوق کو ہی عاشق لاجر لگ دیکھو اوس نے کتنا کریدن طالع لگ توڑا لہو بن آتش سے گئی چشت سے پیر کو چرین مسلح ہوئے آدن کیونکر یہ تو مانگی ہے جرمیاند وہ دی ہی گالی ہاتھ میں اوس کے ہو دار و تری ہلار کی</p>
۳۴	<p>چین آرام گئی دل سے تراپ اسے تمام نامے بہ طرح لگی اوس کو کسی یار سے لگ</p>

آتش جانے غلط ہے
کسی کو آتش نہ دینا
کسی کو آتش نہ دینا
کسی کو آتش نہ دینا

واہ کیا داغوں سو بانی میں لے بلبل
الطش کرتی ہے کیوں اس کے لڑی گلاب
دیکھو تر و کسین گلچین تو نہیں آہو پشیا
نہ مرنے دیکھ تر و گل کو نظر آتی ہے
شجر گل کی قد مہوسی کی تدبیر ہے یہ
شاخ ہر گل کے تو کیا بھول کو پیچھے
خواب میں مجھ کو وہ گل فام پر دیکھ اگر
اگل لائے کی عکاسی ہے میں بید صعب
باغیاں اپنے تو تو را ہی نہیں جھٹ سے گل
بلبلین لڑتی ہیں آپس میں ڈر گل کا
گرے ہر شاخ پر چہر چہر کے چہرے لڑتے
جسم طرح چاہتے گلستاں کو ٹھہر کر

آہ بھولوں کو تو چھاتی سے لگا بلبل
پھرے شبنم سے ہیں بھولوں کو بیک بلبل
کرتی ہر شور و شب شبنم تو نے بلبل
ہیں ترے چو چلی دنیا سے نرا بلبل
لوگ سے کھو دی ہے بھولوں کو چھ بلبل
اوسکی ہیں تجھ سے بہت سے ہنر والی بلبل
پھر تو گلشن کی طریت انکھنڈ اسے بلبل
اوتر کے آج اپنی پرویاں بجا سے بلبل
کیون تو صبا د کی کرتا ہوا ہے بلبل
کیا لڑائی کے لیے بارے بلبل
پنکھڑی گل کی تو آنکھوں کو بھلا بلبل
خط گلزار سے لکھتی ہے قباے بلبل

کیا ہوا گل جو جوے طرہ دستار تراب
خانے جوے ترے پاؤں کے چھائے بلبل

عزیز و عشق میں بد صفت پاد دل
اگلی جون مراد مل مستلا ہے
کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہرگز
وہ دلبر گر جدا مجھ سے نہوتا

گیا دل ماتھے سے میرے گیا دل
نہوے یوں کس کا بہت ملا دل
اگر ہے تو ادسیکا دیدہ یاد دل
تو ہوتا کیلئے مجھ سے جبر ادل

میں کی یادوں کی نظر پر لگی ہے
میں کی یادوں کی نظر پر لگی ہے
میں کی یادوں کی نظر پر لگی ہے
میں کی یادوں کی نظر پر لگی ہے

[illegible]

وہ کہیں نہ کہیں

مردی که در میان مسلمانان کیستی میپنداشت
که در میان کفار و مشرکان کیستی میپنداشت
که در میان کفار و مشرکان کیستی میپنداشت

صلوة و نعتی ذہن و تارکھا علی
بجائے اس کے کہ وہ کہیں سنی
وہ اس کے ذہن و تارکھا علی
بجائے اس کے کہ وہ کہیں سنی

کون کیس کی خبری بہنو غلام علی
لگا کھینچیں علی استیخا پور
کون کی فاضل ملازم کی خبری
انہی خبری کے

[illegible]

پہلے میں لذتِ نیا میں اہل دنیا یوں
تغیر مروتی ہو ہر وقت میری کیفیت
خدا شناس تو کل اللسان ہو آخر
برائے نام وجود و عدم ہے عالم کا

۱۵
فنا کے ذکر میں ہے نیستی کی فکر میں ہے
پنویجھے ہمسے کوئی اندنوں تہا کا حال

دیکھ تو غم سے تر ہے آج کیا بنگل
 چین اہام سے اب کیونکر نہ بھول گئے
 نعرہ زن ہو وہ تو کیوں پہنچ نہ جا
 گوش دل سے سکے اک فریاد محزون دے
 بہک و بیدل کے دلبر انو گھر تنہا گیا
 کیوں ملاست کرتے ہو بار و نہیں پائے
 عقل اس کے آٹھ گھاسل ہوئی تاری پی
 وہ تو ہر محراب رو دین کیلے سر نہرو
 حال دل فاصدہ شکر دربارا کہنے لگا
 جسکو ہر ناتوانا کو غم سے کچھ میر نہیں

جب دیکھا ہے تراویس شیخ متلو الیہا ک
یا لکھا اک رنگ میں سو جلوه بزرگ دل

۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

پسینے میں تر محبت کی بوسے
کوئی دیکھے نری پوشاک کی سیر
تجھے اللہ نے دولہا بنایا
پہن کر لال رنگارنگ جوڑے
تراپ ایسا نہ بھولا جان مجھ کو

تجھے ہے گلبدن کہنا سلم
 لباس حسن کا ہے اور علی الم
 ہے شاد بین تیری شاہان ہم
 نئی چھب اپنی دکھلا ہلو ہر دم
 بین تیرے روپ سے ہوں مجرم

بہرے گئے کہ خواہی جسامہ میبوش
کہ سن آہ جلموہ قدے مشناسم

برہمن کی ششخص دین کیسویکائی کو ہم
زلف خال اپنا مذکھلا مرغ دلکوت پھنسا
لے جنون تو نواد جارا فیس کا گھر جسطح
باندھ کر دلکو ہر ہی رنجیر کا کل میں نگہ
مختصیب بھر قدم کھینا سمجھ کر گھر کی
بت پرستی بھی تاریخی خالی از کنت ہین
وہ تو ناگن کسطح دستی سواد کھائی ہی بل
ہمچے پھر جو بیان آئے تھوڑی اگر گڑ

پان تین کھانی کو راہی گالیان کو ہم
کیا نہیں سچا ہین دام اور دانی کو ہم
عش میں آباد کر رہی ہین مرا کو ہم
یکجے کیونکر مقید ایسے دیوانے کو ہم
سر پہ توڑی تگرے شیشے اور گانی کو ہم
ایک دن مسجد بنا دیو تگرے خانے کو ہم
دلف پچان برنگا دین کس طرح کو ہم
برنگے یان مسبے صحیفے دسی مر جانی کو ہم

سوزن پر دانی پر دیکھا شمع کو روئی تراب
شمع برزوتا نما ایک پر دانی کو ہضم

جانِ پیہرِ جسمی میں عاشقِ ناچار گم | ستر مہری سوتری سوت کی بازار گم

۱۲۲

[illegible]

سرور خان
 زلفی
 رومی
 جملہ بانی قیام
 مہربانی
 دین کو

اودھم بھڑکے ہوئے ہوئے
 خدا سے بھی عشق ہو گیا
 ہوا تھا کہ چھوڑ دیا
 اچھا سونے کا ادب کا
 تم اور مجھ سے ہمیشہ

در دلدل تنه من از آردیای ای
 ساقیا هر کی یاد منی که با جام تمام
 عجب غافلکی است عجب غافلکی تمام
 میان صاحب کجای کجای
 دل آرام می بود و تو آرام تمام
 ذکر

اوسنے آغا ز جوانی میں لیائی یہ بھول | دیکھو یہ لباسِ آغاز کا کیا ہوا انجام

کبھی معشوق ترا اب آب نہ کہوین بیٹھا

عشق بازی میں کسی عمر تری ہاں تمام

آ رہا اشک و آب دیدہ نمناک میں دم
 ہمد عشق کی میرا زو جگر کسے کیا
 زلف میں بھیسے کہیں ہر شکر کا
 وہ مرغ خاک سے کل حصار کو واسن اوٹھا
 شوق چنچل ہے جو میں ہاتھ میں لی اسکی عنایت
 باغبان شاخ ہری کا پتی انکھری کیست
 لٹا پڑا اسکی زبان سخن جسے جوت ہے
 صبح دم آدمی عیارت کر لیے وہ شاعر

کر دیا ہجر لے کیا کیا نہ مرا مال میں دم
 کیسے میں غم سے کھو سنبھل جا کر میں دم
 رہ گیا لوٹ کو پنچہ کا فترا کہ میں دم
 مل گیا ہاے اوسیدم سے مرا خاک میں دم
 ہو گیا اور ہی کچھ تو سن جا خاک میں دم
 خون پڑ گیا کہیں مستون کا ہوتا کہ میں دم
 بید لون کا ہر ترخو بھر سفاک میں دم
 الگ با عاشق بیدم کا اسنی کر میں دم

۱۲۵

روئے آغاز جوانی میں لیا بیچار دل
دیکھو یہ بے باکس آغاز کا کیا ہوا انجام

کبھی معشوق تراب آب نہ تو بن بیٹھا
عشق بازی میں گئی عمر تری ہاں ہی تمام

آریا اشک و آب دیدہ نمناک میں دم
ہر معشوق کو میرا تو جگر ٹکڑے کیا

زلف میں بھسکے نہیں ہوش کا ہر لکا
وہ مرچا کی سہل حصار کو داسن اوٹھا

شوق چپچلے جو ہیں ہاتھ میں لی اسکی عنایت
باغبان شاخ ہری کا پیر انگوٹھی کیست

اٹا پر سوا دسکی زبان تجھ جیسے جوتی ہے
صبر دم آدمی عبادت کر لیے وہ شاعر

گیون نہ ہر دم رہوں قدو کو تھے اس کے تراب
بس گیا اب تو اس کے قدم پاکیں میں دم

کیا ہو عشق لے اس کے مرا تو کام تمام
کہ اک نظر میں وہ کرتا ہر قتل عام تمام

میں انتظار کیا صبح تا بہ شام تمام
نہ کہہ سکا کوئی اس سو مرا پیام تمام

تو بھر کے دی مجھے اک روز میری حاتم تمام
یہ جسکے حسن کا پھیلا ہر جگہ میں نام تمام

خدا کرے نہ کوئی چار چشم اس کے ہو
وہ رات کہہ کر اوتھا تھا کہ صبح اوتھا

یا جو سنا سے اس کے سو ہو گیا آسہ
ہر تصویر عقل نے ساقی مجھے خراب کیا

کون تو پھر ناسے ساتھ ساتھ
 مٹھادی یاغیان میں بے تابا ہوں
 سائے میرے سائے کو فارما
 میں غصے سے خندان بن جاتا ہوں
 اونٹن سے کھال زار مٹا ہوں
 کیا دانتان میں جاتا ہوں

دو عالم سے ترس رہا ہوں
 کسی جرات سے جو کہیں نہ رہے
 جہنم میں یاغیان جبار کو آنی نہ دے ہرگز

تراپا دوس لا تعین سے پڑا ہوا ضائع ہو گیا
 وہ کب عقل سے پڑا ہے تعین کے بکھرے ہیں

اودھرو می ظالم کس پر تلو اور پٹی ہیں
 کر پھر ادسے سے قتل پر یا دوسری سے ہم اند
 ہوئی آخر کو دوسری سوانہ اور پٹی لیکے کچھ سودا
 کریں کس کس سے جھگڑا ہم کس کس کا شکوہ ہم
 قریب کی حضور پریم ہوں دینی دو کر کیا کیجیے
 کہ صبر و بردہ متوجہ کہ پھر نکھیں ملا دی وہ
 سنا ہے پھر ای بیل بیان آیکا کل وہ گل

تراپا س سے کدینا سمجھ کے بان قدم رکھے
 بہان کتنے برہمن توڑ کے زما رہے ہیں

کیا بستان کسان میں جاتا ہوں
 غیر سے یہ کسان میں جاتا
 لوگ دیوانہ جان کے مجھ کو
 باغ چھوڑا چمن میں آئی بھار

کون تو پھر ناسے ساتھ ساتھ
 مٹھادی یاغیان میں بے تابا ہوں
 سائے میرے سائے کو فارما
 میں غصے سے خندان بن جاتا ہوں
 اونٹن سے کھال زار مٹا ہوں
 کیا دانتان میں جاتا ہوں

کون تو پھر ناسے ساتھ ساتھ
 مٹھادی یاغیان میں بے تابا ہوں
 سائے میرے سائے کو فارما
 میں غصے سے خندان بن جاتا ہوں
 اونٹن سے کھال زار مٹا ہوں
 کیا دانتان میں جاتا ہوں

دینا میں سے کیا منصف جگر کا کون
 عین میں تو اب مری قدر دوزخ کون
 کتنا فسادہ ادھر تو کیا کون
 بن دس سال کا لڑکا تو کیا کون
 قادیانی میں کیا کون
 سودا میں کیا کون
 قادیانی میں کیا کون
 قادیانی میں کیا کون

دوغ سٹل کے اگر لیکے سپر جاتا ہوں جسکو میں جین بچیں دیکھے دڑ جاتا ہوں میں تو اکبت کر لیے رام نگر جاتا ہوں ملے خوبون سے میں جنجال میں چڑتا ہوں جھیر تو ہیں مجھے ہر ایک جد مر جاتا ہوں جسٹ لیکر میں دیدہ مر جاتا ہوں	شکی تلوار جھون کی وہ دکھانا ہو مجھے ہو غصہ بے مکان کینچ کر پیچھا دھر شیخ تو بہر خدا جاکے خدا گنج میں بیٹھے یا اتنی مجھے خوبون سے چھو کام پرے عشق تو شہر میں ایسا مجھے بدنام کیا کہتے ہیں لوگ کہ اب تک تین برات گئی
--	---

پھر انا الحق ہی لکھتا ہوں مری منہ سے تراب جسک مری اپنی خودی سے میں گز جاتا ہوں	۲۳
---	----

دیوانہ مجھ کو کرتی ہو تقدیر کیا کروں اک آہ میں مری نہیں تاخیر کیا کروں دلو ترسے بنا کو میں سچ کیا کروں کاغذ پر لکیر کے میں تری تصویر کیا کروں لیکر مہو سونے میں اکبر کیا کروں اس خواب کو میں کیا کہوں تعبیر کیا کروں	میں اوسکے ترک عشق کی تیر کیا کروں و زات آہ کرتے گذرتی ہو عشق میں مجھ کو شکار کر کے تو کتا ہو کیوں چرن پیار سے تیری باتوں مجھ کو کیا خوش مجھ کو ہوس ہو بار کو پاؤنگی خاک کی بار و جہان مجھے نظر آتا ہے خواب سب
---	--

بھاتی ہے مجھ کو در تراب اک جوان کے اسکی دوا بتا مجھے اسی پر کیا کروں	۲۴
---	----

طاقت نہیں بیاہی تقدیر کیا کروں دلگیا ہو تپ سے دلگیر کیا کروں	سور درون اپنی میں تھریر کیا کروں اوس لڑکا کرنا نے بیدل کیا مجھے
---	--

دینا میں سے کیا منصف جگر کا کون
 عین میں تو اب مری قدر دوزخ کون
 کتنا فسادہ ادھر تو کیا کون
 بن دس سال کا لڑکا تو کیا کون
 قادیانی میں کیا کون
 سودا میں کیا کون
 قادیانی میں کیا کون
 قادیانی میں کیا کون

فطرت سے جو کچھ کہیں گے اسے سچ سمجھنا چاہیے۔
 اگر کوئی شخص دیکھ کر کہے کہ یہ سچ نہیں ہے تو اسے
 اس کی بات نہ ماننی چاہیے۔

کھیتو قاتل سے کبتلک ٹر پے | زیادہ طاقت نہیں یہ سہل

۲۰ | آگے وہ کیا سفر کریگا تراب
 تنہا گیا ہے جو پہلی منزل میں

عشق تیری بات تم سے خوشہ و دلیرش ہیں بد وہی ہیں آپ کو جو جانتے ہیں سب بیک دوستو اب کس طرح اپنا گزارا ہو مان دشمنوں کی مہیچی باتوں پر نہ بھیجے اعتماد راستہ ان چوڑے خورین کہ تو اپنی قاتل صرف منکر و نکی آنکھ میں گو مقدر میں صوفیہ	اونکو چاہے سو کھو دی جو دو پنجولش ہیں آپکو جو سب کم و جھیند سبک پیش ہیں اور کی مجلس میں تو نہیں سمجھ رہی ہیں شہد کی لکھی ہر جگہ کیونکہ کوئی نہیں ہیں آدمی اونکو نہ کہے وہ تو گاڑ میش ہیں قدر اونکی اونسی پوچھو جو ارادت کش ہیں
--	---

۲۱ | کام درویشی کا ہے کچھ نہ بن ایا تراب
 اس لباس فقر میں کہنے کو ہم درویش ہیں

خدا نے جو کوئی دمی ہر قہ منہ پہ وہ ہیں نہ کہہ ہو منکر فقر ادا بنے اپنی یہ کلرہ تو اب باب ملاست کی جیتا سہ کیا وقت تو کیا جائے مجھ دہشتے ہیں کسی مجنون ولی کو جو جزولی ہرگز نہیں پہچانتا کوئی ہزاروں لیا مکرم و صدما اہل خدمت میں چھپے ہوئے ہیں سب اہل خدمت اونسر کے	امال اپنا چھپائیں کیوں جو اندر واکیں کہ درویش اس بانی کے مری سبک بھائی ہیں بنل جین شیشے ادا تھو نہیں سالیہ ہیں کہان لاندہ کو جو سمجھو یہ گوری ہیں کاہن جو بندہ مو خاص ہیں بھی وہ دنیا دار ہیں اور تھیں سچ خیر و برکت ہو ہی دنیا بھائی ہیں بنے ہیں جہاں کے کیو دے سڑکا دی ہیں
---	--

روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے
 ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ اپنے
 دوستوں کے ساتھ تھا۔

اس کا نام ہے کہ وہ ایک
 شخص ہے جو کہ اپنے
 دوستوں کے ساتھ تھا۔

۱۳۶

دینوں چھٹی گنگا نری
اسے پورن کا ہوت پر نشان
اس تفتل کو سوچتا بارو
اس خیال پہ کچھ بیکار
میں کہتا ہے جان لہجہ بار
کون سے توڑا کان قدیم
عمر بن بیٹھے اسٹیشن پہچان
تو زاب سے اب پہنچنے کی بات
اوس سے زیادہ نہیں کوئی نادان

سے
کسی سے حال اپنا

<p> دل کو ایسی دلاق ہے کہ چین کہ نہیں ایک بھی سیدھی نگاہ اس کی پہچانی نہ یار سے میری برآمد کیوں تو کرتا نہیں خود بخود یار سے اس کی پہچانی ہوئی ہجر و وصل اب تو بلبر ہو گیا چاہے ہو بھڑک کر کوئی جانے پہچانی ہو گا کاش </p>	<p> عشق کا وہ زخم ہے جس کا کوئی نہیں کس طرح کہتے وہ ہے کچل بہم نہیں مدعی اگر دریا تو ہی نہیں یا نہیں حائل کس سے کہوں اس کا کوئی نہیں خیال اس کا ادھار دل سے تو کچھ بھی نہیں فقر کے عالم میں بہتر اس کوئی عالم نہیں </p>
---	--

اے دوست! میں نے تجھے یہ سب کچھ بتایا ہے کہ
تو اس دنیا میں کیسے رہنا چاہیے۔
اب تو میری دعا ہے کہ تو ان باتوں کو
میرے دل سے یاد رکھ کر اپنی زندگی
اسی طرح گزارے جیسا کہ میں نے
تجھے بتایا ہے۔ آمین

زیادہ اس سے تم رکھا بیست کرواؤ اس سے تراب
جی کر دھانے کو ہی اوس کے بہت ہی کم نہیں

بازار سے اداسی ہونے کی وجہ سے

<p>سُگرودہ عاشقانِ مشہور بار و زمین ہوں کون اوں سے کہے کہ یہ تو غلط کہتے ہیں مجھ پر حق کہتے ہیں عاشقِ ستمگاری کا نام یکے جامِ عشقِ خود ہو گئے فراقِ دہر شیخ پائی تو نے یہ قیدِ شریعتِ صلاح کون ابھی حال سے مجھ کو کلاںِ حسدِ خدا</p>	<p>آج تاجِ حبس میں خود کو لگی سکر نہیں ہوں بی وفا کوئی اور ہو گا میں فنا دار نہیں ہوں دہری کرتا ہوں کب گودل آزار و زمین ہوں میکہ میں عشقِ تکیہ میں ایک ہشمار نہیں ہوں میں تو بندہ ہوا زلف کا تو کا سیکار نہیں ہوں پھنسن گیا بیٹ یوں اس لغوئی ہزار و زمین ہوں</p>
---	---

ان شاہ خراب
روایت نون
نوت در بیان اگر عدم در بیان
کسی حکایت مجید با اس تو چو
از یک سب در اندازد که مجید
از یک سب در بیان که مجید

۴۲

ناپنے حسن و خوبی پر نہیں جیسے تراب
میں تو ایسے نازنین کے ناز برداروں میں ہوں

پہنچا تو اس نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے

ہنسکے جیبا و طمع چلا وہ راحت جان
اے کمان ابرو اسطرح پھر دیکھ

رو کے سینے خفا کی لہان
ہوں خم و حیر پہ تیرے مین و مہربان

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من أحب الله أحب الله وأهله وأرضه وأهله وأرضه وأهله وأرضه

[illegible]

کسیک اور سپک جاب کج چھوڑی
نہی پتوں سے جڑی کھنکھن
کھنکھن کھنکھن کھنکھن
کھنکھن کھنکھن کھنکھن

کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی

کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی

کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی

کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی

کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی

ہجرین قاصد مری حالت تنگ اوسکویان سے اقدم بچ کر سے عشق نے ہکو کیا سحر انور بقدر می میں کئی ہے رات دن اب تو بہائی لذت سیر و سحر جو قناعت کر کے بیٹھا اپنے گھر	بات کہنے کی رہی قدرت کہاں بھکو جانے کی دیاں طاقت کہاں دیکھیں جاتی ہے یہ دشت کہاں چین کسکے کہتے راحت ہے کہاں گوشہ عزلت کہاں علوت کہاں اوسکو پروا ہے درد و لذت کہاں
--	--

کیون دردیشی میں غم سے تراب اس قدر آرام و عسرت کہاں	۲۵
---	----

گوین کیا سکود و صورت بڑی کھلا تین کتے ہیں رنگ سب دیاں نکیر نکیر حشر میں غنا کر کے پکارے تھے کیون نہ عفو کرے کاہرے اوسکو آسرا پاد پرتی ہو گنگا رو نکویہ حمت تری قبر کی تنگی و تاریکی سے اوند کوڈ کہاں	روح جیسے ہوتی ہو دیو فرستے آؤ ہیں جو خدا واسے ہیں نام خدا تلافی ہیں کیا ہوا اگر عاصیوں میں آپ کو بان ہیں دیو فہست میں تر خوب کی گلا توی ہیں اوسے سب طری و عذاب گو کہے مٹ جا ہیں جو بہان جبر میں بیٹھے ہیں نہیں بکھر توی ہیں
---	--

بندگی مونی کی ہے کچھ نہیں ہوتی تراب دعویٰ اسکی بندگی کا کیا کرین شرارتی ہیں	۲۶
--	----

مرے دل پرہ داغ او سوز دی ہیں کرے وہ آرزو سے ساغیر عشق	جو کہ تھکے ہیں گلہ سند سے ہیں پہاے زہر کے جسے پیے ہیں
--	--

کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی
کج چھوڑی کج چھوڑی

[illegible][illegible]

۱۴۴

۱۲۲

میں نے اپنے دل کی پین میں
 لکھا ہے کہ میں نے اپنے دل کی پین میں
 لکھا ہے کہ میں نے اپنے دل کی پین میں
 لکھا ہے کہ میں نے اپنے دل کی پین میں

میں مردِ طالبِ دیدار کسا ہو جون
 جگمگ میں سے میرے لڑکنے یار کسا ہو جون
 صوٹ گل میں گلے کا یار کسا ہو جون
 عشق سے میں شہرہ بازار کسا ہو جون
 لکھی غمخواری کروں غمخوار کسا ہو جون
 میں جو اپنا چمٹو دوں گھیرا کسا ہو جون

کس سے ملنے کا کروں اور کس کا ہوں
چاہتا ہوں ہر کوئی بس میں کرے مجھے
مثل بلبل میرے دامگیر میں عاشق ہوا
حسن کا میرے تو پار شور ہر آفاق میں
غصے میری مرگ میں سبکدوشوں میں کیا کروں
دوستو تم سب میرے لیے خانہ خراب

ہم سے ناخوش ہو کہ تم حق سے روگردان ہو کر خوش قرار
آپ کو ہون میں اگر ہزار کس کا ہو رہوں

پہلے کسکو چھوڑ دین آخر کار کسکا ہو رہا
ہو کر مولائی نگہ سے یا کسکا ہو رہا
سچ کہ کہی طالع بیدار کسکا ہو رہا
پھر نہ کہنا پس من نہ ہمار کسکا ہو رہا
کس سے کہنا ہو تو اسی عیار کسکا ہو رہا
راز دار و محرم اسرار کسکا ہو رہا

کیون سنانا چہ مجھے ہزار کسکا ہو یون
چھو دی باطل کو پہلی بھرتی اصل حق
کتبتک سو تہا رہیگا جاگ انکھیں کھول کھ
میں تو خیر ہو گیا تو کیون نہیں ہوا مرا
جیسے تو میرا ہوا ہے اک جہان تیرا ہوا
چلے کیا کتنا ہی پیار دے راز میرا کہے فاش

دل لیا جسکا تراب دے اسی کا ہر وہ جان
ماتحت اپا کتا ہے وہ دلدار کا ہر بیہوش

کب پڑے اور سکو اپنے گھر میں چین
اور سکو کیونکر نہ سوئے چین چین۔

ہو جسے دلبروں کی بریں چہن
جسکو ہر جگہ ملے اک یار

[illegible]

کون خست دل سے نہیں دوسکا کسبدم کوئی دین
 کہ تراب دلاوی اوقات بن
 کون خست دل سے نہیں دوسکا کسبدم کوئی دین
 کہ تراب دلاوی اوقات بن

کیا کروں اس ہلاکی تاب نہیں
 ستم نادر و اکی تاب نہیں
 تیری باہمی ادا کی تاب نہیں
 اس سے آگے رضا کی تاب نہیں
 وعدہ بیوہ کی تاب نہیں
 صحبت آشنا کی تاب نہیں
 نگ شوخ حنا کی تاب نہیں
 مجھ کو بوسہ صبا کی تاب نہیں
 سرمہ خوشنما کی تاب نہیں
 شوخ پن سے حیا کی تاب نہیں
 خطرہ ماسوا کی تاب نہیں
 عرض اک مدعا کی تاب نہیں

مجھ کو تیری جفا کی تاب نہیں
 تو روادار ظلم ہے مجھ کو
 ماتو فی کا زور ہے اتنا
 غم سے جلتا ہوں کچھ نہیں کہتا
 شوق میں دل کا حال پوچھ نہ کچھ
 ایسی وحشت ہے عشق میں اوسکو
 کیا ملائم ہے یار کا کف دست
 ہے وہ فاکوک و ماسخ کیون نہ کہے
 چشم بیاں کا ہے اوسکی یہ رنگ
 بجلی ہے یا نگاہ جھل ہے
 دل مرا محو یا ہے ابا
 عشق نے دسی ہے بیکہ استغنا

اوٹھائے کیا تڑپ سدا گردن
 برون بر صفت سے ہر بار گردن
 خدا کو اسے جلا دے کمر
 یہ مجھ کو کس شتابی بار گردن
 جو دیکھے کیون یہ تالی کبھی کیا
 قریب آتا ہے تلواری گردن
 رگھو پتے عاشقو بتا دے گردن
 کر لگا یار اسے ہاتھ سے دار
 نہ اوس سے کھینچنا نہ ہار گردن
 میں اوس کا لقمہ چوبون من سرفراز

دروازہ تیرے دہان

کیون نہ بیتاب ہو تراب کا دل
 فرقت دلا کی تاب نہیں

ہے وہ بھر دی پی کچھ اور بھی گھات میں
 یہ صفت ہی برہمن کی ذات میں
 جسکو چاہے لوٹ لے اک بات میں
 ایسے بت بستے ہیں جس دیہات میں

پس کے سونے کی چوڑی ہاتھ میں
 گاہ کو پوچھ تو چپوڑے بانہ صحر
 وہ تو پورا ٹھگ ہے اوسکی بات کیا
 یا اتنی وہ اک آباد ہو

بہشت وہ لعل و زبرجد کی گھاٹ
 جہنم کا چراغ حال تو رہا نہ باد
 جہنم کی لہریں ہیں جہنم کی گھاٹ
 جہنم کی لہریں ہیں جہنم کی گھاٹ

نہیں ہے نہ جان نہ سزا نہ کسان
 نہ ہے نہ جان نہ سزا نہ کسان
 نہ ہے نہ جان نہ سزا نہ کسان
 نہ ہے نہ جان نہ سزا نہ کسان

آب میں جسے در سب نظر کیجئے ہر سب میں حلقہ نگوش اوسکے ہیں گھبرا کر ہین یوں نظر ہر ٹی ہین خانو میں جیسے تہ اوسکی مجلس کارویہی ہوا کچھ اور اب درد و غم آہ و فغان جو رفاق ہوں تو بھیجی کی داغ بیل وہ نہیں ہوتا خبر مرغ بازی کا ہوا ہر شوق جسکے بار کو	کیا در خون میں لگا لی ہین لے جان تو میں آفت میں ہین کانو کی اوسکے بالیاں کون جاتی ہین چڑھتی تھ پر پرکھ دالیاں ہم سمجھتے ہین تھیں وہی سب بد چالیاں حق نے جھٹے میں کی کیا کیا بلا سزا لیاں تب میں لالے کی بنا لانا ہوں اوسکو لیاں سب کے پاسے مرغ ہین گھر گھرنی ہین لیاں
---	---

چاہے وہ برک خا ہو یا ہر ہوسے خاک آ رہ
 ر لگی قسمت میں تراب اب تو ہین پالیاں

اوسکے لئے اگر ہر وقت نالہ رن ہوں کوئی عاشق میں چھوکتے ٹھکرتے وحشت تو جسکے گھیر نہیں کیا بے سار دیار کا ہوں خواہان تھوڑا کا ہوں بان کوئی رحم مجھکھا دی درمخیاں ہے چھڑائے نامق مجھے جلا کر کھتا ہے وہ سکر بے یار زندگی ہو عاشق کی سوختہ دار بے رحمی وہ ترحم کرنا نہیں سیکھ میر طرف سے کیوں تو جاتا راہ کترا	خصلت می سی ہون بلیل چمن ہون مجھ کو کجا پر جو نہیں اوستاد کو کہن ہون صبراء کی ملک میرا مجھ کو کجا ہو طن ہون فارغ زور و علان رستہ از مد ہون بیدار سیر زلف گنبدی شیکن ہون کوئی لگ چلے نہ مجھ سے میں شمع ہون کیونکہ چمن میں اس میں جان ہون تن ہون اوس غنچے کیسے منہ و شتاق اک سخن ہون بدظن مجھ سے تو ہو ٹھک ہون ہون ہون
---	---

رویت نون
 دیوان شاہ تراب
 ہوا خواہ چمن میں ہون بلیل چمن ہون
 مجھ کو کجا پر جو نہیں اوستاد کو کہن ہون
 صبراء کی ملک میرا مجھ کو کجا ہو طن ہون
 فارغ زور و علان رستہ از مد ہون
 بیدار سیر زلف گنبدی شیکن ہون
 کوئی لگ چلے نہ مجھ سے میں شمع ہون
 کیونکہ چمن میں اس میں جان ہون تن ہون
 اوس غنچے کیسے منہ و شتاق اک سخن ہون
 بدظن مجھ سے تو ہو ٹھک ہون ہون ہون

اوس کا مار لے سب سے
 اوس کا مار لے سب سے
 اوس کا مار لے سب سے
 اوس کا مار لے سب سے

منہ سے نکلتی ہوئی آواز سن کر وہ بے پروا ہو کر چلا گیا۔
 وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا دروازہ تھا۔
 وہ دروازہ کھولا تو وہاں ایک بڑا بڑا کمرہ تھا۔
 وہ کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔
 وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا دروازہ تھا۔
 وہ دروازہ کھولا تو وہاں ایک بڑا بڑا کمرہ تھا۔
 وہ کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔

وہ اب چاہے آئے نہ آئے یہاں خجل ہوگا دعوہ خلافی سے خوب پھر آیا تو کیا جب نہ باقی ہے ہمین دوستو اب تم کچھ کہو	گئے اُسکے صاحبِ بلاست کے دن چلے آئے ہیں اب ندامت کے دن وہ رعنائی قد و قامت کے دن نہیں جسیر میں یہ ملامت کے دن
--	--

ترا اب اس کے خاطر پھر در پر کہ پسیری میں ہیں استقامت کے دن	۱۵۱
---	-----

نہیں سونگا یہ پیغام دلبری کا میں حضرت چاہیے بندے کو اپنے مولیٰ کا نہ کہہ تو مجھے مری پردیش کر حال نہ بن پڑی کبھی قسمت ایک بھی تدبیر مجھے تو عشق میں نرت کے بے ہوش آیا تو برین ادب کے جا بیٹھ جھوڑ بند مرا میں مالدار نہیں مجھے کیا سمجھ کے ملا تو مالے موتیوں کے جوہری چو نہو لے تو مہر سے مری چمکے گا کس قدر سے ماہ پر کہ سے میرے جوہر کھلے جاگ میں	فصیح ہوں تیرا گھڑی گھڑی کا میں ہوں شکوہ مند تری غیر حاضری کا میں اجارہ دار ہوں کیا بندہ پروردہ کا میں کیا تھا جد بہت تیری بہتری کا میں پھر اب وہاں نہ ہو لگا کسی پر لکا میں کہ آشنا نہیں معشوق ہر دہری کا میں گمال پر کھتا ہوں کہنہ کو رسی کا میں کروں ہونچ ل کر ادا شک کی لڑکا میں حقیر ذرہ ہوں خورشیدِ خادری کا میں چمک نہ مل کہ ہوں بار جوہری کا میں
---	--

ترا اب چاہے سو آزاد مرد مجھ کے غلام ہوں قدیر و صنوبری کا میں	
---	--

وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا دروازہ تھا۔
 وہ دروازہ کھولا تو وہاں ایک بڑا بڑا کمرہ تھا۔
 وہ کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔
 وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا دروازہ تھا۔
 وہ دروازہ کھولا تو وہاں ایک بڑا بڑا کمرہ تھا۔
 وہ کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔
 وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا دروازہ تھا۔
 وہ دروازہ کھولا تو وہاں ایک بڑا بڑا کمرہ تھا۔
 وہ کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔

وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا دروازہ تھا۔
 وہ دروازہ کھولا تو وہاں ایک بڑا بڑا کمرہ تھا۔
 وہ کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔
 وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا دروازہ تھا۔
 وہ دروازہ کھولا تو وہاں ایک بڑا بڑا کمرہ تھا۔
 وہ کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔

وہ تو گھر جا کے عیش کرنے لگا	ہم یہاں غم سے جان کھوئے ہیں
وہ ہی خوش ہیں جو اپنے یار کے ساتھ	راستہ و دریاں کھانگے اور سوتے ہیں
کس طرح اوسکو اپنے بس میں کرنا	کہیں مشوق بس میں ہوتے ہیں

۱۵۹ ہے یہ مشکل تر آب پیار سے کہ
وہ تو مشک کشتا کے ہوتے ہیں

کوئی مار سب کے مارے ہیں	ہم تو سے زلف کے تمھارے ہیں
آشنا ہی نہیں کسی کا وہ	کہتے کیا آشنا ہمارے ہیں
دلبر و نکو خدا کے کھے جیتا	ہم تو دل انکے ہمارے ہیں
دل کو جب چاہیں صید کر ڈالیں	دیکھتے تھاق استھارے ہیں
جلوہ گر ہو چمن میں اسے بہت	برہن گل کے چیرے بھاری ہیں
اوسکو کیا کہتے خاں آبادان	اوسے گھر سیکر دن اوجارے ہیں
حکمت العین سے نہیں خالی	شوخی چشموں کے جواشار ہیں
کیون نہ عاشق اوسے اور دھڑکھیز	ہر طرف یار کے نظارے ہیں

۱۶۰ ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب
جس کو گرد و ہی لال پیارے ہیں

نہوگی ایسی بوسے خوش چمن میں	جو اس گل قلم کے ہی پر ہیں میں
جیسے رنگ درو پیادس جمن کا	کہاں ہے یہ چمک و عین میں
ترشاہوں میں جو ابھی ہے آب	چھپا ہے جب سے وہ چھپی ہیں

خوشی میں نہ ہو غم میں نہ ہو
خوشی میں نہ ہو غم میں نہ ہو
خوشی میں نہ ہو غم میں نہ ہو
خوشی میں نہ ہو غم میں نہ ہو

وہ تو گھر جا کے عیش کرنے لگا
وہ ہی خوش ہیں جو اپنے یار کے ساتھ
کس طرح اوسکو اپنے بس میں کرنا
کہیں مشوق بس میں ہوتے ہیں

کوئی مار سب کے مارے ہیں
آشنا ہی نہیں کسی کا وہ
دلبر و نکو خدا کے کھے جیتا
دل کو جب چاہیں صید کر ڈالیں
جلوہ گر ہو چمن میں اسے بہت
اوسکو کیا کہتے خاں آبادان
حکمت العین سے نہیں خالی
کیون نہ عاشق اوسے اور دھڑکھیز

ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب
جس کو گرد و ہی لال پیارے ہیں
نہوگی ایسی بوسے خوش چمن میں
جیسے رنگ درو پیادس جمن کا
ترشاہوں میں جو ابھی ہے آب
چھپا ہے جب سے وہ چھپی ہیں

وہ میساجم اگر ہجرت کو جانی ماروا راہ میں رہتا ہے سیکھو چل کا اوپر خیال کیا سمجھ کے سر جھکا لی طاق مسجد میں شیخ بہر نسکین رستہ اپنے کچھ آئے سے	موت کا پھر تو جہاں سو نام ہی باب ہو کوئی صورت ہو دیکھو کونسا اسباب ہو جس کے آگے ابرو خمدار کی محراب ہو جب تری عاشق کو جا شربت غلاب ہو
--	--

۷	شیخ کا فوری جہلاؤن میں مسجد میں آید وہ بیت اگر شب یعنی شیخ مجلس احباب ہو
---	---

نشان اوسکا کسی سے کب بیان ہو منزلہ وہ تو ہے کون دم کا نے کوئی جاگ نہیں پر اس سے خالی سوا اوسکے نہیں کوئی جہان میں ٹھکانا اوسکا میں کیونکر جہاؤن قی غنیستے ملاقات آج اوسکی	وہی پاوے نشان جو نشان ہو مکان اوسکو گمان جو لامکان ہو زمین ہو عرش ہو یا انسان ہو تماش اوسکی کردار د جہان ہو خدا جانے وہ ہر جانی کہان ہو خدا معلوم پھر کب ہو کسان ہو
--	--

۸	تراب اوستا سے معلوم کرو طریق معرفت گرفتہ دان ہو
---	--

دیکھ دل سے ہوا کے جاوے غم زد دلی آرام گیا سر سے گئی عقل تمام کسی میدان میں تیار ہوں کسی جنگل میں رم ہوا بر سے رم ہوا دلیر کا	خوب کہ شمع سے روشن ہو کا شکار عشق نے تے ہی لٹ دیو شمع د و اے جہیز توئی دکھاؤ مجھے دیرانی دو کی بجلی مجھے برائی دل شیدا فی دو
---	---

عاشق رعب پر غلامی کا نام ہے
منزلہ ہر ایک کو سنو چاہا نہ ہو
راہ کی نشان میں رہا نہ ہو
جس کے آگے ابرو خمدار کی محراب ہو
جب تری عاشق کو جا شربت غلاب ہو

موت کا پھر تو جہاں سو نام ہی باب ہو
کوئی صورت ہو دیکھو کونسا اسباب ہو
جس کے آگے ابرو خمدار کی محراب ہو
جب تری عاشق کو جا شربت غلاب ہو

شیخ کا فوری جہلاؤن میں مسجد میں آید
وہ بیت اگر شب یعنی شیخ مجلس احباب ہو

نشان اوسکا کسی سے کب بیان ہو
منزلہ وہ تو ہے کون دم کا نے
کوئی جاگ نہیں پر اس سے خالی
سوا اوسکے نہیں کوئی جہان میں
ٹھکانا اوسکا میں کیونکر جہاؤن قی
غنیستے ملاقات آج اوسکی

وہی پاوے نشان جو نشان ہو
مکان اوسکو گمان جو لامکان ہو
زمین ہو عرش ہو یا انسان ہو
تماش اوسکی کردار د جہان ہو
خدا جانے وہ ہر جانی کہان ہو
خدا معلوم پھر کب ہو کسان ہو

تراب اوستا سے معلوم کرو
طریق معرفت گرفتہ دان ہو

دیکھ دل سے ہوا کے جاوے غم زد
دلی آرام گیا سر سے گئی عقل تمام
کسی میدان میں تیار ہوں کسی جنگل میں
رم ہوا بر سے رم ہوا دلیر کا

خوب کہ شمع سے روشن ہو کا شکار
عشق نے تے ہی لٹ دیو شمع د و
اے جہیز توئی دکھاؤ مجھے دیرانی دو
کی بجلی مجھے برائی دل شیدا فی دو

عاشق رعب پر غلامی کا نام ہے
منزلہ ہر ایک کو سنو چاہا نہ ہو
راہ کی نشان میں رہا نہ ہو
جس کے آگے ابرو خمدار کی محراب ہو
جب تری عاشق کو جا شربت غلاب ہو

موت کا پھر تو جہاں سو نام ہی باب ہو
کوئی صورت ہو دیکھو کونسا اسباب ہو
جس کے آگے ابرو خمدار کی محراب ہو
جب تری عاشق کو جا شربت غلاب ہو

شیخ کا فوری جہلاؤن میں مسجد میں آید
وہ بیت اگر شب یعنی شیخ مجلس احباب ہو

نشان اوسکا کسی سے کب بیان ہو
منزلہ وہ تو ہے کون دم کا نے
کوئی جاگ نہیں پر اس سے خالی
سوا اوسکے نہیں کوئی جہان میں
ٹھکانا اوسکا میں کیونکر جہاؤن قی
غنیستے ملاقات آج اوسکی

وہی پاوے نشان جو نشان ہو
مکان اوسکو گمان جو لامکان ہو
زمین ہو عرش ہو یا انسان ہو
تماش اوسکی کردار د جہان ہو
خدا جانے وہ ہر جانی کہان ہو
خدا معلوم پھر کب ہو کسان ہو

تراب اوستا سے معلوم کرو
طریق معرفت گرفتہ دان ہو

دیکھ دل سے ہوا کے جاوے غم زد
دلی آرام گیا سر سے گئی عقل تمام
کسی میدان میں تیار ہوں کسی جنگل میں
رم ہوا بر سے رم ہوا دلیر کا

خوب کہ شمع سے روشن ہو کا شکار
عشق نے تے ہی لٹ دیو شمع د و
اے جہیز توئی دکھاؤ مجھے دیرانی دو
کی بجلی مجھے برائی دل شیدا فی دو

کسطح یاد لکھو مری جانے بارے خبر
کسطح میں بدل نہیں دلاؤ مری جانے
کسطح میں بدل نہیں دلاؤ مری جانے
کسطح میں بدل نہیں دلاؤ مری جانے

جسکو بائش نہ پیش ہو بیان جلتے ہی
غصہ و غم کے سوا اور کیا اونکے غم
گڈری اور گلی نے فقر کا کیا چرغ افش

دست سح او سکھ کر ہی کون نصرت سحراب
پہرے لگے ہاتھ سے جسکے ابھی بیچا نے دو

پہچانے ولی کو وہی جواب پے لی ہو
جو تھو بھولا تانین تم او سکھ نہ بھولو
بچا رہ وہ کب قبر کے صفے سے نہ ہوں
اگر صورت مجنون نہ بنی تھیں کے مانند
چاہے کوئی خوش ہو کہ برامانے تھی
شائد نہ کھلے برادہوں کو کبھی وہ بات
کہید چھو بات او سمجھا تھو او سکھو
دنیا میں سدا رہنے کو آیا تانین کوئی

کتا ہون تراب او سکھ تو میں صاحب قبول
جنگ میں جو کوئی پس کا مقبول ملی ہو

تلخ جفا عاشق لاچار سے پوچھو
بڑھی سے کوئی پوچھو جو انکی فضیلت
کیا پوچھتے ہو حال مرا عشق میں مجھ سے

درد و جان کے چھک نہ نہاؤ
میں اپنی جان کے چھک نہ نہاؤ
درد و جان کے چھک نہ نہاؤ

اول مرا جانی اختیار سے پوچھو
کسی نے نہ سنا زلف کی چھال میں کیا
چل کر خبر عالم کے درد سے پوچھو
خونی ہنر مرد و خرد سے پوچھو
کسطح تراب اتنی کو لہو لہو برین
کوئی مارت حق صاحب اسرار پوچھو

درد و جان کے چھک نہ نہاؤ
میں اپنی جان کے چھک نہ نہاؤ
درد و جان کے چھک نہ نہاؤ

گئی کیا مفتاک چتون پاوس کے
زیادہ گفتگو داغلا کر دست

سدا کس پر رہی ہے مشکل سیر
تراپ اتنا ابھی سوجی نہ مارو

کر دیا غم نے ناتوان ہکو
آہ ہسم ہو گئے نہٹ نازدور
اپنے وعدے پر تو کسی سے ملے
اوس کے گھر ٹھٹ ارم ہو یا فردوس
ہم جفا سے تری پنجویں دنا
کیلئے باغ کے تاشے سے
جبتلک گل ہے تب تک ہسم میں
اوشٹے اوشٹے لگا یا دبیر داغ

پاس خوبون کے بیٹھنے سے تراپ
رند جانے سے اک جان ہسکو

رات اسی خیال میں بھول گیا خواب کو
ہکو تاشہ شاہ ہو مہرے تو کہ ماہ ہے
شرم سہ گروہ چٹ اور نزابانی کچھ کسا
زلف میں کہا لہسا دیا دام میں جی پھنسا دیا

صبح کہیں شتاب ہو دیکھیے آفتاب کو
منہ کو ذرا دکھا دے مان کھول کر کس نقاب کو
کون تھا مانع قاصد خط کا فرسوج جواب کو
کیون نہ کہوں بھلا برا اپنی دل خراب کو

مشتاق کی تڑپیں گونج رہی ہیں
میں دھیمے جان انا کے
چنک کر لیون پر مچھلی جی جان
جاچو دھن جیسے اران جی
تھا کبھی بلجاسے تیری تڑپ جی
غل غبور نے اوستہ موی سہاوارو
پچا رہے دو دیوار کا کون پوچھو
سنتے تھے تیرے جیسے انسان
وہ خط پر پر غلبہ کس کی
میں دیکھتے تھے اوسکا نہون
دیتا تو دیکھتا تھا
میں ہر آن ہے یادو
عاشق کہیں ہوتا تھا می وٹھان
دزات اوسیدون مودھل ہے یادو
جسٹن مری یاد کی ادو کان ہے یادو
سنتے تھے تیرے جیسے انسان
ایو دیہ تراپ دیکھتا تھا تو تیرا ن کا
خدا کی غمی جی بی بی پادو

بہارِ یوسفی ہوا جس کی یاد میں ہوا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا

بھلا وہ کیوں نہیں گناہ بڑا ہوا
 تراب یار سے مست ہجواب کر باتیں
 مجھے یہ ذریعہ کس کا تو زبان زد ہو

چاہیے ہمارے گھر میں خدا کی یاد ہو
 مرد غافل اور سکوت کیے جسکو سچو لال
 اس طرح ہر وقت ملک الموت کا کھوپڑیا
 گل کے آگے گری میں بلبلین کی شہر و قلع
 جس قدر ہو بے تعلق اور سقدار آرام ہے
 دشمنوں کو بد دعا ہرگز نہ دے دو ستو
 راہ چل سکتا نہیں کسی کوئی بڑا ہیر
 خود مصوڑی دی اور سکا قصور چاہیے

ایک دن تو مہربانی کیجیے ہم پر تراب
 ہم تو حاضر ہیں تری میں جو ارشاد ہو

یہ صبر تو ایسی صورت پر جو صورت ہو ایسی ہو
 صباحت ہو ایسی ہو صباحت ہو تو ایسی ہو
 بد نہیں ناز میں کون کی زراکت ہو تو ایسی ہو
 جو محفل ہو تو ایسی ہو جو محبت ہو تو ایسی ہو
 کہانی ہو تو ایسی ہو کہ حکایت ہو تو ایسی ہو

بہارِ یوسفی ہوا جس کی یاد میں ہوا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا

بہارِ یوسفی ہوا جس کی یاد میں ہوا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا

بہارِ یوسفی ہوا جس کی یاد میں ہوا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا
 دیکھو کہ کون سا کون سا کون سا

۱۵۹

[illegible]

تراپ او سپر اژ کیا ہو کسی کا جا دو اور نونا

بڑی جس کے گلے میں تیرے تمویذ و نکی میٹیکل ہو

IL

<p>آرام نہیں جہاں ہے ہمسکو ہم دے نہیں کیسکے بدخواہ غیبت سے قریب کی نہیں خون کیا رگی کر دیا چمن صاف جلجل کی طرح بدولت محل حاسد ہیں عبث قریب سے کیون در پہ کیسکے جاسیے ہم کوئی نام و نشان کا جسے سے</p>	<p>کچھ کام نہیں دہانے ہمسکو چاہے سو کئے رہاں ہے ہمسکو دڑے اوسے بدگمان ہے ہمسکو رنجش نہو کیون خزاں ہے ہمسکو الفت ہوئی باخباں ہے ہمسکو دولت تو ہے آساں ہے ہمسکو کیا کام کیسکے ہاں سے ہمسکو ہے سابعز ہے نشاں ہے ہمسکو</p>
--	---

ہم مول سے تراب میں تسلند

آزاد ہی ہے اک جہان نے ہر کو

22

کون چیز اچھی ہے کہ راہ افادہ نجات بخشے
 عشق میں جہنم تو دیر جان کا خواب مت ہو
 یہی شام کی عاشق کو ہوس میں ہے
 کچھ مجھے خبری ہو یا دہن میں پڑتا ہے
 مرد و ارستہ کو نین سے کیا کہتا ہے
 شیخ تو حاکم ہے اور حیرت و ہمت اللہ

دولان شاه ترات

درگاه پادشاه
 در بدوین طاعت
 نفس و شیطان
 قلمرو ظاهر و باطن
 جسطح احوال
 این نامی پادشاهی
 پیرزادگی
 کی با جمعه
 سکه و صورت
 ثبت بین

۱۰ صفات و ذات برای فیاضی اندر
 خاکی و سبکی خاک در فیاضی
 سبب بین روشن کردی که هر یک
 یک ذره از دست علی که هر یک
 بار و بین باقیه این جهان
 از آن که از آن سبب
 است فیض از سبکی که هر یک
 سبب بین روشن کردی که هر یک
 یک ذره از دست علی که هر یک
 بار و بین باقیه این جهان
 از آن که از آن سبب
 است فیض از سبکی که هر یک

بازار دہلی میں ایک روز ایک شخص نے ایک گھڑی کو بیچنے کے لئے لٹکایا۔ ایک شخص نے اسے دیکھا اور پوچھا: "یہ کون سی گھڑی ہے؟" شخص نے کہا: "یہ ایک عجیب گھڑی ہے جس کا گھڑی کا ہاتھ ہر گھنٹہ ایک بار گھومتا ہے۔" شخص نے کہا: "یہ تو ایک معمولی گھڑی ہے۔" شخص نے کہا: "نہیں، یہ ایک عجیب گھڑی ہے جس کا گھڑی کا ہاتھ ہر گھنٹہ ایک بار گھومتا ہے۔"

بیشہ جانی پانون چھلا کر وہ سلطان کیلین
ہمارا دی کی سوا کر اور ہم غلام بن گئے

چاہے کچھ ہو یا نہ ہو دین و دنیا سے تراب
میرے جتنے بہم اپنا اللہ ہی اللہ رہو

یار دشمن کی بدی میں نہ گھس لو چپ رہو
راہ چلتی تم پر گر چھینیں شیریں کی کوئی
کھدو جو چاہیو مخالفت میں نہ ٹھہرو
خاک ڈالو جو ری پست ظاہر کرو

گرچہ میں باغبان شکر بن جائے دی تراب
بازار دہلی سے پھولوں کی بو لو چپ رہو

ابو وہ دلفریب کام پڑا جو ہو سو ہو
ہو تو ہی اس کے چار شہم لگ گئی میری نگلی
ہو کو اس کی کام ہو دل میں وہی کام ہے
حاصلیو تم کو جو دیکھ سچے چپ رہو
ہونا تھا سو تو ہو گیا ہو گا رہی ہوتا ہے
نشہ کا ہے عجب مزاج تھا تو جا کر کیا

یار نے دی ہین شراب پکر ہوئے ہین ہم خراب
جسا ہو بھلا کو شراب چاہو پڑا جو ہو سو ہو

بازار دہلی میں ایک روز ایک شخص نے ایک گھڑی کو بیچنے کے لئے لٹکایا۔ ایک شخص نے اسے دیکھا اور پوچھا: "یہ کون سی گھڑی ہے؟" شخص نے کہا: "یہ ایک عجیب گھڑی ہے جس کا گھڑی کا ہاتھ ہر گھنٹہ ایک بار گھومتا ہے۔" شخص نے کہا: "یہ تو ایک معمولی گھڑی ہے۔" شخص نے کہا: "نہیں، یہ ایک عجیب گھڑی ہے جس کا گھڑی کا ہاتھ ہر گھنٹہ ایک بار گھومتا ہے۔"

بازار دہلی میں ایک روز ایک شخص نے ایک گھڑی کو بیچنے کے لئے لٹکایا۔ ایک شخص نے اسے دیکھا اور پوچھا: "یہ کون سی گھڑی ہے؟" شخص نے کہا: "یہ ایک عجیب گھڑی ہے جس کا گھڑی کا ہاتھ ہر گھنٹہ ایک بار گھومتا ہے۔" شخص نے کہا: "یہ تو ایک معمولی گھڑی ہے۔" شخص نے کہا: "نہیں، یہ ایک عجیب گھڑی ہے جس کا گھڑی کا ہاتھ ہر گھنٹہ ایک بار گھومتا ہے۔"

نومری مجلسین شمشاد بونو
بسوہ لکھن میں دہ ہر خوشان بونو
مچھو کھسے کام دی عارف کلام
سے سرور ز کھرو کھستان بونو
یہ غوفی کی نو دوسر دقت بونو
دوق گزاردی سردین بونو
نگ سی ادنی دہر گزاردی لکھن

پیار سی ہزار دیکھو جاو گری سے کو نہر اندہ نہ د کھائی کا صبر قرار ہوش دیگر سید ہونسی ہونل کے واسطے اکدل تو مجھے لیکے اور اب ملے کھان یار دجو ماگتا ہوں میں دس بگاست جام شراب ہاتھ میں لیکر وہ مچھیا	الفت سی کو پیار سی کو دیر سی سے کو جب بونون زہرہ د قمر د شتر سی سے کو گر جی سی دین دیوین نو دوا دیو سی کو جسے کہا ہوتے اوسے ہفت سی سے کو کستا ہونیکے جا کسی حرور پستی کو چھٹے ہونیکے کہ تم پستی دیر سی سے کو
---	---

۳۵	باہر نہیں سے دل سے تمہاری قراب کچھ جو رنگ چاہو سو دل نہیں دیر سی سے کو
----	---

بلوئے کہتے ہیں باو بہار ان دیکھ کو اشک ٹھنڈی دو مراتب جائو ٹھہر دوزا بھیجے ہیں عاشق تری کو کچھ جو نقش پا کہتے ہیں میخوار اب ہی کر دین شہر	چند روزہ ہو بہار گلزاران دیکھ کو بوندیان پرتی ہیں جاکو یہ باران دیکھ کو ملگے ہیں خاک میں خاکساران دیکھ کو مختص الہم تو سیر بادہ خواران دیکھ کو
--	---

۳۶	کون ہو الالیش دینا سے تر دامن قراب ہستے ہیں دامن دھما ہے ہمتو یاران دیکھ کو
----	--

جواو ٹھالو یان نہ دل سے نقاب آرزو مبتدل کلاسیکو پھر نے اہل دنیا دیر کیا ہو دھر جس ہی موج ن دیر نفس کسطح چھلکے نہ کیکو لب سے پنبہ کو	بے تکلف ہو دمان وہ کامیاب آرزو گر نکرتا نفس شوم او نکو خراب آرزو او ٹھٹھے ہیں اس سحر میں کیا کیا حباب آرزو شیشہ دل ہو جو لیر شراب آرزو
--	---

دولت خانہ قراب
نومری مجلسین شمشاد بونو
بسوہ لکھن میں دہ ہر خوشان بونو
مچھو کھسے کام دی عارف کلام
سے سرور ز کھرو کھستان بونو
یہ غوفی کی نو دوسر دقت بونو
دوق گزاردی سردین بونو
نگ سی ادنی دہر گزاردی لکھن

بہارِ عشق و محبت
میں ہر لمحہ ہر لمحہ
میں ہر لمحہ ہر لمحہ
میں ہر لمحہ ہر لمحہ

گر تھارے ہاتھ سے گل نہ ہاتھ آتا مجھے خان منیر و زلف کا فریاد ایک ہی لگتا ہے عشق میں ہرگز سلوک راہ حق ممکن نہیں اشک کی طوفان سے کشتی کھنکھوتی ہے دوستو مچھڑاؤ دھڑاؤ دھڑاؤ دھڑاؤ	دست گل تم سے ہاتھ آتا ہے اس کا گلام تو چاہیے ہندوستان چھوڑا چاہیے لگتا ہے شیخ ہی تم عشق اور سکائے عشق وہ اہم تو نوح جلد آؤ کہیں دہلیز کشتی تمام تو اب کی بسم اللہ کیلے نامہ و پیغام کو
--	--

عشق ہر خدا غافل نہواؤ اس سے تراب ڈر کر سے ادس بت کے باز آؤ خدا کا نام لو	۳۹
---	----

باغبان جیسے قلم کرتا ہے گل کی ڈال تو یا وجود پر آئندہ می و باین خوش فاسنی جہاں کا ندھی پر نہ کہ صبا کی صورت دین عاشقی کوئی مجھ سے سیکھے طرزِ خوبی تجھے غم سے تیرے روتی ہیں کچھ آبرو کہہ تو نہیں حبیب جوئی غم کی کرنا ہر آسے معی	گل کوئی تو سے تو ہاتھ اس کے قلم کو ڈال تو دیکھ کے مجھ کو عجب چلتا ہے ہر ٹیڑھی ڈال تو استقدر لکھاؤ محبت نہ لکھو کی لہو بال تو عشق کا استاد میں ہوں جس کی گسالت تو انس و ملک و کجیر ان ظالم نکر پا مال تو خود نظر کرتا نہیں اپنی برے اعمال تو
--	--

بھئی ادب سے حال بھی تیرا نہیں پوچھا تراب عشق میں جسکے ہوا ایسا خراب حال تو	۴۰
---	----

نہستی کہ جہد میں یا رہ رہو طالب و مطلوب کتنا ہے دلی لہا ہر و باطن وہی ہے جلوہ گر	ہستی اپنی کھوے کی کچھ چہرہ ہو ایک ہو جاؤ گھٹن مت دور ہو دیکھتے اور دیکھتے اس کو رہو
--	---

راز عشق و محبت
میں ہر لمحہ ہر لمحہ
میں ہر لمحہ ہر لمحہ
میں ہر لمحہ ہر لمحہ

دلوان شاہ تراب

روایف داد

کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو

دلوان شاہ تراب

روایف داد

کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو

دلوان شاہ تراب

روایف داد

کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو
مگر کیا تو نے جہان میں نہا ہر شے کو

147

۱۶۲
دل تو نے کیا ہائی مجھ کو
کون جانے اس کا درد
دل داسکا اگر نہ ہو
عاشق سے بیسکا باخبر
کیا ادب سے کیسا اسرا ہو

کل جو اُسے معلوم ہوا آنا ہی تراب اسطرف کہا
آنا ہے تو اُنے دو اور جانا ہے تو جانے دو



ترا دانه خشک نهون منجه کا رنگ زرد
 کسی کا اشک نہ یون گرم و آہ مشرہو
 ترا دانه بھلا کب جهان آورد نہو
 گلی مین او سکی جو عاشق کی اوڑنی گرد نہو
 جو اپنی کام مین جالاک و پاگرد نہو
 شبیہ او سکے کبھی رنگ لا جورد نہو
 وہ ترک کیا ہے جو پاس او سکے کرد نہو
 وہ بزدلی سے کہو طالب نبرد نہو

جو دل میں عاشق بیدل کے رنج و درد
یہ گرمی سردیسی ٹیڈہ ب مجھے پڑا پالا
کیا ہے عشق نے مجھ کو بادیہ پیا
وہ بار بار کس طرح جھاڑے دامن کو
بے گاہ تھہر گیا اوسکے کام غیر و فکا
شہرے روپ اوسکے عجیب چمک ہو داہ
اوسے تو آنکھ میں سر نہ لگانا واجب ہے
جو بھٹو دیکھ کر بھاگا اور باندھ شیر بھی

گلی میں تیری نرکھا قدم کبھی نہ
تراپا دے لے تو بھی کو یہ گرد نہو

22

شوق میں اوسکے رہو چاہو مرد چاہو چو
 معذرت سے ان بھی نکلو چاہو مرد چاہو چو
 اشک کر ساتھ ہو چاہو مرد چاہو چو
 دل سے مایوس نہو چاہو مرد چاہو چو

یاد و غم دل کا سوچا ہو مر و جا ہو جیو
عشق میں دل پہ جو کچھ چوٹ لگی سو جاؤ
عکس آنسو نکل آئے تو نکل آئے دو
یاہ اگر حشر تلک وعدہ دیدار کرے

کون آتا ہے یہاں کون دان جاہی قراب
یان اودان خم ہی تو جاہوہر و چاہوہر۔

[illegible]

۱۶۶
 کون از عیال من شاد و دری دلدار من
 عشق پرچم که لگا و چون گل
 کون از عیال من شاد و دری دلدار من
 عشق پرچم که لگا و چون گل
 کون از عیال من شاد و دری دلدار من
 عشق پرچم که لگا و چون گل

مجھے تو پھر نہ بیتابی و پریشانی
ترے فراق نے ارا مجھے کہ نہیں کیا
اب کو عیاشی سے لگ جا ملا کو دل
جو نہ پیرا کے گیسو سی تیاہ از نہو
کسی سے پوچھ لے میرا جا اعتنا نہو
جو نیرے دل میں کو دلس کو پچھ غیا نہو

خدا کا رحم و باری کا گرم کھلے کسٹھرج
اگر تیرا بسا کوئی گناہگار نہو

صنم کی یاد میں کیوں آنج لادو نہ
 امید وصل بہ کب تک کئی مری وفات
 تو کیا سمجھکے یہ کہتا ہر مجھ سے امر نامح
 یقین سکی جاہ سے کیوں بادلاتہ بجاؤن
 جہان بسا ہر مرادل و دوسرہ منزل
 وہ خاک راہ بتو نے بناوے پیر میں
 ملیگا اسے دل مشتاق تجھ سے فخر صنم

ترا ب جس کا فرسے لو لگی ہے تری
نیچھوڑا او سے جب تک خدا شناس نہو

<p> بلیلو تم پہ مبارک ہو گلزار کی بو ورد سبز و درہوا آنکھو میں خنکی آئی طرۂ زلف کی ہر تار میں بوسہ سماگ نام اک شوخ برہمن کا مجھے سحر ہے </p>	<p> مچھو لہر مجھے لائی ہے صبا یا ر کی بو چڑھ گئی سر پہ چاک صندلی ستار کی بو اوسکو لگتی ہے کہاں نہ تاتا تار کی بو کیون نہ تبیح میں ہو رشتہ زار کی بو </p>
---	---

دورانِ شہزادگان
و بیابان گریه و زاری
خاک و خاکی
کے من میں جو کہ بیان کا نہیں
میں کے دھین میں نہ سماج کا بیان
جسٹہ بلند کیوں نہ نہ سماج
ساتھ آواز کو جب میری دل کا غم
تیرا تو آدمی کسی فضا سے ہی نام
نہ حق کوئی طرح سے نہیں ہے
سب کو کون سا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

میں نے کہا کہ اگر تو میری بات نہ کرے گا تو میں تجھے مار دوں گا
 میں نے کہا کہ اگر تو میری بات نہ کرے گا تو میں تجھے مار دوں گا
 میں نے کہا کہ اگر تو میری بات نہ کرے گا تو میں تجھے مار دوں گا

کیونکہ جس کا بدن گل کی طرح ہے شبنم
 محبت کے نغمہ ہر شب صلت میں آگے
 عشق میں کام پڑا ہے سیر نزدیک ہی

۵۶
 بے طبع رہتی ہو محبت تجھے فوہلے تراب
 میں تو دوتا ہوں کہیں جملق میں بدنام نہو

یا الہی بانگی صورت پر کوئی بدنام نہو
 جھٹ ترش روئی سے دیتا ہوں چوہاں بے پروا
 روم و جان دیکھا کہ متاکی ہو گئے زرد
 تھ ہو ایسی زندگی پھاگ ایسی نیست پر
 ناصحا ناصحا ملا مت کے لگائی تو نہ جھک
 لیل و شیریں کہا ہے کہ تھو ہو پائال

۵۷
 ہکو ہر کثرت میں واحد دیکھ پڑتا ہو تراب
 وہ موعدی نہیں وحدت کا جو فائل نہو

ملا دی کوئی خدا کی واسطے اوست سچ ہو
 رہوں چپکا نہوں لان چھپاؤں گے لنگر
 چھنسا یا مجھ کو ناصحا گندمی کو کو تھن
 ہلال عید بدلی میں کسی گزید کیا جا
 پسینا منہ پر ہر گرمی سے اوجس شیلو

کافہ سب سے بہتر ہے جس کا نام شبنم ہے
 کیا نہیں جانتے ہیں سب کے سب
 کیا نہیں جانتے ہیں سب کے سب
 کیا نہیں جانتے ہیں سب کے سب

میں نے کہا کہ اگر تو میری بات نہ کرے گا تو میں تجھے مار دوں گا
 میں نے کہا کہ اگر تو میری بات نہ کرے گا تو میں تجھے مار دوں گا
 میں نے کہا کہ اگر تو میری بات نہ کرے گا تو میں تجھے مار دوں گا

کون کون مرگے علم سے ترسے پیا ترسے کیسے ہو
چاہے کلام زور سے لیا ترسے کیسے ہو
دل تو گھٹا کی ترسے کیسے ہو
پیارے کلام زور سے لیا ترسے کیسے ہو
دل تو گھٹا کی ترسے کیسے ہو

دور و نزدیک برابر ہے جدا یمین تراب

عشق میں دلوں کو کسی آن نہیں غم سے بچاؤ

جو کسی ایر کا نہ پیر کا ہو	اشنا کب وہ مجھ نصیب کا ہو
وہ تو صبا دے اوسی کیا غم	وحشت بلبل اسیر کا ہو
کون اوسکی کرے نگہبانی	جو نشا نہ نگہ سے تیر کا ہو
چات جسکی لگی ہو شیرین سے	کیونہ خواہان وہ جوے شیر کا ہو
گر دوسے میر منہ چھپائے نہ کیون	رنگ چہرے پر اعبس کا ہو
وہی ہمد ہے اور وہی ہے یار	جو صاحب دم اختیار کا ہو
نہ چھپا جسے جان کدے صاف	دعا جو ترسی ضمیر کا ہو
اہل دنیا کا ہو جو دست نگر	کب وہ مقبول دستگیر کا ہو

مہربان ہے ہو تراب فقیر

کیون غم صحت دہو امیر کا ہو

ابھنی صبح کو منہ سے قطع گفتار است ہو	جو کوئی اہل طاعت کہیں صبا است ہو
خدا سے درجین میں دگر لگے گفتار است ہو	مبادا قبتہ بر پا ہو کہیں شور قیامت ہو
وہ البتہ تماشا عالم بالا کا دکھلا دے	کیسکا خوش نمائی میں جو ایسا قدر دان ہو
وہ باد و تند سا دشمن ہے ہشت خاک کا بیری	گلی میں یار کی کسطح اب طرح اقامت ہو
فقیر کا قدم تو بلا مشور ہے یارو	خلاف و سرکشی اونس کر دے جلی شکار ہو
نئی یار و نسو زیادہ تر توجہ چاہیے مجھ پر	ہو تیری دلین کو فدایت مرا حق قدامت ہو

دہ کو نہ کہے جسکے بے دل کیسے ہو
بے دل میں مری جسکی تصویر ہو
تو دل دیکھ بے دل تو نگاہ کیسے
دو دل دیکھ جسکے نہ دل کیسے ہو

دو زبان شاد تراب
نہ کہے عشق میں بے جا کلام
نہ کہے عشق میں بے جا کلام
نہ کہے عشق میں بے جا کلام
نہ کہے عشق میں بے جا کلام

ایک دہ بیٹا تو دوسرا بیٹا ہو
ایک دہ بیٹا تو دوسرا بیٹا ہو
ایک دہ بیٹا تو دوسرا بیٹا ہو
ایک دہ بیٹا تو دوسرا بیٹا ہو

پیر و فقیر سے وہ رہی کیون نہ بڑھان کشتی میں ٹھہر کر نہیں دیرا سو فون جنت میں تھا کیسے بیمار اگنا ہنگام	دنیا و دین نصیب میں جسکے ہر اہلو آزردہ آشنا سے اگر ناخدا ہو گر حشر میں شفیع رسول خدا ہو
--	---

یار وہی ہمیشہ دعا ہے تراب ہے
رسوا کسی کے عشق میں کوئی گدا ہو

کیا ہوا ہے مجھ سے گرجا ہے تو تجھ کو تجھ سے خصوصیت ہو کیا خوب و کم و دی کے مجھ کو امی بیدر ہے بھکت داد و دوش تیری بید لون پر تجھے کب لے رحم تجھے ہرگز نہیں بھروسا اب اے صنم پرستم خدا سے ڈر اوس سے کہتا ہوں تجھے اقصی وہ اپنے قتل سے اپنی مجھے کہتا ہے جان بوجھ کر کون کہتا ہے تجھ کو تراب	اپنے معشوق سے ملے تو ایک عالم سے آشنا ہے تو درمند اور کاہو اسے تو کہیں درد اور کہیں دوا ہے تو اہل دل کا تو دربا ہے تو سخت بیمار و بیونا ہے تو نہیں کیا بندہ خدا ہو تو مار کے جسکو گھر گیا ہے تو آزردمند و غنیمتا ہے تو سچ بتا کہ پہ مبتلا ہے تو کوچہ یار کا گدا ہے تو
---	---

اردیف ہے ہوز

یار و کرتا ہے علاج اور سب آزار کی وہ	نہیں جانی ہے وہاں مجھ دل بابر کی وہ
--------------------------------------	-------------------------------------

پیر و فقیر سے وہ رہی کیون نہ بڑھان
کشتی میں ٹھہر کر نہیں دیرا سو فون
جنت میں تھا کیسے بیمار اگنا ہنگام
دنیا و دین نصیب میں جسکے ہر اہلو
آزردہ آشنا سے اگر ناخدا ہو
گر حشر میں شفیع رسول خدا ہو
یار وہی ہمیشہ دعا ہے تراب ہے
رسوا کسی کے عشق میں کوئی گدا ہو
کیا ہوا ہے مجھ سے گرجا ہے تو
تجھ کو تجھ سے خصوصیت ہو کیا
خوب و کم و دی کے مجھ کو امی بیدر
ہے بھکت داد و دوش تیری
بید لون پر تجھے کب لے رحم
تجھے ہرگز نہیں بھروسا اب
اے صنم پرستم خدا سے ڈر
اوس سے کہتا ہوں تجھے اقصی
وہ اپنے قتل سے اپنی
مجھے کہتا ہے جان بوجھ کر
کون کہتا ہے تجھ کو تراب
اردیف ہے ہوز
یار و کرتا ہے علاج اور سب آزار کی وہ
نہیں جانی ہے وہاں مجھ دل بابر کی وہ
پیر و فقیر سے وہ رہی کیون نہ بڑھان
کشتی میں ٹھہر کر نہیں دیرا سو فون
جنت میں تھا کیسے بیمار اگنا ہنگام
دنیا و دین نصیب میں جسکے ہر اہلو
آزردہ آشنا سے اگر ناخدا ہو
گر حشر میں شفیع رسول خدا ہو
یار وہی ہمیشہ دعا ہے تراب ہے
رسوا کسی کے عشق میں کوئی گدا ہو
کیا ہوا ہے مجھ سے گرجا ہے تو
تجھ کو تجھ سے خصوصیت ہو کیا
خوب و کم و دی کے مجھ کو امی بیدر
ہے بھکت داد و دوش تیری
بید لون پر تجھے کب لے رحم
تجھے ہرگز نہیں بھروسا اب
اے صنم پرستم خدا سے ڈر
اوس سے کہتا ہوں تجھے اقصی
وہ اپنے قتل سے اپنی
مجھے کہتا ہے جان بوجھ کر
کون کہتا ہے تجھ کو تراب
اردیف ہے ہوز
یار و کرتا ہے علاج اور سب آزار کی وہ
نہیں جانی ہے وہاں مجھ دل بابر کی وہ

بھائی بھین بھوکی ورکا جیوہ
 دیکھا ہی پری جسے توڑ کا جیوہ
 یاد ہی میری ریت منور کا جیوہ
 یہ بکلی ہو گئی توڑ کا جیوہ
 دیکھا توں بال ہی توڑ کا جیوہ
 لگ جائے جسے شب ہی توڑ کا جیوہ
 دیکھے جو اسی تکی ہو کا جیوہ
 مٹ دیکھو دیکھو توڑ کا جیوہ

وہ بڑی تمیز اوتا اہل ہی بلا شبہ
 بھلا قیام کہاں چکا اور کدو سے
 خود اسکو دیکھے یا اسکو بوجھے ناظر

تراپ کام ترے سب سے ہو جائیں
 جو لو لگا لے خنداوند کا ریا کے ساتھ

جوشاہ تمہا ستر قدم اللہ کا سایہ
 اللہ کسی دل میں نہ لیا کے نہ دلا
 اسینب دہشت کہو اسکو نہ دانا
 پر چلتی نہ بلبل کے مٹو تاکھی گل خشک
 آیتے میں ٹر تا ہر وہ خسار کا یون کر
 ہر شے میں شکر دیکھو اسی شکل اسکی

کم قتل ہے نہ تراپ اسکو سمجھنا
 ملنا ہے کسی پیر کی درگاہ کا سایہ

کیون نہو عشق لب خشک رخ کے تھم
 بار اسطرف جو ہو نگلی تو دھوا لے پاؤں
 جسکو چسکا ہی ترے لبین دعا رخ کا
 مثل غور شد قرار اسکو نہیں اک جاگہ
 بار چھٹ کسکو ضمیفی پر مری آویز

آہ نکلی ہے تہل سے عجب دسکے ساتھ
 دل میں یون اسکے کہ در مری گرد کی تھم
 اسکو عذاب میں کیا دیو ن کی تھم
 رہ سکی کون وہ صیاد جہان گرد کی تھم
 رکھو بدھو کو خدا ایسے جو ائمہ کی ساتھ

دیکھا ہی پری جسے توڑ کا جیوہ
 یاد ہی میری ریت منور کا جیوہ
 یہ بکلی ہو گئی توڑ کا جیوہ
 دیکھا توں بال ہی توڑ کا جیوہ
 لگ جائے جسے شب ہی توڑ کا جیوہ
 دیکھے جو اسی تکی ہو کا جیوہ
 مٹ دیکھو دیکھو توڑ کا جیوہ
 دیکھا ہی پری جسے توڑ کا جیوہ
 یاد ہی میری ریت منور کا جیوہ
 یہ بکلی ہو گئی توڑ کا جیوہ
 دیکھا توں بال ہی توڑ کا جیوہ
 لگ جائے جسے شب ہی توڑ کا جیوہ
 دیکھے جو اسی تکی ہو کا جیوہ
 مٹ دیکھو دیکھو توڑ کا جیوہ

نہیں
 غنیمت دل کے نقش بار کوندا
 دیکھو دیکھو توڑ کا جیوہ
 دیکھا ہی پری جسے توڑ کا جیوہ
 یاد ہی میری ریت منور کا جیوہ
 یہ بکلی ہو گئی توڑ کا جیوہ
 دیکھا توں بال ہی توڑ کا جیوہ
 لگ جائے جسے شب ہی توڑ کا جیوہ
 دیکھے جو اسی تکی ہو کا جیوہ
 مٹ دیکھو دیکھو توڑ کا جیوہ

دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔
دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔
دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔

میں نے کوئی کدو دیکھا ہے کہ اس کی شکر ہے	کدو بہت نوجوان ہے دل کا یہ سپارہ
ہزاروں کے چمن ایک گل عجب بے نافرمان	ہزاروں بلبلین گرد او سکس شتاق نظارہ
مسافر کون جو گھر گنگا کی کون اس بستر	لے غریب میں مفت او سکوا اگر مشق بھٹارہ

۲۱۔ تمہارا جان کے جھکو کہا اک شوخ برفن نے
تراب ایسا بھی ہوتا ہے کوئی درویش نگاہ

جنور کچھ نہیں چارہ کرے کیا قیدیں چارہ	ہر ہند پھر ہند پھر ہند پھر ہند پھر ہند
نردمانی نہ تباہی نہ تباہی نہ تباہی	شراب عشق لیلی می ہوا ہر ہند پھر ہند
محبوبت ہوئی غالب نہیں جھپٹتی جھپٹا کر	فغان اور ناہ ہے تری عاشق کا نقارہ
وہ او سکے قدر کیا جانے خدا کا حق نہیں	پتلا ہو ہاتھ میں لڑکے کے سر دل کا میٹھا
ہمارے شریک نہیں ہے زاد کو خیر کیا ہے	وہ طفل شیر خوارہ ہو او سکے جگر ہر گوارہ
اوٹھا کر آنکھ سے میری تو ناصح ہیں اپنی	کر لگا جھکو تر دامن کمر انس کا فوارہ
وہ دہر میری دھڑکے ہاتھ لگے کر لگے	ہوا ہر عشق کی گرمی تو تیرا دل تو نگارہ

۲۲۔ تراب اس شخص کو ہم نیک و خوش اوقات کہتے ہیں
خدا کی یاد میں جسکی سسٹے اوقات ہوا ابدہ

نہیں بٹا ہوئی او سکے شان کہتا ہے اس قدر	ادھر کی دنیا او دھڑکے گھر کے کون
پھر لڑائی کی کیا ادا ہو کر دل ملا کر ہوا جد	جو لڑا پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
کرے ہر غیر و نہ یوں رکھے ہر گھر کے بچے	مجھے ہر یار دہی اسف کہد کہد کہد کہد کہد
میں او سکے بیدا کا ہوں او جیتا میں ہر	فراق او سکا نہیں گوارہ کہنیں اس ملا کر

میں نے کوئی کدو دیکھا ہے کہ اس کی شکر ہے
ہزاروں کے چمن ایک گل عجب بے نافرمان
مسافر کون جو گھر گنگا کی کون اس بستر

دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔
دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔
دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔

دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔
دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔
دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو مارا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو مارا ہے کیونکہ اس نے میری کتے کو مارا ہے۔

میں ہوں تو ان دست کو مجھوں مجھے
حاضرات اوسکی کرو جسکا مجھے سبب ہو
ہم کو بتانے میں ہر حق کو دیکھا سچ بنا
جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت اب کو دیکھ
غش ہوا ہوں ورنہ میں اکبر بری کچھ کو دیکھ
تو بھی کچھ حق سہلا مورا با ورنہ کو دیکھ

میں ہوں تو ان دست کو مجھوں مجھے
حاضرات اوسکی کرو جسکا مجھے سبب ہو
ہم کو بتانے میں ہر حق کو دیکھا سچ بنا
جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت اب کو دیکھ
غش ہوا ہوں ورنہ میں اکبر بری کچھ کو دیکھ
تو بھی کچھ حق سہلا مورا با ورنہ کو دیکھ
جس طرح صورت میں پیغمبر کی من و منہ قراب
اوس طرح مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ
جیسے بیل کو ازل سے دوستی ہو گل کر گیا
غشے ہو چا طر ریشاں غشوں دل گیا
زلف کو اگر تو سنل سنل کیا ہو و سکی قدر
محببت ہو صراحی کا گلو گیر اس قدر
دل ہو کر کتنے کباب اس خیم میگوں پر قراب
کچھ گزک کو چاہیے مستون کو جام مل کے ساتھ
درد دل کے مسکرایہ وہ
منقبض تھا ہر سحر سے دل
غم سے جل جھمکیا من ہو لی میں
کل تو شوخی سے مجھ کو قتل کیا
اوسکے دلین نہیں جگہ میری
سرو قد کے قدم تلے ہو دل
بھولنے کا نہیں قراب لے

جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت اب کو دیکھ	غش ہوا ہوں ورنہ میں اکبر بری کچھ کو دیکھ	تو بھی کچھ حق سہلا مورا با ورنہ کو دیکھ
جس طرح صورت میں پیغمبر کی من و منہ قراب		
اوس طرح مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ		
جیسے بیل کو ازل سے دوستی ہو گل کر گیا	غشے ہو چا طر ریشاں غشوں دل گیا	زلف کو اگر تو سنل سنل کیا ہو و سکی قدر
محببت ہو صراحی کا گلو گیر اس قدر	دل ہو کر کتنے کباب اس خیم میگوں پر قراب	کچھ گزک کو چاہیے مستون کو جام مل کے ساتھ
درد دل کے مسکرایہ وہ	منقبض تھا ہر سحر سے دل	غم سے جل جھمکیا من ہو لی میں
کل تو شوخی سے مجھ کو قتل کیا	اوسکے دلین نہیں جگہ میری	سرو قد کے قدم تلے ہو دل
بھولنے کا نہیں قراب لے	پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ	جان کے غنچہ کھٹکھٹا لایا وہ
	دھول اڑانے کو بھی نہ آیا وہ	آج کیا دیکھ کے بچایا وہ
	دلین میرے بھلا سایا وہ	چاہتا ہے زیر سایا وہ
	اوسکو دیتا ہے کیا بھلا یا وہ	

شاہ کو این کیوں ہوا کہ
ابو باسلا کا بندہ درگاہ
شاہ کو این کیوں ہوا کہ
ابو باسلا کا بندہ درگاہ
شاہ کو این کیوں ہوا کہ
ابو باسلا کا بندہ درگاہ

۱۷۹
فردوسیان می داند که این کتاب
از کتب معتبره است و در این کتاب
و در کتب معتبره است و در این کتاب
و در کتب معتبره است و در این کتاب

وہ سب میں لوچ چوں سب میں پانی
کہوں کس سے میں یہ سیر نہائی
کرے وہ کیوں نہ سب پر حکم رانی
رکھی ہر چیز سے ارعین نشانی
زیادہ اس سے کیا ہوگی کلائی
نہ آئی اوسکے دل میں کچھ گرانی
یہ لفظوں کے عجائب ہیں معانی
جتایا اوسکو دشمن سے جانی
نہو کیوں اوس پہ حق کی قربانی
نہیں جگ میں کو آدم کے ثانی

تسائیے یہ مرشد کے زبانی
خدا کہتا ہے انسان تیری
بنایا اوس نے آدم کو خلیفہ
پڑا ہی اس میں جامع کا وہ منظر
بنایا ہے اوسے صورت پر اپنی
رکھا بار امانت اوس کے سپرد
کتاب ظالم و جاہل ہے انسان
لگا کرنے وہ اپنے نفس پر ظلم
و جود غیر سے جاہل ہے مطلق
امانت و ارشاد و معرفت ہے

نفخت فیہ من روحی کا دم بھر
مر اب آگے نہکڑھال آتکسانی

نہیں پڑتا ہے میرا پانوں کے
 گیا چل مجھ پر ادا نون آگے
 نظر آتا نہیں کوئی گائون آگے
 زیادہ اسے کیا غم کھاؤں آگے
 جو پانی اشک سے خیر کاؤں آگے
 اسے مشعل میں کیا دکھاؤں آگے

میں تجھ سے بڑھ کر کیونکر جاؤں گے
 ترے پیچھے میں جی ہارا ازل سے
 کمان صحرا سے باہر جاے مجنون
 جگر خون ہو گیا غم کھاتی کھانی
 وہ ہمد مہم قدم میرا تبھی تو
 وہ ابھی ہے اندھیری رات کا چاند

۱۵
 نہیں بارگاہِ اولم
 دان سے کو نہ بھلا کر
 وہ خراب اسے
 کیون نہ دنا سے ہماری سمیت دل
 جب ادھلائے تو اب اسے
 جسے جب رقت تو اب الصائد
 تبت عبادت ہو خراب اسے
 جو روضا نیچتا
 چاہا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۸۰

کتابخانه ملی ایران
تاسیس شده در سال ۱۳۰۲ خورشیدی
محل نگهداری اسناد و کتابهای نفیسه
است.

مہدی جسروز سولگی مین سداشن ہمیرگی | بتون سولگی سولگی آکیت استب الصنم خالی

شراب اوسنے ہمیں کل دیکھتے ہی دیریں اچھین
نہیں ہے یہ علت چیست سی پڑا ہو کی ریم خالی

نوٹی میں ادھلی سرخ نہیں قورہ لگی
 نہ گس کی طرح لگ گئی پھر کنگلی اوسے
 یار دا اوسے سنے دلو مری کشتہ خون کیا
 کیا کیا صلاحات اسکی لبو سرخ کھڑے تین

یہ دل کے طعنے کے لیے دوہری لگی
 میری تو آنکھ یار سوا ب زور ہو لگی
 مہندی یہ جسکی انگلی میں ہو ہو لگی
 سیٹھے کی چاٹ میں پہلی ہو ہو لگی

۱۷۱
اسے کاش بعد مرگ بھی دیدار ہو نصیب
یہ آرزو تیرا اب کونسا گور ہے لگی

سرد مری غصہ بخ جفا کار و نکی
 گھاؤ کاری جو لگا دی خزاہر دے
 جان لے نہ کرے یار بنا دی تو بھی
 کس طرح سب کی طرف یار برابر دیکھے
 گھر میں غیر دنگو نہ رہتا جی ہونے ہون
 دختر کو بخل میں لیے پھر تو ہنہ در
 محکمہ یہاں طیب اپنی لگا ملنے ہاتھ
 ہاتھ میں لیکر چھری کرتی ہیں صبا شکر
 یار کہتا ہے میں لیتا ہوں خبر دل سہری

گرم ہر ظلم سے بازار ستم گار و نکی
 احتیاج او سکو کہ نہیں بر جہمی تلوار و نکی
 کیفیت پوچھو نہ کچھ خواہو نہ دے بار و نکی
 ایک مطلوب ہو کثرت ہو طلب گار و نکی
 خانہ دیرانی ہو کیون کر تری یار و نکی
 محتسب دیکھ تو کیا شوخی ہے خواہ و نکی
 نبض دیکھتی جو تری عشق کے بیمار و نکی
 عیش کیون تلخ نہو مرغ گرفتار و نکی
 کیون خوشامہ کردن اخبار کو گھر و نکی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

روزگار و دنیا

روزی که با تو خفا نیمی
از آن روزگار کنی
افسوس است که بیاپس
آتشا جوی بد نیاید
تا تو پیش جانم برین
بهر سر تو پیش من
بیاض ز رخسار
باتون بی بافتن لبه
لبان به ششید سوزناک
که جان به سجده جانمی هرگز

بیتاری کوئی مجھے یہ لبتہ جانے

بیشتر سن میں ۹۰ سال تک پہنچا کرتا ہے
 شہرہ آفاق شاعر اور دہلی کے ایک مشہور شاعر
 کو ترقی و ترقی کی باتیں دیکھ کر بہت غصہ ہوتا ہے
 ان کے دل میں ایک عجیب سی بات ہے کہ اگر وہ
 دنیا سے جھٹک کر لے جائے تو اس کا دل
 بے چین رہے گا اور وہ اپنے گھر کی طرف
 لوٹ جائے گا۔

نتیجہ اس محنت کا حق خلش ہے کہا لیلیٰ نے ہنس کے حال مجنون سلوک راہ حق سے پر کیا ہو قباے شبہی سے ہون تر اندم	حریفان صراحی گردنوں سے یہاں آیا نہیں کتنے دنوں سے نہیں خالی یہ رستہ رہز نوں سے ملے ہم کیسے ان نازک تنوں سے
---	---

۳۵۔ **تراپ اوس بت کا دل تجھ سے مل گیا**
 رکھے ہیں لاگ کا فسہ موانوں سے

تو نمود میں جس کا نہیں دان ہی چھپ کر ذکر ہے جس کا وہی فرادہ ہی مذکور ہے سو جتنا جس کو نمود کیا کریں مشہور جو ہے سودھ ہے یہ تو مثل مشہور ہے جان بھی اوس کو کہتے جس میں اور ہے بندہ بیچارہ سرا پا عاجز و مقہور ہے	جنگل تجھ سے نشان یا رکھ سوچ رہی یہ تصویر در کتب و تاریخ ذکر ہو حق تو پروردہ عیان ہی تکلم کو کہہ لو غلبہ احوال سے نمود انما حق کہہ لو کہتے ہیں عالم میں جہول خدا و انکو فاعل مختار ہے ان کو چاہی سو کرے
--	---

۳۶۔ **عشق کی جذبہ سے پھرنا ہی تراپ پھر اوھر**
 کچھ نہیں چلتا ہے اوس کا کیا کرے مجبور ہے

وہ کبھی لٹی نہیں بھلا سکتے ہمارے سوا اوس کے اب کچھ نہیں دیکھ پڑتا پیہر کی مجلس میں پہنچیں ان کی علیٰ ذہنی کار ہے اوس پر سایہ	جو ہیں خوب دل میں سہا لے ہمارے بھلے بار انگھو نہیں چھائی ہمارے کبھی ہوں جو مجلس میں آؤ ہمارے رہی جو کوئی زیر سائے ہمارے
---	--

یہاں ایک عجیب سی بات ہے کہ اگر وہ
 دنیا سے جھٹک کر لے جائے تو اس کا دل
 بے چین رہے گا اور وہ اپنے گھر کی طرف
 لوٹ جائے گا۔
 یہاں ایک عجیب سی بات ہے کہ اگر وہ
 دنیا سے جھٹک کر لے جائے تو اس کا دل
 بے چین رہے گا اور وہ اپنے گھر کی طرف
 لوٹ جائے گا۔
 یہاں ایک عجیب سی بات ہے کہ اگر وہ
 دنیا سے جھٹک کر لے جائے تو اس کا دل
 بے چین رہے گا اور وہ اپنے گھر کی طرف
 لوٹ جائے گا۔

یہاں ایک عجیب سی بات ہے کہ اگر وہ
 دنیا سے جھٹک کر لے جائے تو اس کا دل
 بے چین رہے گا اور وہ اپنے گھر کی طرف
 لوٹ جائے گا۔

[illegible]

کیا نہ کر چھکو کہتا ہوں تو ایسے طریقے
یہی فی کی صدائیں سن کر کیا کہتے تھے
باد کرتے کرتے چھکو قسم مجھوں میں گیا

اب تو کچھ مجھ کو نہیں گناہ بھانا یاد ہے
مجھ کو تیری لہن ترانی کا ترنا یاد ہے
پوچھو لیلی سے تجھے کچھ وہ دانا یاد ہے

کس طرح کہتے نہیں وہ جانتا مجھ کو قراب

جسکو صد آتش میرا عاشقانا پار ہے

بال زلفون کی جو سرکش تھے پڑے
 جاتے ہو کیون چپکے بتخانے میں تم
 بت پرستی کیا پسند آئی تمہیں
 مت کہو حق جلوہ گر ہے سب کہیں
 زلف کا فرین بھنسا یا دل عبث
 جس طرف چاہو اور دھریجا میر عشق
 الامان خوبون سے یا رب الامان
 جسکو اچھی کہہ رہے تھے سب یہاں
 مار کے مشتاق مہ جاتے نہ کیون
 صند لی پوشاک جانا سن نکمہ لے
 سا قیاب تک نہ مری سے جی بھرا
 ہر شہ تیرا ہی چون نادک کا تیر
 خوب مارا دل یہ اک جیتون کا دار

وکیا کہ
بہت سے ملے
جیسا کہ
سدا میں
وہی میں
پیدا
کھڑا
حالات
دہ
سرا
خون
البہ
نرم
کری
کچھ
ہو

یارو

ایک خان کو جو شہر میں ایک عمارت میں رہتا تھا اس کے پاس ایک بڑا باغ تھا جس میں ایک درخت تھا جس پر ایک چوہہ بیٹھا تھا وہ چوہہ اس کے پاس سے گزرتا تھا تو اس کے پاس سے گزرتا تھا تو اس کے پاس سے گزرتا تھا

جو اپنے نفس کو مارو شیطان کو کر خارج فرہ دینا ہو کیسا نفس جل جہنم کو فقیر دیکھا فقیر ولسر و بھضاست دایر و عادیون بڑی ہی دولت اس کو مجھائی ہو اور دیکھا خدا درویش کی جلست والی اہل دنیا پر	وہی شرب میں دیشو لکھی غازی اور سہی وہ کیا جان خوش جسکی کیا مرغ ناسی سدا سکی ہین ارشاد حضرت قبلہ گاہی گلے میں جسکے کھنی سرے جسکے تلے حقیر اسکی نظر میں پتوہ دیواری ہی
---	--

تراب آگے وہی جالے کٹر کسٹروا دیا
ابھی تک تو ہماری جھبی صبا نے بنا ہی ہے

خوب عاشق کی عیادت کر چلے پھر وہ گل مجھ سے ملا یار و بھوش رات ادھی کٹ گئی آیانہ یار آگے طاقت اٹھاری کی نہیں قاصد اس سے کیتو ہم صدق ترے نخن اقرب کے از ہر بہ خدا اک مرے دلکی کلی کھسلا گئی سایہ طولی ہین پڑتا ہے دیکھ	ہو گئے بیار ب چلے دوست میرے خوش ہوئی دشمن چلے کہہ گیا تھا آؤ لگاؤ پھر ڈھلے وصل کے وعدے بہت بے ثمرے کچھ تو کر مشاق سے آری بے اتو لگ جا ایک دن میرے گلے اور غنچہ گل کے سب بھول چلے یار کی دیوار کے سنا لے تلے
--	--

ہم ملا دین اس کو مولیٰ سے تراب
جو خدا کے واسطے ہم سے

ہے سب اللہ آگے کیا کہئے
قصہ کو تاہ آگے کیا کہئے

ایک خان کو جو شہر میں ایک عمارت میں رہتا تھا اس کے پاس ایک بڑا باغ تھا جس میں ایک درخت تھا جس پر ایک چوہہ بیٹھا تھا وہ چوہہ اس کے پاس سے گزرتا تھا تو اس کے پاس سے گزرتا تھا تو اس کے پاس سے گزرتا تھا

ایک خان کو جو شہر میں ایک عمارت میں رہتا تھا اس کے پاس ایک بڑا باغ تھا جس میں ایک درخت تھا جس پر ایک چوہہ بیٹھا تھا وہ چوہہ اس کے پاس سے گزرتا تھا تو اس کے پاس سے گزرتا تھا تو اس کے پاس سے گزرتا تھا

کون کتا ہے وہ ہمتیہ دھند رنگ ہے
کس طرح کرکھے اوس موجود کو نگہ ہم
موسن دکا و حقیقت میں نو و کھنکھرت
و حسرت و سکی عرش سے زیادہ مجھ پر ترقی ہو گیا

ہو سکھ ایسا کس تہ وہ بیکے سنگ ہے
جلوہ گر ہر رنگ میں دیکھو ہی رنگ ہے
کوئی بیگنہ نہیں پسین نامی رنگ ہے
خائن دل دیکھنے میں گونہات رنگ ہے

وہ عجب کتا ہے دعوے عشق بازی کا تراب
جو گرفتار حیا و شرم و نام و رنگ سے

کس مستلا کی ہاسے مجھے بد و عالمگی
روئیے ایک بل نہیں فرحت فراموشی
تصویر میری دیکھ کے کتہ پر سہمی
دل کا مری تو ہجر میں کل ہو گیا وصال
منا ہوں ماتمہ رنگ سے ہونا ہوں باہال
دلنگ کیوں نہوں گر زبان چاڑوں کیوں
پوچھے تو کوئی اوس جت محبوب یہ بات
کیوں ہو سے دوبہ وہ سپاہی کچھ سو تو
کیوں بارہ دیکھتا ہے تو آئینہ بار بار
غبار کی میں زخمی سے اپنے کو نہ تم

اوس اشوخ چشم سے جو مری آنکھ عالمگی
یہ آنکھ کیا لگی مری چشمے بلا لگی
کیا جانے اس غریب کے دگر کیا لگی
افسوس کچھ نہ اوس پہ دا اور دعا لگی
کنا شوخ اوس کے پائون میں بگو خالگی
بہ رنگ جیت بہین سے اوس کی قبالگی
کیوں ہو قتل کر تو نہ تھکو حیا لگی
ایچون گرفتہ دل سے تری کیا قضا لگی
کیا اپنی سچ تجھے بھی جیت خوشا لگی
دل پر تر سے جو بوٹ لگی سو بجا لگی

کیونکر تراب اوس سے کر دی دلگی مصلحا
مشکل جاب جسکو ہے ہر دم نسا لگی

کون کتا ہے وہ ہمتیہ دھند رنگ ہے
کس طرح کرکھے اوس موجود کو نگہ ہم
موسن دکا و حقیقت میں نو و کھنکھرت
و حسرت و سکی عرش سے زیادہ مجھ پر ترقی ہو گیا
ہو سکھ ایسا کس تہ وہ بیکے سنگ ہے
جلوہ گر ہر رنگ میں دیکھو ہی رنگ ہے
کوئی بیگنہ نہیں پسین نامی رنگ ہے
خائن دل دیکھنے میں گونہات رنگ ہے
وہ عجب کتا ہے دعوے عشق بازی کا تراب
جو گرفتار حیا و شرم و نام و رنگ سے
کس مستلا کی ہاسے مجھے بد و عالمگی
روئیے ایک بل نہیں فرحت فراموشی
تصویر میری دیکھ کے کتہ پر سہمی
دل کا مری تو ہجر میں کل ہو گیا وصال
منا ہوں ماتمہ رنگ سے ہونا ہوں باہال
دلنگ کیوں نہوں گر زبان چاڑوں کیوں
پوچھے تو کوئی اوس جت محبوب یہ بات
کیوں ہو سے دوبہ وہ سپاہی کچھ سو تو
کیوں بارہ دیکھتا ہے تو آئینہ بار بار
غبار کی میں زخمی سے اپنے کو نہ تم
اوس اشوخ چشم سے جو مری آنکھ عالمگی
یہ آنکھ کیا لگی مری چشمے بلا لگی
کیا جانے اس غریب کے دگر کیا لگی
افسوس کچھ نہ اوس پہ دا اور دعا لگی
کنا شوخ اوس کے پائون میں بگو خالگی
بہ رنگ جیت بہین سے اوس کی قبالگی
کیوں ہو قتل کر تو نہ تھکو حیا لگی
ایچون گرفتہ دل سے تری کیا قضا لگی
کیا اپنی سچ تجھے بھی جیت خوشا لگی
دل پر تر سے جو بوٹ لگی سو بجا لگی
کیونکر تراب اوس سے کر دی دلگی مصلحا
مشکل جاب جسکو ہے ہر دم نسا لگی

ایک شمشاد اوس
سکھ دیکھ اوس کی
یاد دہم دہم دہم
سکھ دیکھ اوس کی
یاد دہم دہم دہم
سکھ دیکھ اوس کی
یاد دہم دہم دہم
سکھ دیکھ اوس کی
یاد دہم دہم دہم

دل میں تو ہے زبان میں تو ہے
 اندرون دہری تو ہے
 نام کو درمیان میں تو ہے
 بے نشان ہر نشان میں تو ہے
 مکان میں تو ہے
 غالی نہیں تو ہے
 غلیظ نہیں تو ہے
 غلیظ نہیں تو ہے

جو ہر اوسکا دل چلی جیسا کہ اسکا کاٹ
 عقل غول کی گھاسی پایاں اسکا پانی نہیں
 باخدا تمہے جو سو پارا جی طے ہو گئے
 خاکسار میں دیا ہر حق نے حکم و تہ
 یارو میں زیادہ نہیں کہنا ہوں دیکھ لو
 بطرح دو دریا ہر نہرہ اوس لیا فیروز گرد
 اب تو گردش سے فلک کی سب کج کیا ہوں
 مہمہ چرخ اور چرخے کوئے اوسکے بدی

جیسے توید گمان دے ہے
 بے خلاف کو جان دے ہے
 کچھ تو نامہ زبان ہے
 ممبر کا سستی میں فلک کا پلٹ
 تیس کیا تھا اور کوئی کی تھا
 دیوانہ چاہتا ہے

کیون نہ دامن گیر ہو اوسکا یہ دل میرا تراب
 جسکے خوشے تر تر دامن کا اوسکے پاٹ ہے

یارو یہ یہ خوب اپنا جانا ہے
 وہ مکان ابرو رخ کرے جو ادھر
 تھمکواں اپنی قسم تادے بیج
 ہارنے آنکھ سے کیا پھیری
 دل میں اوسکے ہو جگہ جسکے
 زامہ تو ہے اور بیت اللہ

درد کا داستان ہے
 عشق کا خانہ زان ہے
 ہر گل کیون ہفت ہفت ہے
 آتشنا ایشیاں ہے
 جہاں کس طرح ہے
 درد جہاں مکان ہے
 سرفت اپنی ہو اوسکی شرافت
 شے نشان کا نشان ہے
 گوشت آب اوسکی شرافت
 ایک ایک ان ہے

اوسنے ناعق تراب کو ٹوٹا
 عاشقی کا فقط ہزار ہے

دل میں تو ہے زبان میں تو ہے
 اندرون دہری تو ہے
 نام کو درمیان میں تو ہے
 بے نشان ہر نشان میں تو ہے
 مکان میں تو ہے
 غالی نہیں تو ہے
 غلیظ نہیں تو ہے
 غلیظ نہیں تو ہے

یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے
 یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے
 یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے
 یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے

کریم کوئی بھی تم پر صبر کرے گا کہ وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے

بیکار کا نظم رہنا بطنیل باسط منتہا
 ہے وہی سود تر اس کے جو تانہ رون کی دیا

شعائر و کونہ دو مصرع عالی کیے
 خلعت کفر سے وہ ظاہر باطن سیاہ
 اہ کیا داغ بگر جلتے ہیں کیا یہ ہے واہ
 کیفیت مری او جیتے کی خوشیں کبیلی
 حی قائم جو پس از مرگ ہیں پستی ہو
 ذری ذری میں چکستا ہو وہی ہم نہیں
 کہتے ہو تھکاؤ نہ عاشق کی محنتوں سے
 مرد غارتگر و ظالم جو سینہ ناظم ملک

بیت سر مطلع دیوان ہمالی کیے
 زلف کا فکڑ کس طرح سے کالی کیے
 دیکھتے انکو چہ سراغان ردائی کیے
 اوس سے کیا حال تغیر مری بجالی کیے
 یار و اوس روح کو ہم بچ مٹالی کیے
 نور سے ادسے نہ کوئی ذری کو خالی کیے
 کیوں نہ ہم ایسی عا کو تری گالی کیے
 اوس سے کیا مصلحت انکی ہمالی کیے

جوش ذریا کے سوا کچھ نہیں ہو جو میں قراب
 غیریت معج کی وہی دخیالی کیے

اب تو تھی ہر ہی حق سے مناجات تھی
 جو نہ تھی کہنے کو لائق سو کہنات تھی
 باغ ہو بادہ ہو ساقی ہو شرمو بر میں
 صندسی و زمین لگی و کی لو کہیں نہیں ہاتھ
 داغ و جاؤ کو محسب قاضی سے

بندگی و سکی نہ مجبور کسی و قاسم کیے
 اور کیا کیے گا اسے قبلہ حات تھی
 کیفیت مری ہر تہمین ہو سہم برسات تھی
 اوس کے قدموں سے بھی ایسا مری بہت تھی
 اچھا تو یہ بیت اب سوے خرابات تھی

مصدقہ کیسے یا عزم بود و کسا
 مالک الملک ہی چاہی وہ دیکھ کر کسا
 باد و بدین موشن کی ہر وقت کسا
 یار مستی کا شکار نہ کر لی تیر کسا
 ایل دینا ہو کہ دین سکے دیکھ کر کسا
 پیچہ ہر دیا نہ داد کس طرح کیا طر کسا
 اوسکی بدعتی و ساز و گار کسا
 وہ کے دیر باغین نہاں کسا
 ہر وقت ہر خواہ نہیں کسا
 جو ہی ہے کسا کسا کسا کسا

دیوان ہر قراب
 وہ آدھی کیا جو کجاں تھی
 دینش کو کیا چاہیے انکشی
 کس کو رو دہ سلسلان جو پیا
 بیخسک سارو و شریک تھی
 اس میں تو تھی کسے تھی
 اس جو وار سے کسے تھی
 چوچہ جو کجاں تھی
 از انکہ لڑکے کسے تھی
 جتن تھی در دینش کسے تھی
 وہ امیری او ملک کا مری
 چوچہ بچلے اوسے خلق کا مری
 اوس کا کسے تھی
 اوس کا کسے تھی
 اوس کا کسے تھی

یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے
 یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے
 یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے
 یہی وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے اور وہی ہے جو کہ دریا کا پانی ہے

پہلے کون سا ملک کی عظمت میں آج کی دنیا میں
 اور پھر اس کی عظمت میں آج کی دنیا میں
 اور پھر اس کی عظمت میں آج کی دنیا میں

<p>جیسے سچ کہہ کر کوئی سوقت میں بیٹھے اگر طریقت میں کوئی چاہے حقیقت کا فہم اکھڑے ہو خلق رہن گنہگار غفلت میں ایسی ہی اخلاق کی شکلیں بنی ملن میں عاجزی و نرستی ہو منزل و فقر و فنا علم غیرت نے ڈالا دور سب کو بار سے سچے سے مت کلمہ کو ہر دم کرو ذکر و</p>	<p>کون طالب ہے خدا کا کس کو حق مطلب ہو وہ کارہ دل سے جو کچھ طبع کا عجب برقعہ ہو تب سفر کر نیکان سلوب ہے جس طرح صورتیں کوئی نائنشت ہو کوئی خوب دعویٰ پندار و ہستی یا نپٹ میوہ ہے ورنہ ہر صورت میں دیکھو جلوہ محبوب ہے یار و باطن کی صفائی کو ہی حار و بے</p>
--	---

جان بوجھ اللہ کیا شہوت سے کہے ابو تراب
 صفحہ دل پر جو اس کے نقش ہو کتب ہے

<p>جو ہر وجود میں ثابت ادب کی ہر جہ ہے ہوا تھا عالم ارواح میں جو مست است کرے ہے تفرقہ خود اصل دفع میں وہ منحصر سب سے قیس کا دل اک نظر و مفت ہر</p>	<p>تو خود پرستی مری میں حق پرستی ہے یہاں بھی دسکو وہی بخود ہی ہوتی ہے ذرا بھی جسکو تمیز بلند و پستی ہے جو لیلیٰ دیکھے تو لے لے کہ جنس سستی ہے</p>
---	--

وہ شہر کیا ہے نہ جس میں شہر یار تراب
 جہاں فقیر نہ دے وہ اجڑی بستی ہے

<p>سنتھ پہ سحر تو جو بن بال تھا رو چھٹکے بیکل ہے مجھے سچ کھو کر شب کی طرح چاند تار کی قبا پر ہر تری ایسی ہمار</p>	<p>چھپا دن میں رات آگنی تار چھٹکے بھول بستر بڑی میں تیر سار چھٹکے چرخ پر جیسے چکے ہیں تار چھٹکے</p>
---	---

وہ شہر کیا ہے نہ جس میں شہر یار تراب
 جہاں فقیر نہ دے وہ اجڑی بستی ہے
 چھپا دن میں رات آگنی تار چھٹکے
 بھول بستر بڑی میں تیر سار چھٹکے
 چرخ پر جیسے چکے ہیں تار چھٹکے

کون تو وہ دن تھا کہ تمام افق سے
 کان لطف و سخن اسٹان میں
 جسکو

[illegible]

کما دیکھو ہر قوم کو یہ کس کا آہ و نالہ ہے
 کیوں نہ کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 کیوں نہ کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 کیوں نہ کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے

جانب سے وہ طفل داستان کی سانسے ہوو جو میری دیدہ گریان کی سانسے دانا کی بات کچھ نہیں نادان کی سانسے رہتا ہی نہ وہ زلف پریشان کی سانسے	ہوئی اگر ذرا بھی محرم سے دوستی کھلی ہے کیفیت اس سے طوفانِ طرح جابل کے آگے ہیج ہو عالم کا قبل و قال کا اشفہ کیوں نہ وہ دل سودا دودھ مرا
---	---

یار و خدا شناسو مکی صحبت ہے کیمیا
 بیشو تراب صاحب عرفان سانسے

بھلے تم چھپ کے کل ہیا نسے گئے گھر سے اجڑی اور آشیان سے گئے آہ ہم قدر برگ پان سے سر گئے گل سے گزرے اور بوستان سے گئے اپنی جو ہستی و نشان سو گئے اسی جہت میں ہم جہان سو گئے	ہم نہ کیا کہ صحر کمان سے گئے کچھ تو صیدوں پر اپنی کھاؤ ترس ہکو جھگڑا اس سے لگا یا مس باغبان نے چمن ترزا چھوڑا وہی کچھ سمجھے و نشان کی بات مر گئے ہم اسی نفس گیرین ق
--	--

واسے حسرت تراب بار و گر
 پھر آئے جو کوئی یان سے گئے

قیامت اس گھڑی جلوہ مادہ قدالہ کرد متاہ کی تعریف اپنا دیکھا بھالہ یہ زلف اس سے بڑھائی کیا ہو کالا سانپ لالہ سنبھل کر زلف لیجوا تمھیں میں سیانک لالہ	خدا حافظ متین معلوم اب کیا ہو نوالہ ہمارے یار کی خوبی کا کچھ عالم نزالہ رہیں تو اس کے لیتے بال بھی مار ڈالہ خطر سے جان کا اس شانہ مت ایسی بڑھ ہو جالہ
---	--

وہ جس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا ہے
 وہ جس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا ہے
 وہ جس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا ہے
 وہ جس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا ہے

۲۰۲

بابت کا پانچ ماہ پر جاننے کی
خیر ایک ماہ پر جاننے کی
بابت کا پانچ ماہ پر جاننے کی
خیر ایک ماہ پر جاننے کی

یار و بہین ایسی کوئی تدبیر بناؤ
ارمان رنگی یہ بہین تا دم خنجر
زاہد نہ تجھے حور کی خواہش ہے دانش
آوارہ ہو صحر اکو چلی ہم تو بیان سے
قاصد یہ سخن گوش بگوش اوس کو کہنا ق

گھر اوسکے نجا دینیں وہی ہے گھر اوس
بھوڑ سے بھی تنہا کبھی وہ شوق ادھر اوس
گر سانسے بڑی دہری جلدو گر اوس
چاہی سو تری کوچ میں اب بھٹا اوس
وہ سرخ قبلاوش جو تھک لڑا اوس

بطحہ تری بچین بیکل ہر تراب آج

بجھ اوسلی خبر لے تری جی میں اگر اوسے

11-06

عجبت ہیں دروایا تیب بخیر ہے میں اس حسرت فرما ہوں کہ چ کرنا ہوں خدا شاہ مجھے صیغہ دے وہ فرما مبارک ہو میں اس کے سامنے بار و زود کس طرح کیوں	نہ میں جاتا ہوں گھر وہ انا گھر کہیں آدھ گاہ پر وہ نشین مجھ پر بھی نظر ہے وہ مرگ آؤ وہ پھینکی نفس بالین پر ہے ہنسے دیکھا وہ سنگدل چشم تر ہے
---	---

ترا اب اس چشم گریان کی تھوٹی گرد و مچھپس

جلال دیتے تھے اکہ دم من یہ داغ جا رہا ہے

42

چین کے پانچ سکا نہیں دشمن کے رو سے
چن برا خلاق میں دل بگ عجیب
میں سوتی جا کر اور سکوٹھا بگا کہ بھی
صبا سو غمین جو گل نہیں بھوڑو سانی تھے
تراب اس چکر نکل برچون ہر امنکر

دورانِ شہادت

زنده بود و در آن روز که ملاقات نمود
 شام کوئی طعامی پس ده بولا
 ملاقات نمود و در آن روز که ملاقات نمود
 شام کوئی طعامی پس ده بولا
 ملاقات نمود و در آن روز که ملاقات نمود
 شام کوئی طعامی پس ده بولا

۱۸۱
 معرفت کی راہ یارو دوستی پارک ہے
 شمع کی جادو حقیقت کو تیریدنی لپکتی ہے
 جلالون

نکار کی باتوں میں گمراہی نہ ہو
وہ جو ان کی باتوں میں گمراہی نہ ہو

[illegible]

برحق ہے گردہ دعوے شیخی کرے تراب
ہو دے جو آل پاک محمد حنیف سے

غیر سے ملنا اثر ایرون پہ کیا ہے
 چھپ گیا عارض جو بیشکی منہ پر لغد از
 لسطح دانا کو ہونا دان کی مجلسین
 پر و پنجر کسی بھی نہیں بنتا ہے بات

کیا کرین کچھ بن نہیں پڑتا ہوت ہے
 گھر گیا چار و طرف سو چاند پر کیا ہے
 صحبت نا جنس نہ این عذاب و ہے
 الامان یہ نفس و سر کیا ہو کا فر ہے

حصول جنت میں مولا گل
 کہیں عین میں ہو چھو گیا انا
 پامناض میں سو کوئی سو کوئی
 سکایا نہیں جو کسی کوئی

۱۲۹	چاہے کوئی جبری بنے اور چاہے کوئی قدری نہ رہے مذہب اپنا تو مسلمان اہل قدر و جبر ہے	کعبہ عمران مین بارگاہی میں عمارت سے تھے یہ
-----	--	--

مدعی کیوں نہ چھو دیکھ حسد سی جل جا
 بہتو ٹھنڈ سی بہن عیث گرم پڑی کوئی
 ناب یارہ وارن کیسے ہو موسیٰ کو جہان
 سبج پڑ کا کین باپ سی جانا ہر سہا
 دیو ہو تو رے پیر وئی مدوسی جل جا
 کیا عجیب سی خود قدر صد سی جل جا
 طور سا کوہ نمجلی احد سے جلجا
 کیوں نہ والد کا جگر داغ ولد سی جلجا

۱۲۸	تو نور کھ سکے اور اپنی نظریات شراب جو کوئی دیکھے تجھے دیرہ بدسی جلایا ہے
-----	---

مرا خورشید چرخ مهری با هر قدم که
بوقت نزع چرخانی بر تو رسد که قدم کدو
بمهری میدان پانی سے گیاہ شکابو سبز
مرا حم ہونہ گریس می اس وقت ز صبح

نہ متباد آسان پر شام سرتاجی دم
نہو جانکنند فی عاشق یہ آسانی شوم کے
مرا مجنون یا نہیں اگر با چشم نم کے
مجھے دوزخ سے جی بھر کر ذرا تو دلکا

کنا بکار کا بانی مکار سے
چرخ بزم کا بانی مکار سے
چرخ بزم کا بانی مکار سے

در دستان جنت کی دوا کی دوا ہے
 در دستان جنت کی دوا کی دوا ہے
 در دستان جنت کی دوا کی دوا ہے
 در دستان جنت کی دوا کی دوا ہے

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جس کی ہر بات میری طرف سے ہوتی ہے۔
 میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جس کی ہر بات میری طرف سے ہوتی ہے۔
 میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جس کی ہر بات میری طرف سے ہوتی ہے۔

<p>مرض ہو عشق کی جسکو تراب اسکی دیا گیا ہو نہ وان غلبہ سے سوز کا نہ وان ماوہ مراقی ہی</p>	
<p>غم کے چھپا رکھنے کو گھر چاہیے بس سے ترا آئینہ اوٹھا دیکھنا دیکھ لیا جسے تمہیں سب کہیں ناز و ادخوبون کے ہتھ پازین نام نہ لے عشق کا اسے بھوس فضل خدا ہو تو بلار دہر سب</p>	<p>دل کو مرے لیجیے گر چاہیے ہم پر تری نیک نظر چاہیے جانیے اب آپ جد صر چاہیے یار کو کیا تیغ و تبر چاہیے داغ تو سننے کو جگر چاہیے دار بجانے کو سپر چاہیے</p>
<p>جس نے کیا سب سے بہین خیر ہکو تراب اسکی خیر چاہیے</p>	
<p>وہاں سے پاک آیا یا نس کیا ناماں جاتا ہے یہی کہتی ہیں سب رو رہی لگ انکے بکنا یہ صوٹ ہی مری جس نے میں اوپر شیدا غلط ہو کر کون سنتا ہو گا یار کوٹھی کر خدا حافظ آہی خیر کچھ کہتے ہیں ہر اک مبادا چاندنی ماری چھپا لایو وہ منہ پنا</p>	<p>جو اس عالم سے تر دامن زہر خاک جاتا ہے تر عاشق جان بادیدہ غمناک جاتا ہے کوئی گھر جانا کہتا ہے کوئی صفت کہ جاتا ہے مرانا بلند از گنبد افلاک جاتا ہے جد صر وہ دشمن جان قاتل سفاک جاتا ہے جب اسکی آگے کوئی خستہ جگر دیا کچا جاتا ہے</p>
<p>تراب اس کوستان سے کوئی فی کسطح لاوے نہ وان تک عقل ہو سخی نہ وان اوداک جاتا ہے</p>	

جو دوسری کہی ہے وہ سزاواردوستی
 اس کی کوئی بات ہو نہیں سکتی
 ہوتا ہو دشمنی میں ہو ظلم و ستم
 نہ ہزار دوستی میں ہو جو دوسری
 آدم کا دوسرے سے ہے جو دوسری
 کو تو ایسے شخص سے بھاگنا چاہیے جو
 ثابت نہ اس زمانہ میں ہو ایک دوستی
 کیے اگر کسی کو دوسری دوسری
 اس کی کوئی بات ہو نہیں سکتی
 اس کی کوئی بات ہو نہیں سکتی
 اس کی کوئی بات ہو نہیں سکتی

جہاں سے کہیں بھی ہو وہاں سے کہیں بھی ہو
 جہاں سے کہیں بھی ہو وہاں سے کہیں بھی ہو
 جہاں سے کہیں بھی ہو وہاں سے کہیں بھی ہو
 جہاں سے کہیں بھی ہو وہاں سے کہیں بھی ہو

[illegible]

متراب اب کون آنی پاس کوئے جسے سبکی اس

فقیر عین سوا بیرون کو گس کو عسے ناتا ہے

چاہیے روناد سچیلکی میں جو کوئی پھنسے
کیا یہی جھنجھلا کر وہ بولارہے تجھے کا لادے
خافقاہیں فی ہین خالی ٹیر میں بدست
کیون پھر جو جادو الہی ادھر کریں گے
ہمے سب سے متعلیٰ ہی ہے اگر چلے ہے
جو بڑی پھر تو تھے بانگ رنڈی سچو نہی ہے

اہل دنیا کی لذت لیکے کس منہ سے
ہاتھ اور سلی نہ لے کر کل نہ کھدیا کشوخ فی
سیکڑی تخیانی سیلاب وہیں سو وقت میں
یار و جو شرعہ دم سزا کی ہیں اس ملک میں
کہتے ہیں مثل جبرس چراک یا آواز بلند
مل گئے وہ خاک میں سارا بدن سرنگ گیا

جائے اندیشہ ہی گھر خالی رہی جیتک تراب

دل من جب حق لبکلمات دھکے سب سوتے

کیا منہ جو کھی حال مرا نامہ برادوس سے
 جز باوصیا کون کہو یہ خبر اوس سے
 الفت ہوئی ہی دنگو مری اسقدر اوس سے
 پر ہیز کی سطح نہو گا لگر اوس سے
 دل کیو ملی عشق میں بار دگر اوس سے

سنسار و کیلی نہیں ہو سکو ڈرا ورس
جل نہیں کے ہو لڑخاک ہم شش خلو غم نہیں
کیا کیسے بیان اسکا کیا ہی نہیں جانا
ہر چند ٹھانی کی بہت چاٹ منصر ہے
گر بھرتن کہ ہو تو ملاقات سیکھ ہو

شرف خاندان کی بین بار و بار
 کوئی کامیابی نہ ہوئی ورنہ
 مفصلہ کوئی کامیابی نہ ہوئی ورنہ
 چوبی مقصود ہوئی مقصود ہی مقصود
 دیکھ
 دل میں کیے ساتھ محبت ہو
 قسمت میں کیے ساتھ محبت ہو
 اگر دل کیے ساتھ محبت ہو
 دنیا

کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہوتا ہو سے یا وہ جو کچھ اللہ کرنا ہے

ہنسی آتی ہے سکو چاہ اپنی یاد کر میں
کبھی تنہا مجھے گھر کو نہیں کرنا ہے
اجل کیا رہ آتی ہے نہیں ملیں سہ گشت
بہت تہہ پر کر دیکھی دست آئی نہ کوئی بھی

بھلی ہر سے یا دوسکی ہی تو ہر مراد دوسکی
تراپ اس بات سے تجھ کو وہی اگاہ کرنا ہے

خواب سکونین کیونکر کہوں سا جہاں سے
یہ لڑکپن اوسکا ہو کر تا ہے نقید
کسطح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا
رکھدی مرے سینے پہ ذرا ہاتھ تو اپنا
ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس
کون دوسکی خیلا مری کون دوسے
اٹھو تو دوسکی کا کسی روز ترا گھر
کسطح یقین ادمی مجھے اوسپر عزیز

پیش آئی تراپ اپنے نصیب سے دی بات
جس بات کی امید نہ تھی سکو جہاں سے

کہتا ہے نہ جھٹو نگا میں قصیر کسو کی
پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھ سے
یہ میرے کرہ جانے کو ہر فقر کسو کی
میں خوب سمجھتا ہوں یہ تہہ کسو کی

کئی عمارت کی زیادہ نہیں آگاہی
سب مقامات دلا بھی نہیں آگاہی
میر جھکا جیسے کا کاں میں آگاہی
کئی عمارت کی زیادہ نہیں آگاہی
سب مقامات دلا بھی نہیں آگاہی
میر جھکا جیسے کا کاں میں آگاہی

کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہوتا ہو سے یا وہ جو کچھ اللہ کرنا ہے
ہنسی آتی ہے سکو چاہ اپنی یاد کر میں
کبھی تنہا مجھے گھر کو نہیں کرنا ہے
اجل کیا رہ آتی ہے نہیں ملیں سہ گشت
بہت تہہ پر کر دیکھی دست آئی نہ کوئی بھی
بھلی ہر سے یا دوسکی ہی تو ہر مراد دوسکی
تراپ اس بات سے تجھ کو وہی اگاہ کرنا ہے
خواب سکونین کیونکر کہوں سا جہاں سے
یہ لڑکپن اوسکا ہو کر تا ہے نقید
کسطح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا
رکھدی مرے سینے پہ ذرا ہاتھ تو اپنا
ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس
کون دوسکی خیلا مری کون دوسے
اٹھو تو دوسکی کا کسی روز ترا گھر
کسطح یقین ادمی مجھے اوسپر عزیز
پیش آئی تراپ اپنے نصیب سے دی بات
جس بات کی امید نہ تھی سکو جہاں سے
کہتا ہے نہ جھٹو نگا میں قصیر کسو کی
پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھ سے
یہ میرے کرہ جانے کو ہر فقر کسو کی
میں خوب سمجھتا ہوں یہ تہہ کسو کی
کئی عمارت کی زیادہ نہیں آگاہی
سب مقامات دلا بھی نہیں آگاہی
میر جھکا جیسے کا کاں میں آگاہی
کئی عمارت کی زیادہ نہیں آگاہی
سب مقامات دلا بھی نہیں آگاہی
میر جھکا جیسے کا کاں میں آگاہی

۲۱۷
 درجہ اولیٰ میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ ثانی میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ ثالث میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ رابع میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ خامس میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ ششم میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ ہفتم میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ ہشتم میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ نہم میں جو کتب لکھی گئی ہیں
 درجہ دہم میں جو کتب لکھی گئی ہیں

شرایا چکا تفسیر همین بیدار و بختیاست
جوانین صبی و سکی خوش بدلی از عاشق
گشاد عشق باریمین اگر بختیار تو کیا
وہ میری چشم تر کو دیکھ چلے وقت کہ بیٹیا
مرا احوال نامہ لکھ کر آنا کا تبیین بولا

مسافر او ٹھکانے کی باتیں اب رات باقی ہے
وہی غمزدہ ہی شہر وہی حرکات باقی ہے
ہوئی ہیں اوپر سو بردین فقط اک بات باقی ہے
ہوا میں ترنیں بدلی ابھی برسات باقی ہے
جو یہ سلیکات ہوں نظر سے تو یہ سبات باقی ہے

ترا با آگے نہ بچھ گیتے اوسیکارنج دھم دھم
اوسیکے در پر ہر سیسی سی گیتا باقی سہ



بمحلایکو نصیبی نسی ملا غمخوار ساقی ہے
وہ ہلکوجام بھر بھر دیو اور دیکھو تنک اور
خیز دار یسوار یسوار ناقتیب بدید
تاشارد دیو دیکھو بدستونکی مجلس کا
شرع عشق بسنی ہی جو صورت ہی تو لا
رگ ویشی من میری غمخوار کاشی جیسا ہے

ہمیں اب مری کیا گئی ہمارا بار ساقی
ہمارے جی چھایا نہ کہت ہشتار ساقی ہے
نثار سے ہوش لیو کے لیو تیار ساقی ہے
صریح مست سا غریب سے ہشتار ساقی ہے
اوس تو میکہ ہے جو شب و دیوار ساقی ہے
میں سے عام ہو گلگون نہیں درکار ساقی ہے

تراپ البیہ بنجھو وان ملین کو جام کو تر کے
کو تیراجہ اعلیٰ حیدر گڑھ ساقی سے

12

ہنجانوں میں دلوں کو بھگیا ہے
 ہوئی ترک سب مری آشنائی
 جو گرہا بخو یا نہ تو نے تو نے اڈرائی

تجھے دیکھ سب سے بُرا ہو گیا ہے
تو جب سو مرا آشنا ہو گیا ہے
میری چشم کا تو تیا ہو گیا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۶

۲۲
کتابخانه عمومی مسجد اعظم کربلا

زبان پر میری گفتگو ہر کسو کی
عزیزا بہ شکر کیوں نہ لکھو نہیں
نرمشاق و ہارسا بنو مت کہ
قیب او کے کو چہیں ہے ہر صوب
تجھے آئینہ سادہ کیا منہ دکھاوے
رخ دوست اسہیں بھی جو کہتے ہیں

مری شکل تو ہو ہو ہے کسو کی
ترجی پیر میں عین تو ہو ہے کسو کی
بصلا یہ بھی کچھ آرزو ہے کسو کی
شکایت یہی کہ ہو ہے کسو کی
جدا کب ترے در و در ہے کسو کی
جانم جو شکل عدو ہے کسو کی

ترا اب انکھ سے میری کوئی اور سکو دے گئے
تجسلی عجب چار سو سو ہے کسو کی

و دلی کو کھینچ کر اپنے دل میں لے کر جاسے
 عیا و ت کو جو آیا وہ دم نزع
 نہیں چھوٹے گا مجھے کو چہ عشق
 جہلا کیونکر اور مصر میں چھوڑ کیوں
 تو اپنے ہاتھ سے ہرگز نہ کر قتل
 میری دریا و امان طوفان آدھے
 مبارک ہے وہی دم زندگی میں
 کہ صرف اسے عزیز و بے نال

ٹرپ کر باے عاشق کون مر جاے
 غنیمت ہی اگر اکدم ٹھہر جاے
 کہو واعظ سے یار واپس گھر جاے
 لگی ہے یار پر پیری نظر جاے
 ایسے آسین تیری نہ بھڑ جاے
 تر عاشق جان با چشم تر جاے
 خدا کی یاد میں جو دم گزر جاے
 طلب میں باہر کی جی تک اگر جاے

چند مصرعہ جوں تراب اودھروہی ہے
کوئی اس سے کہاں بھیگاے کہ مصرعہ

[illegible]

مقابل

یہ شعر ہے جو کہ دریا میں بہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے

مقابل ہو رہی کوئی پانچ سو روپے
 اگر اس وقت یاں آئے تو کچھ اور تیار ہو
 وہ اپنی مہربانی سے جو کہ گھر میں بیٹھے
 کہے کیا عاشق شیدا کھل عشق کا ہی کیا

تراپ اکبار کیا سو بار کوئی بوجھ تو کد نہیں
 صنم سے مجھ کو الفت سے تعلق ہے محبت ہے

دل اور پیر ہر گمانا ہی بھلا کچھ تو کیا کیجئے
 جو میں آئینہ بجاؤں تو اس کو دیکھنے پاؤں
 نہ آتا ہی مری گھر میں بیٹھے ہر مری میں
 کٹھن سے اس سے بچ پتا ستم اس کا بہن
 جو اوپر لگانا ہی جو شمع سکوہ دلاتا ہے
 ادا و عشرہ غمہ حیا و شوخی و جملہ

تراپ اس ہوا منجھو گھر اس کا پڑا دور
 نہ کوئی آتا نہ جاتا ہی بھلا کیسے تو کیا کیجئے

لگا ہوا شوخ تونگی بلا ہی جس سے لڑے
 چمن میں لالہ و گل سب نار ہو تو ہیں
 چھپے ہر دلیں مری یوں وہ لو کہ مر کا کئی
 میں در و دل سے جو دون تو موتی جھیل

یہ شعر ہے جو کہ دریا میں بہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے

یہ شعر ہے جو کہ دریا میں بہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے
 ہر لمحہ کہیں نہ رہتا ہے

[illegible]

روتا ہوں میں اوسکی سحرنا وصل میں
نار اڑا ہوا شوق میں طال لسان ہوا
کہتا تھا اک غریب جہد اقا فیلے سے یہ

حالت یہ میری دیکھو اداسی چوٹیں گئی
بلبل جو چپ رہی تو باسے فضا گئی
کیا جانے کہاں وہ غم آج رہیں گئی

کبتک ترا بیا رسد عاقل بیگانه تو
غفلت بین عمر تیری تو باون برس گئی

نامو عشق میں تو خلق میں بنام ہووے
یار و تم جنکی زبان سے تمہے دعا کو خواہان
من غل و زر کے کہاں جا کر ہی جھینڈے
راہِ رام اوٹکو کو چاہو کرو اوٹکو سلام
عید کے چاند کا دھو مارہ رمضان میں
ہیزم ترے نکلتا انحرصو انجلی وقت

درد سے کام پڑا عیش سے ناکام ہو
لب خوار ہوئے وہی طالبِ شہ نام ہو
خالِ جگر بنی ہو سیہ دام ہو
وہ بیتِ شوخ کیلئے نہ کبھی رام ہو
جلوہ گروئی جو سرِ شام لبِ بام ہو
اے کرتے ہیں وہی عشقِ مین جو خام ہو

شام سے صبح ہوئی یا رنہ آبا اب تک
کون کتنا مختار اب اور کجا مان شام ہو

کیوں اب سست ہوئے ہیں لب ہمارے چلے
یوں بھی تا ہی عیادت کو کیلے کر کوئی
عشق کو غین چھینتا تھا جو بہت زور دے
غلیہ عشق دوجانب توجینا ہی کٹھن
کبھی ادھر سے نگاہ لڑتی جزا دے کبھی

نیہماں چھوٹا اوسو پار دل از ار چلے
نہ دعا رکھی نہ دوا اور اوسے مار چلے
غم ہجرا نہیں اوسے کر کے گرفتار چلے
موت دو تو انکی اسپین جوتھیا ر چلے
کیا عجیب شق و معشوق سے تلو ار چلے

[illegible]

فقط از این که در این کتاب بود آدمی را
فقط از این که در این کتاب بود آدمی را

۲۲۵
 اب تیسری رات میں گھات لگا کر اس کی ہلاکت کا ارادہ کیا
 مگر اس نے اس کے ارادے کو پہچان لیا اور اس کے ارادے کو
 اس کے سامنے رکھ دیا اور اس کے ارادے کو اس کے سامنے
 رکھ دیا اور اس کے ارادے کو اس کے سامنے رکھ دیا

وہاں سے کہتا ہوں علماء ذات یہ چون
وہی گویا وہی ہے آپ شنوا
وہی صوت وہی خود حقیقت
وہی موسی وہی فرعون میں تھا

وہی چون یہ سب چون و چرا
وہی سنے سے وہی نغمہ سرا
وہی سب اوسے مادر اسے
یہ وحدت کا عجائب ماجرا ہے

تراب اس بات کو سمجھے وہی خوب
حقیقت سے خبر ہو کہ ذرا ہے

مجھے خاک کے پاؤں کی تشبیہ تھ آئی
کہا عاشق سو کل دوسری در پر تو جا
معتنا ہو کہ ہر طرح ہو برعاً حاصل
جھکا تھا دل خندانہ کہ زلفوں نے لیا حبیب
غضب سے بار و بارہ اوسکی جھڑتی ہو نہ مری
مرا خط پر ہر کل ادھر کہا کیا خوب لکھا ہے

دکھاؤ لگا میں سے خوب اپنا نامہ اعمال
تراب ادس شوخی محکم اگر قصہ تھ آئی

ہکو کچھ دولت نہ کچھ اسباب شاہی چکا
کا و خیر ہو وہ نہیں جسکو حقیقت خبر
ایکون جوہر و جفائا زو ادا کرنا ہے بار
لاش پر عاشق کو کر دے ایسے خبر سونٹا

خاتمہ بخیر ہر فصل اتنی چاہیے
ادھی کو معرفت اپنی کہا ہی سے
عاشقوں قتل پر اک نگاہی چاہیے
کچھ تو محضر ہر شہادت کی گواہی چاہیے

وہاں سے کہتا ہوں علماء ذات یہ چون
وہی گویا وہی ہے آپ شنوا
وہی صوت وہی خود حقیقت
وہی موسی وہی فرعون میں تھا
وہی چون یہ سب چون و چرا
وہی سنے سے وہی نغمہ سرا
وہی سب اوسے مادر اسے
یہ وحدت کا عجائب ماجرا ہے
تراب اس بات کو سمجھے وہی خوب
حقیقت سے خبر ہو کہ ذرا ہے
مجھے خاک کے پاؤں کی تشبیہ تھ آئی
کہا عاشق سو کل دوسری در پر تو جا
معتنا ہو کہ ہر طرح ہو برعاً حاصل
جھکا تھا دل خندانہ کہ زلفوں نے لیا حبیب
غضب سے بار و بارہ اوسکی جھڑتی ہو نہ مری
مرا خط پر ہر کل ادھر کہا کیا خوب لکھا ہے
دکھاؤ لگا میں سے خوب اپنا نامہ اعمال
تراب ادس شوخی محکم اگر قصہ تھ آئی
ہکو کچھ دولت نہ کچھ اسباب شاہی چکا
کا و خیر ہو وہ نہیں جسکو حقیقت خبر
ایکون جوہر و جفائا زو ادا کرنا ہے بار
لاش پر عاشق کو کر دے ایسے خبر سونٹا
خاتمہ بخیر ہر فصل اتنی چاہیے
ادھی کو معرفت اپنی کہا ہی سے
عاشقوں قتل پر اک نگاہی چاہیے
کچھ تو محضر ہر شہادت کی گواہی چاہیے

شراب اور سب جی خوب سے
دوسری چھاتی پر کھینچا لکھ

منہ سے نہ کہ اپنی کہ مر جاؤں تو دیگر
کرتا تھا رقیب سے وہ اکدن مری غیبت
جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگات بنا کر
وان آد لگا آگے جو کیا ہے عمل بد

ایمان شراب اپنا سلامت رہی کیا ڈر
جائیں گے نہ اچھے مختار کے پیچھے
صل اللہ و آرد
حیدر سلم ۱۱

وہ گھر میرے آدے ہنسا دی مجھے
یہی ہے مری اب خدا سے دعا
میں اپنی ہی بس میں ادسی کر رکھوں
نہیں اُدھنی ہے دل سے یہ آرزو
تراز و رجب جانوں اے یل اشک
نہ خط لکھ سکے جو نہ کچھ کہہ سکے
مری یاد قاصد دلانا ادا سے
اُدھنا منہ سے برق ذرا ہنسنے بول
مرے دل کو ناحق کیا تو نے قتل
تجھے کب کون گا مہیا نفس
کل اک درد مارے فی مجھے کما
سے دل میں میری ہی درد ہے

جو گھر اپنے جا دی رو لاؤں مجھے
اُنہی پھر اوس سے ملا دی مجھے
عمل کوئی ایسا سکھا دے مجھے
کوئی بر میں اُس کے بٹھا دی مجھے
کہ اک پل میں اودھر نہا دی مجھے
وہ تصور میرا اپنی کچھا دے مجھے
منا ہوا وہ غافل بھلا دے مجھے
تنگ اپنا جلوہ دکھا دے مجھے
خدا کے لیے جو نہا دے مجھے
کہ جی مار کے پھر ہلا دے مجھے
وہ بید رہی جو دوا دے مجھے
تو اے پیر ایسی دعا دے مجھے

سب جی خوب سے
دوسری چھاتی پر کھینچا لکھ

دوران شاہ تراب
رویت یا نخواستہ
تجھے کب کون گا مہیا نفس
کل اک درد مارے فی مجھے کما
سے دل میں میری ہی درد ہے

ایک جہاں کی غارت گری
دوسری چھاتی پر کھینچا لکھ

۲۲۱
 غنچہ و گل سے کیا بلبیل پر گلشن میں شرم
 جل سے تہمت بلا کو برکت دست قتل کی
 چہرہ گئی دل میں مر مر گریں آؤ گویا
 بار چوٹی کھو لگی عاشق کا دل کر چہرہ
 شاہ جہان غم کرتی ہیں ہزار دن فکری فتح
 جاگئے سوئے تراب و سکندر اکدم بھولنا
 اور سب بھولے پر اتنی بات رکھنا یاد ہے
 ۲۲۲
 مینو نہیں بہار کہ اسیت سیاہ رمضان
 ہو کر تاجہ سدا پہلوتی یار و نکہلنے سے
 ہر اک معشوق بن ٹھن کہ دکھانا ہر حال اپنا
 کہیں دن ہو کہیں مہر کیڑی کہیں باقی
 رہی جھوکا پیاسا جو بیان بہر خدا چندے
 تراب او سکودمان شد و لکھن جو در فلک
 ۲۲۳
 آنکھ میں چستی ہیں بن چاند شکر پیارے
 غم سے ہیں برسات میں خوش بار کو شکر
 جھمکی آنسو کی آہ کی بجلی چمکی
 کیا ہی دور کو ہوئی ویدہ تر بھر دو ان
 آیت رعد پر ہفتا خین بادل گر جا
 ۲۲۴
 ہجرتی رات میں مہجائی نہیں تار پیارے
 فقط اک ہمسے ہوئی دور ہمارے پیارے
 کیشو جیسو روزی تم یار نسو سدھار پیارے
 ہی عجب سیر بہر یار کی کنار پیارے
 دل فسر کرنا ہر مرا خون کی ماری پیارے

۱۳۳۵

۲۳۲

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴

ایان نام کوئی نہ خواب کا سہلے
 لبریز ہون بن شراب پیاسے
 ہون حائر پہ جون معاب کا سہلے
 بلب کی جگہ شراب پیاسے
 خشکی سے ہوئے شراب لا سہلے
 لے ماتھے میں یہ کہا بکھاسے

انکھیں بھین روتے روتے سوئے
جس طرح وہ آنکھ بھر کے دیکھے
کھڑے پاسے زلف چٹکی اس طرح
کیون باغ داد جی مرغبان جب
گل پھول کے بھر گئے ہزاروں
دل غم سے ترے جلا جھٹا ہے

دل دیکے تجھے مزہ پہ پایا
جی دیکے سہلا تراب کیا لے

و جبل میں چھوٹا مانہ دانغ اور سکا نشانہ لکھی
سامنے آؤ تو ہی دون جانفشانی لکھی
مہروانی گھٹ گئی نامہ سہانی لکھی
ہمسے ابتک دلیں اہ سکے یہ گمانی لکھی
ماحق ایار و فسا و سکولین ترانی لکھی
عاشق و معشوق کی جگ میں کہانی لکھی

یان تلک دلمیں جدا کی گرائی رہ گئی
 دور سے وہ منہ دکھا کر لگیا صبر و قرار
 دوست تو کیا کیئے اوسکا ماجرا سچے سنو
 خط نکل آیا گئی اوڑسا دہرونی کی سباز
 رہ تجلی ہے کہاں مشتاق ہو جسکا کوئی
 مٹ گئی لیل ہوا مجنون ہوا قصہ نام

منتظر ساعت کاره غافل نہوج سو قمر اب
آکے دن چلنے کے تھوڑی زندگانی رہی

اگر ارغواننگ ہے دنیا کی بادشاهی سے
اگر چنودہمین ہو نسبت ارغین خدائی سے

خداہ پناہ فقیروں کی کبریائی سے
خدا کی لوگوں سے ڈرنے رہو خدا کے لیے

[illegible]

<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>
<p>۲۵۸</p>	<p>اہل جہان ہیں خراب اپنی عقل سے تراب وضع بد روزگار دیکھتے کینک رس ہے</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>
<p>یہ کائے نے ہزار دن کو دسا ہے ہر دل کیون شکیں میں کسا ہے تو خود گل ہے اور چھو لو نہیں لسا ہے تو اسے نام خدا جب سے لسا ہے ہمارے لو نہیں کوئی آپ سا ہے یہی جہر چاہیاں صبح و سہا ہے یہ ترے دلیں کیا و سوسا ہے</p>	<p>یلا سے جان تری رلف رسا ہے غضب گوندے ہے چوٹی تو نہ کسا ہے نفتہ بن معطر کر کے چپکنا طوان دل ہو اسے فرض مجھ پر ہم ایسے ہونگے بغیرے تمہارے رخ او سکا صبح ہے اور زلف ہو شام تو اس سے بد گمان رہتا ہے ناحق</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>
<p>۲۵۹</p>	<p>بظاہر رند ہے باطن میں راہد تراب ایسا بھی کوئی پارسا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>
<p>مچھلے تم چپکے کل یہاں سے گئے کھر سے او جڑے اور اشیاں سے گئے آج تو کچھ وہ بد گمان سے گئے اے ہم قدر برگ پان سے گئے گل سے گزرے اور بوستان سے گئے اسی حیرت میں ہم جہاں سے گئے پھر اسے جو کوئی یہاں سے گئے</p>	<p>ہم نہ کچھ کدھر کمان سے گئے کچھ کو صیدوں پہ اپنی کھاؤ ترس اور ٹھکے چپکے بزم سے میری ہمیں جھڑکا اسے لگایا سنہ باغبان نے چمن ترا چھوڑا مر گئے ہسم اسی تفکر میں واسے حسرت تراب باروگر</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>
<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کیا ہے یہ دل و جان جبر فدا ہو گیا ہے</p>

[illegible]

کتاب در سبک و سحر اب
چون می شناسد اب
و
سبک و سحر اب
و
سبک و سحر اب

دامن خدای عزوجل گنجد
 غفلت سست جان و دل
 شکر سبب یمن و کرم
 عین است یمن و کرم

وہی کہ جو ان بھی کل گیا وہ تو اس کے
کچھ نفس میں اس کے لئے کہیں یہاں
وہی کہ جو ان بھی کل گیا وہ تو اس کے
کچھ نفس میں اس کے لئے کہیں یہاں

اب بھلا کیا دیکھنے کو آؤں تم سرنگی

کیا کہیں شجر کو فی کل روز پھل پڑتا ہے
خیر سے کہ بطور سے آج خیر سے ہو گیا

نہایت پیشہ رو یونانی سائنس دان
اور مصری رقص چوبیسکا اور مصری موسیقی

وہ دوسری خیال میں مست السبت
کنا دنگا وہ کسک دوخو دنگا

اوس چشم شریکین سے بجاوی خدا ترانہ
 بہت بھاریانہ سے بھڑک رہی تھی

لا ان غولی کا نہ چھینے میں ہمارے
تو اگر اوسپہ ذرا گوشہ دامن ہمارے

ایک باہر کو کیا نام دیکھو دیکھو
 ایک باہر کو کیا نام دیکھو دیکھو

یاد و دقت حاصل بیدار و دلچاسپ کوئی

۱۶۰

مازدا و اسلمہ پانڈہ کی ہتھیاری بیوی کے

یہاں سے لے کر پورے ملک تک ہر جگہ پر ہندوؤں کی بے شمار تعداد ہے۔ ان کی مذہبی عقائد، رسم و رواج، اور سماجی ساخت کو سمجھنا ہندو مت کی بنیادی ضرورت ہے۔

پیر ۱۲

بسم الله الرحمن الرحيم

پیدا کردی این را که در این دنیا
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی

پیدا کیا خدا نے عبادت کو واسطے
 اعمال اپنے میں تو امید بندھے

نہتے مرے جو یاد میں او کی ہر قراب
 جیگڑے ہارے اور غفلت میں کہو تے

خواب کی پر پیواریات کوئی تب جانتے
 اپنی ہستی سے الگ ہو جیسی کی لڑے
 بس طرح کہتے ہیں ہر حق بخوان و پند
 یوں فقیر کا فرق پانا بہت دشوار ہے
 عقل ملے جانی میں خوب تدبیر بان
 زربازی میں جنادی اور کو نور درجا
 اول و آخر وہی ہو ظاہر و باطن وہی
 باوجود کار و بار غفلت اس عالم کو بھیج

کیا عبادت خاصا نشہ شکل ہر قراب
 بے وقت ہو شادی ذات کوئی تب جانتے

بار و یکدیگر میں وہ شکرت آتا ہے
 چاہوں ہر درد مان بون نہیں کہہ شکرت
 کہ اندھیر میں مجھے چاند نظر آتا ہے
 کہ ہر مری دل میں یہ سو اس خط آتا ہے
 کیا ترا کام ہر بان کہوں تو ادھر آتا ہے
 جس گھڑی دلوں میں نہون سو آتا ہے

پیدا کردی این را که در این دنیا
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی

جائے درمی اب بار و خوار کو کس
 سراپا چھکا دیو سے جو کار کو کس
 کہ جانی کوئی ہی میں وہ کار کو کس
 کہ جانی کوئی ہی میں وہ کار کو کس

پیدا کردی این را که در این دنیا
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی

پیدا کردی این را که در این دنیا
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی
 دل از این دنیا جدا کردی

[illegible]

میں اوسکو دیکھ کر ہی یار و نہو گیا۔ بخود
 نگاہ پاک پر میرے لحاظ کر کے تو کہہ
 دو کیا رکھی سے ملے او پھر نہ ملے

سنبھل ہے وہی جسکو خدا سنبھال کے
 خدا ہمیشہ یہی نظر کمال رکھے
 عیث پھر اس کوئی خواہش نہ رکھے

تراپ کا ہیگو درخبر کے امیروں
مردہ اہل دول سے جو کچھ کمال رکھے

<p>جب تلوک خطر جہاد باقی ہے او سکو نائب نہ کہتے کچھ بھی جسے چھری لی آنکھہ یار نے سب سے ہو گئے سب طرف کو راستے بند خط کے آتے سب اس سے ہو گئے بد یار سے اور ہم سے آج تلوک اتنے ہیں من بہار کے بلبل کچھ نہ چھو ترا ب کا احوال</p>	<p>نفس پر دوسیاہ باقی ہے دل میں ذوق گناہ باقی ہے جس سے دوسری نگاہ باقی ہے فقط اک دل سے راہ باقی ہے صرف یہ خمیہ رخواہ باقی ہے دوستی کا بناہ باقی ہے صبر کو ایک ماہ باقی ہے دل میں غم لب پہ آہ باقی ہے</p>
---	---

شیخ فانی ہوا ہے جون یعقوب
تو بھی یوسف کی جہاں باقی ہے

<p>کیا پریشان وہ ذہنی مشکین ہے جو کسے پیر ناتوان پر جسم شورے غولی زرقن کا ترے</p>	<p>دل مراستشراو عکین ہے او سکو کیا کہتے ناتوان میں ہے اس زخمیان کا چاہ شیریں ہے</p>
---	---

[illegible]

دور ادا میں کا تری کو فہم کی زبان کی یاد دلاؤ
تو ہی ہو گا کہ وہ فہم کی زبان کی یاد دلاؤ
جی سی میں نہ لگے اس عنوان کی بار بار
اسکے انداز معنوی کی ایک بار

وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے

<p>یہ کہ کسی کا کہی کسی نہ کرے یار کی گالیوں سے جو خوش ہو پیر بھائی میں اوسکو کیسے کون یار ہی اوس سے نہ کہی یارو آئینہ لور کے وہ کہتا ہے بھٹکا پروانہ سین تپیں کی عاشق بقیہ راز اوسکا ہے گھر سے اپنے وہ ابتلاک بھرا ہمتو خوبون سے ہو گئے بے آس یوے گل سے کوئی پناوے خبر</p>	<p>اوس سے کوئی سرگزشتا نہ کرے حق میں اوس کے وہ کب دعا کرے جو مرے درد کی دوا نہ کرے ہے وہ بیدار و کچھ دعا نہ کرے سہنے میرے کوئی ہوا نہ کرے بھٹکا اللہ خود نہ کرے کس طرح عرض دعا نہ کرے ہجر میں کیوں جگر جلا نہ کرے کوئی خوبون سے آسرا نہ کرے کچھ بھی ایسا اگر صبا نہ کرے</p>
--	--

<p>دل میں جس کے تو بس کیا ہے تراب نام تیرا وہ کون لیا نہ کرے</p>	<p>صنم کے دیکھنے کو اے دل کیا تملانا مجھے چھوچھا دی کوئی وان آتا نہیں وہ مجھے کنگیا تھا بے گھر ہو چکا کھون کس سے کہا تھا جو قسم کر کے گیا تھا منہ بڑے کا وعدہ تھا آیا ہو گھر جسے گھر لٹا سو باری کس طرح صبر آوے</p>
---	--

وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے

وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے
 وہ کہ جس نے دل میں چھائی ہے

۲۴۲

دو کھمکے مجھ کو کل کھرا دے
بول اوٹھا اک مصاحبا و کتا تب
تو کہڑے جھلنے کے واسطے جسکے

کون یہ ناتوان جاتا ہے
یہ وہ اسے مہربان جاتا ہے
غیر کی بات مان جاتا ہے

کیا تراب اس کے آگے بڑا رہا
جی کا مطلب جو جان جاتا ہے

ہیں دیدہ ترین مرے دریا کی تاشے
کیون گھر سے نہ گھبرا کے لوٹا بیابان
انکھوں اسکی جھپک جانا نہ پھر انکھوں لگاؤ
یار دودھ مرے گھر میں پھر آکر کہیں اکدن
عالم وہ کہاں جو قد بالا کا ہے تیرے
آؤ کو ذرا اپنے مرید سے ملا دے

اسے پرہیز آدیکھ کر گنگا کے تماشے
دکھلائی ہی وحشت مجھے صحر کی تاشے
دیکھے جو تری عاشق رسوا کے تماشے
دکھلاؤ نہیں اسکو دل شیدا کی تاشے
دیکھے ہن بہت عالم بالا کی تاشے
بندہ ہوں دکھاؤں مجھے مولیٰ کی تاشے

کہہ اس سے تراب پرتاشے پہ نہ چھو
دیکھے نہیں اسنے ابھی فقر کے تاشے

سینے سے اگر باریہ پیکان نکل جائے
مقام ہوں غم سحر سے دکھلاؤ ذرا منت
آتا ہو تو آؤ وعدہ نہ کر راہ نہ کھلا
ہیں خال خط و زلف بھی ظالم و کافر
دیوانہ اسے کہنے کے کسا لیلیٰ سے دیکھو

قربان ہوں تیرے کیون جان نکل جا
مشتاق ہوں تیرا کی ارمان نکل جا
صبر آری کیسے طرح یہ جلیان نکل جا
ہندو کسی کہاں نہج کے مسلمان نکل جا
مجھن کہیں جو سوسا مان نکل جا

[illegible]

بہارِ حیات کی ایک نئی شاخ
 دل کی باتیں دل سے نکلتی ہیں
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

چشمہ حیران ہے لب اویسکا سکتا ہے
 دل کی شہ سحر عشق کی باز می تو جیتا
 طفل باز گیر ہے میرے بس میں کچھ تکی کچھ
 سبزہ خط خضر جو زلف سیہ ظلمات

عشق کا دعویٰ ہے مجھ کو یا شاہ ہر تراب
 گر وہی سن کر نہ تو دعا اثبات سے

وہ دلبر سر پہ آپھو نچا خنجر لے
 مین او سکے غم سے مرنے ہوں کہو جا کے
 گیا خشک ہو جاتی ہے سر سبز
 اگر جنگل میں جاؤں گ لگ جا کے
 حقیقت کا مہر سالک پناوے
 جسے جا ہے وہ اک چو نہیں مارے

تراب اوس بت کو ڈر ہو گر خدا کا
 تو بندہ ہو مراد امن پکڑ لے

مرے دل کا غم بار بھی سکے
 رولایا مجھ سے جس قدر عشق میں
 جسے صبح دم صبح کا جدا کیا ہو
 کبھی ہکو وہ منہ لگاتا نہیں
 تراب اوس کو دیر عشق بھیج کا تخم

میں لاچار ہوں مجھ سے کیا ہو سکے
 کوئی اس قدر اور کب رو سکے
 شب وصل میں وہ کہاں سو سکے
 کوئی یار سے بات کہہ تو سکے
 صنم دل میں اپنے اگر ہو سکے

بہارِ حیات کی ایک نئی شاخ
 دل کی باتیں دل سے نکلتی ہیں
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

بہارِ حیات کی ایک نئی شاخ
 دل کی باتیں دل سے نکلتی ہیں
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

بہارِ حیات کی ایک نئی شاخ
 دل کی باتیں دل سے نکلتی ہیں
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

[illegible]

۲۳۶
شماره پنجم از این مجله در سال اول
در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
در شهر تهران
چاپ شد
توسط
کتابخانه ملی ایران
در سال ۱۳۰۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ان کے لیے جو اس قدر مستعد نہ ہو
وہ اس قدر مستعد نہ ہو
وہ اس قدر مستعد نہ ہو
وہ اس قدر مستعد نہ ہو

اوٹھنا ہے منہ پر برقع حجاب جائے و
 مجھے بہشت میں جھبٹ حجاب جائے
 لحاظ نشہ بنگ و شراب جانے کے
 نہ دہلا یہ طریق کباب جانے کے
 تو دل سے ہجر کا ابا اضطراب جانے کے
 خیال خواب نکر ذوق خواب جانے کے
 اور سحر خوبو سحر کرا انتخاب جانے کے
 کمان کی موج کمان کا حباب جانے کے

نہ کہ تو کھڑی یہ اپنی نقاب جانے دے
 ہم گن کر وعدہ دیدار کر بروز شمار
 تو ساقی اپنی خط و چشم میگسار کو دیکھ
 ندی حریفوں کو بعد تیر کو جام شیر خوار
 وہ اپنی گھر سے پھر آدینکا جلد سے مشتاق
 جو او سکون خواب میں دیکھا تو کیا ملا تجھ کو
 وہ بیوٹا کا نہ نے مجھ سے نام لے نا دا
 لگا تو شوق سے بحر محط من غوطہ

بیتون کو دعویٰ خدا کا ہے معاذ اللہ
نہ التفات اور یہ کہ تراکیب سے

گلے میں غیر کہ جو بانہہ ڈال کے روئے
کہ پیر سے دم خصت نہ بالکی روئے
جو بڑے حساسے ایک تھرو سا لکی روئے
جب اسکی مجھ سے ادب اشغال کر روئے
بہت فراق میں دانت لال کر روئے

وہ غم مرا نہ کبھی دیکھ بھال کے لئے
یہ کیا عقیدہ ہی بارویہ کیا محبت ہے
شفیق اونکو سمجھ کے وہ باغ باغ ہوا
قدیم بابہ کاروانہ اوسکو آیا یاد
ہو شہرہ کی کچھ خبر کس طرح جیتا

ہوانہ دامن مژگان تر ذرا اپنا
تراں صحیح بین را کہ سب بھال کہ بدو

بازار گرم یا سے اغیار کی ہوئی	از ان سٹھائی حسن کی بازار کی ہوئی
-------------------------------	-----------------------------------

کہیں عاشق کی چشمِ صفتِ دامن
 لہانہ لہرام میں ندی سے لہانہ
 کہ ہی لہانہ دامن میں نہ لہانہ
 لہانہ لہرام میں نہ لہانہ
 کہ ہی لہانہ دامن میں نہ لہانہ
 لہانہ لہرام میں نہ لہانہ
 کہ ہی لہانہ دامن میں نہ لہانہ
 لہانہ لہرام میں نہ لہانہ

چلائے ہو کر اسے گل خرید کر صبا کے لئے لے گیا۔ صبا نے اسے دیکھ کر ہنس کر کہا: "تو تو بڑا بے پروا ہے، مجھے تو کچھ یاد ہے کہ میں نے تجھے کبھی دیکھا تھا۔" اس نے کہا: "میں نے بھی تجھے کبھی دیکھا تھا۔" اس نے کہا: "میں نے بھی تجھے کبھی دیکھا تھا۔"

لکھنؤ اور سکس مفصل ماہی بین کیا

جولڈت وصل میں سچے خبر کے لیے
نواب شہزادہ ارب جانے

جو بار دو کو تیرے تلوار جانے
 وہ جان بچنے کو اپنے کیا جلاؤ
 کرے نامح نہ پھر کو ملا مست
 جو غمخوار می کرے یار و کسی کی
 نہیں کچھ عشق کے دریا کا پایان
 خدا کے واسطے اوسکا نہ تو نام
 نہیں اوس سے زیادہ کوئی نادان
 نتیجہ ہے یہی غم و مصیبت کا

۳۲

میراب اوسکے کرم کا اسرار ہے
دو جانے آگے اوسکا پیار جاسکے

طالع میں ادسکی قیوم نکاح آج میں لاسے
 پیو پیو مجھ میں کیا واردات ہے مجھ پر
 لٹن میں صبر غم عشق کس کو کیا جا
 وہ باز گرنے سا شا مجھے دکھایا خوب
 تراب عشق میں دس میں بیگم کس

[illegible]

جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں

گر ہر خود ہے تراب سب زبانی
 بات کہتا ہے اور ہے ڈر ڈر کے

جانان نہیں کرتا ہر سفر اپنے وطن سے
 اب سینہ پر داغ دکھانے کیسے بلبل
 کہا لگ گئی ہے ٹنگلی حیران بزم
 ہرگز نہ لگنا سی ہو خط صد کو ایسا
 کوئی لاکھ بناوٹ کرے ہرگز نہ ادا ہو
 بیس نے کہا گل لٹے کل سے سیر وہ چٹکا

کس طرح تراب اوس پہنچ کر وہ کوئی
 نزدیک ہو وہ جان سے اور دریں تن سے

پچتا نہ کی طرح یہ دل چاہہ ذوق سے
 زلفوں سے نہ سب صواب و خسار کو اپنے
 مرجان کمان و کمان جان کا ٹکرا
 کہتا ہے وہ صراف بچہ دلوں مرے دیکھ
 انکھنوں پر پیل کی ریم آمو و حشے
 ست گور پر رکھ ہاتھ کیسے دم تعلقین

مفتون ہوا ہے تراب بسا مسلمان
 اللہ بچا دے وہ بت شوخ کی فن سے

جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں

جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں
 جہاں میں رہتا ہوں وہاں ہے جہاں میں رہتا ہوں

مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے
 مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے
 مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے
 مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے

لوچ لے رسم عشق مٹا دیکاد ہی ماتم سے جسکے سب نقش فرگارا نا	وہ شمع مری حال کو کیا جانے ہر عشق میں ہمنے تو کچھ اپنا مٹا دیکھ لیا دلربا پھر مرے بارونہ کوئی حرف کر کر اب ہی لڑکا ہو خیر کیا ہو اوس کچھ نکھو ہلو کتنا ہے ہر اجان کے عاشق بنا دوستو ہر خدا حقین کردا اسکے دعا کسطح کلمہ ملاؤ دل مسکین تجھے ہلو کیا سمجھ گیا وہ ہمنو ہر ہر ہر فقیر
--	--

کیون جدائی سے تراب سکتی تو مضطرب وہ تو ہے تجھ سے ملا جسکو خدا جانے ہے	ایا ہر مرد یہ کوئی دوسرے چل کے دیدار کا شوق اپنی جواں لہار کیا میں ارنی تو یہاں کہی بہت مر گئے عشاق کل اسے مجھے دیکھے جھٹ اکھ خراپی ہر جج دگر وہیں عجیب حکا پھندا پہچانے اسے کون جواپی بجا دے
--	--

کیون کہ وہ وقت پریشان نکلا
 بن کر وہ وقت پریشان نکلا
 بن کر وہ وقت پریشان نکلا
 بن کر وہ وقت پریشان نکلا

مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے
 مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے
 مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے
 مندی در لگا دمی سے بدلتی ہے

عشق کے آگ میں جلیا ہوا ہے
 مجھ کو دیکھ کر دل میں آگ لگی ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے

وہ قاتل ہے جو نے میرا دل نہیں چھوڑا ہے تھا ہوا لکھ کر لگا کتے ادھر سے اس کمان نہیں لگتی جو میں چلا میں کہ تعویذ تجب لکھ کر اوڑھی غمخوار است کہنا	خدا سے کشت خون پر بار ہر لمحہ افسوس مشالہ فی مری لکھو لکھو تو نے رگ جان میں جسکے تیرا وہ ظالم شگل چہ میرا تیسویں سنا جل جل کے کسی کو بھی کہیں محشوق کو
--	--

تراب ادس تراب
 تراب ادس تراب

دل تجھے کیسی بھاری ہے کبھی اسے تجھے نہ یاد کیا غم کے گھر وہ آکے بیٹھ رہا منہ سرفا صد کے خوشخبری وہ تو کرتا ہے وان دنوں کا بچا کہہ داسے نہ کہے جلیٹھ کی راہ	کے آنے کی انتظار ہے تجھ کو یوں جلی یاد گاری ہے یہ بھی کوئی راہ و رسم اری ہے وصل کی پھر امید اری ہے ہجر میں یاں نفس شمار ہے ماہ بیسا کہ ہمہ بھاری ہے
---	--

نہوئی ہوگی یوں کی تراب
 غم سے جو کیفیت بھاری ہے

یار کو دان شکار میں گزرنے
 یاں مجھے انتظار میں گزرنے

یہاں سے جہاں تک
 یہاں سے جہاں تک
 یہاں سے جہاں تک

دوسرا دیکھ کر دل میں آگ لگی ہے
 مجھ کو دیکھ کر دل میں آگ لگی ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے
 ہر لمحہ تجھے یاد آتا ہے

میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔

کون کتا ہے فقیر و زمین تراب ایک ہے زند
 رند مشرب تو ہوئی صاحب عرفان کتنے

آشنائی میں تو خوبون کی برائی دیکھی
 رام رام ادسکو بھی کہتے ہیں اور چوتھی
 منہ سے جو آئینہ رہتی ہیں جنت سا وہ دشت
 آستان بوسی کی جو سکی ہوشامون کو
 اور خیال سے سب عشق میں چھوٹی لیکن
 فری فری سرورہ کیونکر نہ کرے لفت و ہر
 تر ہوئی آنکھ مری خشک ہوا خون تمام
 بے اثر جان کو لے آہ صنم کتا ہے

آپ بدنام ہوا یا رگور سوانہ کس
 ان ترے دلین شہاب اتنی سائی دیکھی

اس طرح وہ اک جلوہ دکھا رہا گیا جی
 ماضی میں کوئی ایسی ہی اپنا گنوا تا
 معشوق سے کس طرح کوئی جان بچا د
 دم و کچھ رکھا ادسکو دوا کچھ بھی نہ کہ
 تار کی گوار سے نصیب نہیں لکھی تھی
 از بہر خدا مجھ سے نمود در توجہ کہہ

میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔

میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔

دلی میں عیش و عشرت کا نور
 دل میں عیش و عشرت کا نور
 دل میں عیش و عشرت کا نور
 دل میں عیش و عشرت کا نور

خود جیل اللہ ہو دوست کھتا چال
 خوش ہوا اوس کے دین و دنیا چال
 نہ کہا اوس کہ پار ہو دیکھ میری پتیا
 افسانہ حقیقت سے دل کو کالینا لطف
 جو تیرا پاس ہو سنا تیرے شوق سے دوست
 گوئی انا حقیقت سے بھر اوجام دل

وہ عجب لبت سے ہو پھر دانا
 خط سے چھلنے تک دین سے
 دل کو غرق ایک سیرت میں
 دیکھو رانی کی صورت میں
 ہی صورت ہو کہ صورت میں
 ہے عدم کے سوا بطون میں

حق کا جلوہ دکھائے صورتیں خوبونکی تراب
 ملک ہندوستان میں سیر لایت کیے

عجبت خلاف گریخ اوس برہن سے
 وہ بت تو نہ کے دکھاتا، صوت اللہ
 بزور خجہ وہ دامن کیڑے کے کتاب ہے
 لیا تھا دل کو مری زر گریخ سے تبھی
 بیان تو بل گئی ہو رشی بان ہنور پر پا
 وہ برہن کے جو نہیں برو کی لگتی آگ
 کہیں نشق میں کو تائیں اوسکا پردہ فاش
 صنم سے کہتو مسلمان کو درو سے درے
 ہمارا لا دل چاہد گیش نہیں
 صبا ادر تو نہ آہو سے گل ادر صبر لجا

کرے جو رشتہ زنا تار سمرن سے
 جب اپنی دانت ملے سیاہ بچن سے
 تو گل کو خار سمجھ کے بھجا دامن سے
 جب کو رو پل تھا بھاؤنا دکنہ لے
 ادھن میں بھر میں کیوں چنگان میں رہیں
 تو بھولنا کہہ دے مری برہن سے
 جو دیکھتا وہ مری طرف کھل کے چلوں
 نہ اپنی مانگے پڑکا لگا دی چند حق سے
 خزان کے کیریا بھگو سیر گلشن سے
 مراد داغ ہی ترا دسکی بونی چکیں سے

دوران شاہ آرا
 سدا کا بختا
 غائب از خانہ
 وہ تو جواو فر سے
 بار کی کب سے تاشا
 وہ جیسی کے تاشا
 وہ جیسی کے تاشا
 وہ جیسی کے تاشا

نہایت جھکیں پوری تاشا
 نہایت جھکیں پوری تاشا
 نہایت جھکیں پوری تاشا
 نہایت جھکیں پوری تاشا

بہارِ حیات میں جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔
 یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔
 یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔

یارو کیا دیکھتے ہو منہ پیرا یاں تو آنسو کا لگ رہا ہے مار کبھی لعل اور کبھی گیسے اشک فاصلہ اس سے کیتو جسکی	بکلی کیا مری تماشا ہے ہر مسلسل لڑی تماشا ہے دیکھ اسے جو ہری تماشا ہے صورت کا فری تماشا ہے
جلد ادیکھتے تیرا کمال	یہ بھی کہ آخر سی تماشا ہے
خوش ہی لہو ہو رہا دیا غناک ہے بیل گے اور کیا ہو عشق کا میرا اثر جیلہ سستی کا مہن کرنا ہو کیا دامن سکا ایک دہریا دنیا ہو صفت دل جو لیتا ہو کبھی چپ کی کبھی کھل کو تندرید کا ہون وہی سو کیتو جلد آ زبد تونو کنا چپ کے پنخواری کریں بت جو دامنگیر ہو میرا تو دامن نکمہ	جسمین کچھ گرمی نہیں دہ آدمی کیا کرے داغ ہو لاری کا سینہ گل گریاں کرے کام مہن اپنی جو ایسا تیرا چالا کرے گردش اسکی ہو غضبیا گردش افلا کرے دلبر اسکو مست کوجی چور ہو قزاق ہے آنسو دیکھتا رہے انکھنیں بھیڑا کرے دختر زہر پر تو شیب محتب کی ناک ہے میں جسکا ہاتھ بکراؤ وہ تو دامن ناک ہے

عشق میں برداشت کی نہیں کیتا تراب زبد مشرب مشرب ہو قلند ہے بڑا بیکار ہے	
میری مخواری کسی تو غائب حاضر کی روزِ اقول دل لیا تھا کیا تلوں سے مرا منہ دکھا کر تو والا خوب ترامہ کا طہمت	جی دیا جی بہت اوستی بھی کچھ خاطر کی پہلو جو مجھ سے میل کی بجوئی دم آخر کی کچھ لیا حلق پرستی اوستی ہی کا فشر کی

یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔
 یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔
 یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔

یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔
 یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔
 یہاں پر جو انسان کی زندگی کا ایک نیا باب ہے وہی ہے جو انسان کی زندگی میں ایک نیا باب ہے۔

بہشت کی لذتیں
جہنم کی آگ
دنیا کی فتنے
وہ تو کہتا ہے چھوڑو لگاؤ میں جیتے جی
گھر سے باہر اک قدم جس کا کبھی پڑتا نہ ہو
زخمی برچھی تو اپنی کر سکے ہر سوز علاج
گل کے آگے بلبلیں اپنے شور سے لاچار ہے
ہو کر ہم اغوش دوسرے ہنس کے کہتا تھا نہ

عاشق ہے بس بھلا اس کے کنار کیا کرے در پہ اس کے رہ کر کوئی اپنا گدا کر کیا کرے آہ و نالے کو سوا چوتوں کا کیا کرے داغ جگر می ہو تو پھر لالہ ہزار کیا کرے گرد و دیو ہر جہنم عاشق تھا کیا کرے	وہ تو کہتا ہے چھوڑو لگاؤ میں جیتے جی گھر سے باہر اک قدم جس کا کبھی پڑتا نہ ہو زخمی برچھی تو اپنی کر سکے ہر سوز علاج گل کے آگے بلبلیں اپنے شور سے لاچار ہے ہو کر ہم اغوش دوسرے ہنس کے کہتا تھا نہ
---	--

چاہ میں اس کے تراب ایسا ہوا ہے اختیار چاہے سو سو لی کرے بندہ بچا کر کیا کرے	۳۵۲
--	-----

آج اس کو وہی غم ہے سر نہا چکنا ہے سینہ ترے عاشق کا جون لگ دگنا ہے کرنا ہر نقش جنبش جب صید پھر کتا ہے دل آج مرا یاد و بطح نظر کتا ہے مرا ہو پڑتا ہے بدم ہو سکتا ہے وہ دیکھ کے کیا ہو کج بھلی سا چکنا ہے	کل مجھ سے جو کہتا تھا کیوں غم نہ ہو کتا ہو کیا درد کی ہر سوزش کیل عشق کی ہر گرمی کیونکر نہ پریشان ہو کا کل طیش دل سے کیا خطرہ سہا یا ہو کچھ جان نہیں پڑتا بیمار کا حال اس کے کیا کیسے کچھ پوچھو ماہ فلک غوی جس کو کیا سمجھتے
---	---

کیون سر پہ چڑھایا تھا کل کئے تراب سکو جو خار تھے کر کے دامن سے چھٹکتا ہے	۳۵۳
---	-----

اگرچہ چین چین ہو کر تھمیر سے لڑتا ہے کیا حسن کو میدان میں تہ تیغ لڑتا ہے ناصر تو دوانا ہو تقدیر سے لڑتا ہے	وہ شوخ کمان بردگر تیر سے لڑتا ہے اگر کچھ جراتا ہو کہ جلوہ دکھاتا ہے کیون جنگ جہول مجھ سے کرتا ہو محبت میں
--	---

وہ تو کہتا ہے چھوڑو لگاؤ میں جیتے جی
گھر سے باہر اک قدم جس کا کبھی پڑتا نہ ہو
زخمی برچھی تو اپنی کر سکے ہر سوز علاج
گل کے آگے بلبلیں اپنے شور سے لاچار ہے
ہو کر ہم اغوش دوسرے ہنس کے کہتا تھا نہ

آج اس کو وہی غم ہے سر نہا چکنا ہے
سینہ ترے عاشق کا جون لگ دگنا ہے
کرنا ہر نقش جنبش جب صید پھر کتا ہے
دل آج مرا یاد و بطح نظر کتا ہے
مرا ہو پڑتا ہے بدم ہو سکتا ہے
وہ دیکھ کے کیا ہو کج بھلی سا چکنا ہے

کیون سر پہ چڑھایا تھا کل کئے تراب سکو
جو خار تھے کر کے دامن سے چھٹکتا ہے

اگرچہ چین چین ہو کر تھمیر سے لڑتا ہے
کیا حسن کو میدان میں تہ تیغ لڑتا ہے
ناصر تو دوانا ہو تقدیر سے لڑتا ہے

وہ شوخ کمان بردگر تیر سے لڑتا ہے
اگر کچھ جراتا ہو کہ جلوہ دکھاتا ہے
کیون جنگ جہول مجھ سے کرتا ہو محبت میں

وہ تو کہتا ہے چھوڑو لگاؤ میں جیتے جی
گھر سے باہر اک قدم جس کا کبھی پڑتا نہ ہو
زخمی برچھی تو اپنی کر سکے ہر سوز علاج
گل کے آگے بلبلیں اپنے شور سے لاچار ہے
ہو کر ہم اغوش دوسرے ہنس کے کہتا تھا نہ

آج اس کو وہی غم ہے سر نہا چکنا ہے
سینہ ترے عاشق کا جون لگ دگنا ہے
کرنا ہر نقش جنبش جب صید پھر کتا ہے
دل آج مرا یاد و بطح نظر کتا ہے
مرا ہو پڑتا ہے بدم ہو سکتا ہے
وہ دیکھ کے کیا ہو کج بھلی سا چکنا ہے

کیون سر پہ چڑھایا تھا کل کئے تراب سکو
جو خار تھے کر کے دامن سے چھٹکتا ہے

اگرچہ چین چین ہو کر تھمیر سے لڑتا ہے
کیا حسن کو میدان میں تہ تیغ لڑتا ہے
ناصر تو دوانا ہو تقدیر سے لڑتا ہے

وہ شوخ کمان بردگر تیر سے لڑتا ہے
اگر کچھ جراتا ہو کہ جلوہ دکھاتا ہے
کیون جنگ جہول مجھ سے کرتا ہو محبت میں

عشق باری کی تھی ہر لمحہ مٹا چھوٹ جا
بھو بھاتا ہر لمحہ جب یاد کرتا ہر اد سے
فانت بالاجسکو آشنائی ہو ذرا
دلین ہو زہد کو جب یاد ہو خون کی طبع
کتے بین اندک اکبر دیکھ کے اور سکو بھی
دست بستہ صفت کو دیکھتے ہوں اگر دیکھ کر

بیکلم خو ہونے چاہا جہاں مت چھوٹ جا
یا الہی سکر کوئی طرح نہ لکھی شامت چھوٹ جا
اوس سے بالکل مشیت ہو قیامت چھوٹ جا
در بدر بھرنے لگی سب انتقامت چھوٹ جا
کیون ہو زن سر نہ بکیر اقامت چھوٹ جا
پھر تو پیر عشق بار و نسرا مت چھوٹ جا

عشق میں نادم ہوئے ہر فن سے اپنے تراب
گر خدا چاہے تو ہے یہ امانت چھوٹ جا

سوار عشق سے ہاتھ آئی کیا مارا دلی
مثل ہے کھاتے ہیں جھوٹا طبع سکر کی
کلی کارنگ کھلا بیکلی کے بعد مجھے
درون ہر پانی بردن اسکر سر ہر گل تیر
ہزار چوٹے حق کو ہے منہ لک کے
بغل میں کیوں نہ کھون کھینچے اوسے سردم
بھٹکے دار و پیہ اوس سے بہت کڑو گھوٹ
مڑہ ہو چھو جوتا ہے گرسے گر کھ کو

تراب راہ سے تیری کہاں چھٹک جا
اوسے دکھاؤ نہ تو اپنے سوا کسی گلی

اب چاہو تو آواز دہرات وہ شام
وہ دن گیارہ وصال دیا تو نہ
جہاں عشق چھوٹ جا
نہ تو اوس کے غور و غور
نہ تو اوس کے ایک جہان
نہ تو اوس کے ایک جہان
نہ تو اوس کے ایک جہان

دوران شام
دوران شام
دوران شام
دوران شام
دوران شام
دوران شام
دوران شام
دوران شام

عشق باری کی تھی ہر لمحہ مٹا چھوٹ جا
بھو بھاتا ہر لمحہ جب یاد کرتا ہر اد سے
فانت بالاجسکو آشنائی ہو ذرا
دلین ہو زہد کو جب یاد ہو خون کی طبع
کتے بین اندک اکبر دیکھ کے اور سکو بھی
دست بستہ صفت کو دیکھتے ہوں اگر دیکھ کر

کہ تراب اور سوسے آباد وہ
میں نے لکھا اور اب اس کا
دولہ

دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا

دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا

ہوا گو غم سے میں جل جھن کے چاک
نچا ہے کیون اور دھڑکے مری گرد
وے غم کو بار کا ہے دھیان باقی
ہنوز اور دھڑکے مری گرد

تراب اور سوسے آباد وہ
رہا اک دین اور ایمان باقی

کہ آنکھ اور سر و سیمین تن پڑالی
خدا نے کیا بلا دشمن پڑالی
اوسے نے موہنی موہن پڑالی
کہ میری خاک جا کندن پڑالی
کہ گرد اور نے مری دامن پڑالی
کہ چھٹی اور سکے پیرا ہن پڑالی

تراب اور سوسے آباد وہ
ہو آگ اور سے ترے خرمن پڑالے

یار کہتا ہے ہمارا گنج ہے
وہ تو سب گنجوئی ہمارا گنج ہے
حسن کا پورا وہ ہمارا گنج ہے
ہر طرف تو نے ہمارا گنج ہے
دیدہ و دل سب ہمارا گنج ہے
سچ کا وہ ہمارا گنج ہے

دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا

دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا

دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا

دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا
دولہ کا نام نہ کوئی سانس کا

عاشق کو زور و قوت دینا چاہیے کہ وہ اپنے محبوب کو ہر حال میں اپنے پاس رکھ سکے اور اس کو ہر قسم کی مصیبت سے محفوظ رکھ سکے۔

عاشق کی گلیں لگ کر مست ہو کر رہے ہوں ہوئے کی سزا دیکھے دے کافرو پاؤں اوس گل سے چھپے شبنم سے جو کھلتا ہے توہ پھل یا بارہ صحت کبھی اوس سے	چمن اوس کو پڑے کیونکہ چمن کیون ہے اوقات حضور ہی میں ہوتی کوئی سودا بلبل کے لیے روئی خود شکر سے منہ خود کوئی نعم محبت کا ہرگز نہ کہیں بودے
--	--

کون اوس بت کافر پر عاشق ہو ترابا
کون اپنی مشیت یوں برباد کرے کھو دے

جاک میں سب گرم سن و سن کی باز آؤ اللہ اللہ اک طرف کیا ان ترانیکہ شہور اک طرف بیدل نظر آتے ہیں اور لکیر سب اک طرف ہر درو ساری اک طرف ہر دوا اک طرف ہے ذوق عصیان اک طرف غی اک طرف ہر علم عرفان اک طرف ہر جہل محض اک طرف ہر اہل تقوی اک طرف ہر بدست اک طرف ہر بدست اور اک طرف ہر شکن	بلبل و گل ہو جان تختہ وہی گلزار ہے اک طرف ارفی مجھے اور خواہش دیدار ہے اک طرف سوز لیری سو جلوہ و دیدار ہے اک طرف آبی طیبہ اور آب ہی بسیار ہے اک طرف غلو گناہ و رحمت غفار ہے اک طرف نادان بنا اور اک طرف مشار ہے اک طرف ہے تحسین اک طرف ہنوار ہے اک طرف تسبیح حمار اک طرف زمار ہے
--	---

نیک ککو جانے اور بد کے کہنے تراب
اس طرف بھی پارے اور اس طرف بھی پارے

کون ٹھہرے اوس کمان برد کی زور پر اوس شکار اکلن کسب لہر میں تھنا	یہ وہ میدان ہے جہاں جیتے ہیں پیر و پیر جی ڈرا دیتی ہر نچر و نچر سے پیر کے
--	--

عاشق کو زور و قوت دینا چاہیے کہ وہ اپنے محبوب کو ہر حال میں اپنے پاس رکھ سکے اور اس کو ہر قسم کی مصیبت سے محفوظ رکھ سکے۔

کما بین الاماں
کما بین الاماں
کما بین الاماں

کون گویا دل میں خاندان کا نام لکھا ہوا ہے
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی

مشکل ہے اور کے نور کو جھونک دینا
 بون و صوب و نکورات کو مانند چاندنی
 کیا نور کا ظہور شب عرس میں واہ
 ہے چاندنی جیسی شربان و کیلو عیان
 ہے نور باری بسی چراغون کی دھجک

کون گویا دل میں خاندان کا نام لکھا ہوا ہے
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی

جون نور شمع بردہ فانوس میں تراب
 کاظم کے پیچ و گھسی پیسہ بر کی روشنی

عیش کا نام تو دے ہم ہم سے
 جب سے عالم ترانظر آیا
 بھوکو دم دے کے نو کہین مت جا
 کہیں آہو نہو سکا ہسم چشم
 عارض اپنا عرق سو خشک نہ کر
 تیج ابرو کا گھاؤ دل لگا
 بھوکو تر دامن آنسو دن نے کیا
 حور کیا چھوڑتے بنی آدم

کون گویا دل میں خاندان کا نام لکھا ہوا ہے
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی
 ہستی سے رات دن کی غمتوں کی

کنے یان سے سف کیا ہے تراب
 غم ہے جس کا تجھے محرم ہے

جی مر گیا چھانے آنکھ ایک سو لگی
 کیا گرم ہاے دل میں محبت کی لو لگی

دل زلف میں جانے لکھا ہے
 دل زلف میں جانے لکھا ہے
 دل زلف میں جانے لکھا ہے
 دل زلف میں جانے لکھا ہے

کاش اوسکو خواب میں بھی پر نہ کھی
رنگ فنا ہست نہ کھ تیغ ہا غصہ میں
ہر چند تجھ کو یار مرا کہتے ہیں بھی
تجھے جو کوئی قصاص نہ مانگو نہ خواہا
بوس و کنار کی ترے خدایان پر ہیں
حال پر دل کا تجھے چھپاؤ نہیں طرح

عاشق کا بخت کچھ بھی نہیں بیدار چاہیے
کچھ قتل دل کو واسطے ہتھیار چاہیے
لیکن تری زبان سے اقرار چاہیے
کا ہیکو ادسکے خوئی انکار چاہیے
ہیکو تو پیارے صرف ترا پیار چاہیے
درمان کر کے درکا اظہار چاہیے

تاجق کو یار باشی کسی سے کرے تراب
مولی سے اپنے اوسکو سروکار چاہیے

صورت مار شکل عقرب ہے
جو ہنستا ہے اوسہ بھبتا ہے
عشق سے میرے ہو گیا وہ شوخ
بھگو اپنا سمجھ کے کتا ہے
ساقیا جلد آنے کر دیری
وہ رے زلف کی تو کھینچ اوسے
عشق میں گر چہ قیس ہے استاد
عشق ہی راہ عقل سے ہر دور
ہیکو یکساں ہے وصل اور حیران
ہر فن میں سے رویدا دلتا

زلف کا تیغ و خیم یہ پید ہے
واہ کیا خوب یار کی چھپ ہے
ورنہ سزا قدم مودب ہے
یہ فقیر و مین رند مشرب ہے
ساغر شوق یان لبالب ہے
دل اگر غرق چاہے غیب ہے
میرے نزدیک طفل مکتب ہے
عاشقون کا کچھ اور ہی مذہب ہے
حال میرا جو تب تھا سوب ہے
ترک مطلب حصول مطلب ہے

کاش اوسکو خواب میں بھی پر نہ کھی
رنگ فنا ہست نہ کھ تیغ ہا غصہ میں
ہر چند تجھ کو یار مرا کہتے ہیں بھی
تجھے جو کوئی قصاص نہ مانگو نہ خواہا
بوس و کنار کی ترے خدایان پر ہیں
حال پر دل کا تجھے چھپاؤ نہیں طرح
عاشق کا بخت کچھ بھی نہیں بیدار چاہیے
کچھ قتل دل کو واسطے ہتھیار چاہیے
لیکن تری زبان سے اقرار چاہیے
کا ہیکو ادسکے خوئی انکار چاہیے
ہیکو تو پیارے صرف ترا پیار چاہیے
درمان کر کے درکا اظہار چاہیے
تاجق کو یار باشی کسی سے کرے تراب
مولی سے اپنے اوسکو سروکار چاہیے
صورت مار شکل عقرب ہے
جو ہنستا ہے اوسہ بھبتا ہے
عشق سے میرے ہو گیا وہ شوخ
بھگو اپنا سمجھ کے کتا ہے
ساقیا جلد آنے کر دیری
وہ رے زلف کی تو کھینچ اوسے
عشق میں گر چہ قیس ہے استاد
عشق ہی راہ عقل سے ہر دور
ہیکو یکساں ہے وصل اور حیران
ہر فن میں سے رویدا دلتا
زلف کا تیغ و خیم یہ پید ہے
واہ کیا خوب یار کی چھپ ہے
ورنہ سزا قدم مودب ہے
یہ فقیر و مین رند مشرب ہے
ساغر شوق یان لبالب ہے
دل اگر غرق چاہے غیب ہے
میرے نزدیک طفل مکتب ہے
عاشقون کا کچھ اور ہی مذہب ہے
حال میرا جو تب تھا سوب ہے
ترک مطلب حصول مطلب ہے

اگرچہ خون کی تراب
اے اعلیٰ قیسمت کرم کر آ کر کیا جاتا ہے
اوسکا جھٹلا نام سے دیکھو نہ بھلا
عشق

٢٤٣

[illegible]

ہو چاہا نہ تھی مگر میرے دوست
 اسو بھائیوں کی پادہ کیونکہ ہزار
 اہل دوا

حسن برائے دوست جمع بن بیٹھو تراب
عشق سے جل چکے خون پرواز ہر سواہر

یار بن دیر و بر دم برنج تنہائی ہے
 خوش ہو جا ہو جان نہ شوق کرجائی ہے
 کہہ طرح چشم نظر باز و غین بنائی ہے
 تو وہ لڑکا ہو کہ جسکے ساتھ سو دانی ہے
 ہر حکم اپنی حقیقت کا تاشائی ہے
 کیون نہ وہ بزم ہو گرم سوالی ہے

اول مول تن پرست میر
دلف کا زمین پھنس گئی
حلق میں میر پرست میر
در دہشتہ نور میں میر
دلف کا بال بال

آئینہ کی طرح میں اور سکا دعا گو ہوں شراب
میں نہ پیتا ہوں جس کے مجھ سے وہ مخمور دارا لئی ہے

گری میں کب وطن سے اودھ کر کے سفر کرے
 اوس مجھ سے کون اجلا یہ خبر کرے
 گھر سے وہ اتر دیکھے کب رخ اودھ کر کے

[illegible][illegible]

میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
تو میری نگاہیں تجھے گھبراہٹ سے
میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
تو میری نگاہیں تجھے گھبراہٹ سے

نظر آیا جمالِ یار جب سے
کھا لیلیٰ نے صورتِ قلیں کی دیکھ
وہ بیت کرتا ہے خلقِ اللہ پر ظلم
میری فریاد سن کتا ہی خوش

تراپ الفت میں اوس کا فریاد کے
ہوا میں ہر طرح رسوا نہ گئی

ہم گھبران اون کو در کو بنے
مرے گئے غیہ خانہ جنگی کر
دیکھ کر اوس سنہری روپ کی رنگ
قطرے اٹو کو میں مرے اے
وہ کہہ لے ہیں مجھ کو اے گھر
کس طرح کوئی سچا ہے خوبون کو
پیر ہدم سے کہ نہ اے لڑکے
بڑھے اور با لے کا فراج ہی ایک

جس طرح بن گیا لڑکے کے تراپ
کون یوں عشق میں لڑکے کے بنے

میں ادھر سے ہوں جانا نہ سمجھکے
بھری مجلس میں کل اوس شمع نے

میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
تو میری نگاہیں تجھے گھبراہٹ سے
میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
تو میری نگاہیں تجھے گھبراہٹ سے

میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
تو میری نگاہیں تجھے گھبراہٹ سے
میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا
تو میری نگاہیں تجھے گھبراہٹ سے

کین گوار کا نام شایب
کین رخسار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب

ہو تر شروئی میں شہرین کے چاشنی
کو کین سچان کو غم سے سرشک کے مرگیا
چاہ سوت پیمبر سے اسی زبا ہمار و مزاج
اکلہ تلخ و ترش او کا شکر آمیز ہے
وصل میں شہرین کے شادان جس در پر ہے
عشق ہو تیری دو احوال پس کیا پرہیز ہے

جس شکست ل نہیں مضمون کہ تو بہ قراب
خط میں ادس کے جو رقم ہو سو شکست آمیز ہے

نہیں زگر کو کوئی بیماری
گل ہنسنا غنچہ ہو گیا خاموش
رات اک پر جلا ستنگے کا
دیکھے کس طرح جسے چنگا ہو
اشک سے میر کر کے شیخ وضو
وہ دل آزار لے کے دل سبکا
مجھ کو غم دیکے گھر جو اپنی گیا
راہ در رسم و فادہ کیا جانے

وہ تو ہے تیری آنکھ کی ماری
سکے بلبل کا نالہ و زاری
شیعہ رو رو کے بہ گئی ساری
عشق کا دل پہ زخم ہم ہو کاری
یہ تو ہے آب چشمہ جباری
نہیں کرتا کسی کی دل داری
کیا کرے گا وہ میری غمخواری
جس میں ہوشیوہ شہر گاری

حسن کا ادس کے شور کیا ہوتا
گر نہ توتی تراب سے یاری

شیشہ نعل میں تھہر میں جام شراب ہے
فاصلہ ابتلاک نہیں آیا سب ہو گیا
تالان لے لے شوق میں بلبل ک طرح میں

اس دور میں نہیں کوئی مجھ سے خراب ہے
لا دیر خبر تو اس کی مجھ سے اضطراب ہے
خالف غصہ سے اس کے قریب غراب ہے

کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب

دوران شاہ تراب
دین یا تھما نیل
کونکشت کا نام شایب
کونکشت کا نام شایب
کونکشت کا نام شایب
کونکشت کا نام شایب
کونکشت کا نام شایب
کونکشت کا نام شایب

کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب
کین غریبان ہو یا کاشا
کین یار کا نام شایب

کتابی کہ جس میں عشق اور محبت کی بات ہے
 وہ ہے کتابی کہ جس میں عشق اور محبت کی بات ہے
 وہ ہے کتابی کہ جس میں عشق اور محبت کی بات ہے

کرتا نہیں کلام کسی سرو و غنچ لب
 جھپکی نہ اوسکی لکھنے نظر باز سے کبھی
 یار و بزدل حسن وہ کرتا ہے دلبری

چھپ کے تراب بیٹھ رہے عشق میں کہاں
 وہ شہزادہ نام حوالہ دیا ہے

نہوئی ایک آرزو پوری
 عشق اگر دے خدا تو اپنا دے
 دل ادھر لگ چلو تو ہو اصل
 گو کہن ہو کے مر گیا نہ راد
 جل کے پروانہ جب لگن میں گرا
 میں نے سو بات اوس جل کے کہی
 قاصدا سے یہ بات کہی نہ سرور
 خوب دارا نگر میں جھولا ہے
 اب فتاح کہاں جو پہونچوں ہاں
 نہیں دیتی ہر گھر سے اٹھنے پائے
 تو ہی پھر ایمان خدا کر لیے
 شوق سے در پے خرابی ہے
 دیکھ کیا رنگ و روپ لانا ہے

کھل گئی عاشقی میں مجھ پوری
 کچھ نہیں عشق باز سے موری
 دل لگی ہے ادھر کی مجھ پوری
 نہ ملی اوسکو کچھ بھی مزدوری
 روئی پر دے میں شمع کا فوری
 نہ شنی ایک بھی نہ مغروری
 کیون خوش آئی مجھے مری دوری
 نہیں کرتا ہے یاد کا کوری
 ایک پسری ہزار محذوری
 تن کی سستی و دل کی رنجوری
 لیکے مونس سے اپنی دتوری
 محتسب تجھے کیا کروں چوری
 مے گلگون سے جام بلوری

کتابی کہ جس میں عشق اور محبت کی بات ہے
 وہ ہے کتابی کہ جس میں عشق اور محبت کی بات ہے
 وہ ہے کتابی کہ جس میں عشق اور محبت کی بات ہے

کون بہت تھا جس کا دل اس گھر بیٹھے
 کون بہت تھا جس کا دل اس گھر بیٹھے
 کون بہت تھا جس کا دل اس گھر بیٹھے

دیکھ کر داغ جگر کتنا ہے یار
بیٹے اوس بت سے نہ توڑی گئی
شیخ بھی حق بات میں کھد و لگا صفا
خوب چلتے ہیں دالی کے دے
اوسنے آزاد اور بندے کر دے
مجھ کو از بہر خداست چھیڑے

۳۳۵
بیخودی میں جو خدا میں ہو تراب
اوسکو کہتے ہیں سے یہ سودہ ہے

منتظر ہوں نہ کہوں کر مومن اجل آئے
گفتگو عاشق شیدا سے نگرے نا صح
اوتھ کے خاک اویکی کمان جا لگن سیاہ
ساقی اک دور پیالے کا ادھر بھی ہے
دیکھ کر ت کی طرٹ سجدہ کر دیا کس کا
بے نیازی سے جو پرواز بہت کر گئی
دن تو آنے لگے دنیا سے چل جانے
دے دوانے ہیں جو منگتے ہیں پانچ
بال و پر بھونکا پو شیخ نو پر داسنے
ہم بھی ہیں ست نگر گوش پیانے کے
شیخ مسجد نہ بنا سامنے تنہا نے کے
پھنس گئے دام میں لالچ سودہ اکبر کے

۳۳۶
کسطح بستی میں رہنا ادھیں خوش آئے تراب
قیس کی طرح جو خوش باش تھے دیرانے کے

ہوا بولی اور دھڑکی جبار دھڑے
چلا ہے یار اس گرمی میں گھرتے
قریب آیا وہ بجلی سا چمکتا
دل نالان نہ بادل سا گر جتا
گھٹا بن آہ کی اور ٹھننے لگیں چھترے
لگی جھڑ آنسو وکی چشم تر سے
اتنی ابر گھیرے پانی ہر سے
جو کو سون دور تھا میری نظر سے
جو حال اسنا وہ لکھتا پیشتر سے
شتاب آئے کوئی اوس سیر سے

دیکھ کر داغ جگر کتنا ہے یار
بیٹے اوس بت سے نہ توڑی گئی
شیخ بھی حق بات میں کھد و لگا صفا
خوب چلتے ہیں دالی کے دے
اوسنے آزاد اور بندے کر دے
مجھ کو از بہر خداست چھیڑے
بیخودی میں جو خدا میں ہو تراب
اوسکو کہتے ہیں سے یہ سودہ ہے
منتظر ہوں نہ کہوں کر مومن اجل آئے
گفتگو عاشق شیدا سے نگرے نا صح
اوتھ کے خاک اویکی کمان جا لگن سیاہ
ساقی اک دور پیالے کا ادھر بھی ہے
دیکھ کر ت کی طرٹ سجدہ کر دیا کس کا
بے نیازی سے جو پرواز بہت کر گئی
دن تو آنے لگے دنیا سے چل جانے
دے دوانے ہیں جو منگتے ہیں پانچ
بال و پر بھونکا پو شیخ نو پر داسنے
ہم بھی ہیں ست نگر گوش پیانے کے
شیخ مسجد نہ بنا سامنے تنہا نے کے
پھنس گئے دام میں لالچ سودہ اکبر کے
کسطح بستی میں رہنا ادھیں خوش آئے تراب
قیس کی طرح جو خوش باش تھے دیرانے کے
ہوا بولی اور دھڑکی جبار دھڑے
چلا ہے یار اس گرمی میں گھرتے
قریب آیا وہ بجلی سا چمکتا
دل نالان نہ بادل سا گر جتا
گھٹا بن آہ کی اور ٹھننے لگیں چھترے
لگی جھڑ آنسو وکی چشم تر سے
اتنی ابر گھیرے پانی ہر سے
جو کو سون دور تھا میری نظر سے
جو حال اسنا وہ لکھتا پیشتر سے
شتاب آئے کوئی اوس سیر سے
دیکھ کر داغ جگر کتنا ہے یار
بیٹے اوس بت سے نہ توڑی گئی
شیخ بھی حق بات میں کھد و لگا صفا
خوب چلتے ہیں دالی کے دے
اوسنے آزاد اور بندے کر دے
مجھ کو از بہر خداست چھیڑے
بیخودی میں جو خدا میں ہو تراب
اوسکو کہتے ہیں سے یہ سودہ ہے
منتظر ہوں نہ کہوں کر مومن اجل آئے
گفتگو عاشق شیدا سے نگرے نا صح
اوتھ کے خاک اویکی کمان جا لگن سیاہ
ساقی اک دور پیالے کا ادھر بھی ہے
دیکھ کر ت کی طرٹ سجدہ کر دیا کس کا
بے نیازی سے جو پرواز بہت کر گئی
دن تو آنے لگے دنیا سے چل جانے
دے دوانے ہیں جو منگتے ہیں پانچ
بال و پر بھونکا پو شیخ نو پر داسنے
ہم بھی ہیں ست نگر گوش پیانے کے
شیخ مسجد نہ بنا سامنے تنہا نے کے
پھنس گئے دام میں لالچ سودہ اکبر کے
کسطح بستی میں رہنا ادھیں خوش آئے تراب
قیس کی طرح جو خوش باش تھے دیرانے کے
ہوا بولی اور دھڑکی جبار دھڑے
چلا ہے یار اس گرمی میں گھرتے
قریب آیا وہ بجلی سا چمکتا
دل نالان نہ بادل سا گر جتا
گھٹا بن آہ کی اور ٹھننے لگیں چھترے
لگی جھڑ آنسو وکی چشم تر سے
اتنی ابر گھیرے پانی ہر سے
جو کو سون دور تھا میری نظر سے
جو حال اسنا وہ لکھتا پیشتر سے
شتاب آئے کوئی اوس سیر سے

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

جو آپ دیکھتا ہے روپ اپنا

تراپ آیا وہ تیرے بس میں کیسا

بھلا افسون ترا او سپر چلا ہے

۲۵۳

ملون اوس یار جو غیر سے جھٹ پٹ جاتا مبادا دم کی موجودی کشی دل کی سے ڈاؤ مرید دین اس کے ہنر وہ کیا بات سی ادنی نہ گردن کھینچا اپنی اگر تلوار وہ کھینچے کہاں سلطان مجھ کو اور کہاں ہے ایاز اسکا کڑی کی صفت شکر یقین آیا درو لگو	گردن خود بندگی ادنی جو جھکنا خدا تباہی جھکوائیں یا سپر پارا خدا کرد جو اپنے سپر پرستار مال پناذ کرد کہ گردن تیری حق بندگی کا پلو کرد محبت وہ بلا ہی شاہ کو چاہی گدا کرد گناہوں کو مرنے سے کرم مجھ پر خدا کرے
---	---

آراپ سکی قد مہوسی کی خوش کنیوں سکوں

خدا کے تیرے دنیا میں شیخ مقتدا کرے

۲۵۴

سینہ جلتا ہو نہ کیوں سے جلی کو بھلے میرے سوائے ہوں اوس رف سے کا یارو چشم خیر ہوئی بھرا کھنڈ کوئی دیکھ سکا ہے وہ تلوار اسیل اوسکا نہ بھلے گا رنج کیا یار فی صحر اکھٹ بہر شکار ہے قسمت سے کہتے تھے مسیحا دم سے نہ گئے اور کے کہیں اور چین سے باہر	سوز دل دیکھ مرا شمع کو آنسو نکلے کسطحے لیس مرے خواہش گیسو نکلے بے حجابانہ جو گھر سے وہ پر پر بھلے دشت شانے سے بھلا کتب ہم پر بھلے کیسے میدان سر دشت مردہ آہو نکلے حق میں عاشق کو وہ میر جم بلا کو نکلے جب مہر خان چین کو پرد بازو نکلے
---	--

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

۲۸۸
 ادنیٰ کی بات ہے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو ہے
 اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو ہے
 اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو ہے
 اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو ہے

تراب ادنیٰ کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو ہے
 دل و دین کے لیے جان و مال

صوت کو ہر کمال کو اکدن زوال ہے ہر نفس وادنیٰ کو ایک جہان پامال ہے آگے خدا پناہ ابھی خرد سال ہے ریوانہ بن گیا ہے عجب دسکا حال ہے صیاد ہو وہ کا زہریلے ادنیٰ کے حال ہے اس مسئلے میں تجھ کو عبث قیل قال ہے	ناحق پری رخون کو غور حال ہے رنگ حنا سے سرخ ہیں جبکی پتیلیاں اوس طفل شوخ پر دل پر و جوان ہوٹ زنجیر زلف یار کی دیکھی ہے دل نے کیا لٹ زلف کی لٹکی ہے کیا ادنیٰ کی دشن مضمون عشق سے بنیے ناصح خیرین
--	--

معتوق اگر تراب کسی سے جدا نہیں
 ناصح غم فراق دہوے وصال ہے

چلنا اندھیری راہ میں دشوار ہے برق اٹھا دے خواہش دیا رہے میں جانتا ہوں عشق کا آزار ہے اوس سے وفا سے عہد کا اقرار ہے جو ناسر اکھودہ سزاوار ہے البتہ ایک بت سے سرو کا رہے	ہزار زلف یار شب ناز ہے بہر خدا مجھے تو اتنا حجاب کر کیون میری نبض دیکھ کر گیا طیب تا حشر میں تو چنچر و نگار کا بار و طریق عشق ملامت کی راہ ہے کوئی چاہے حق پرست کہ چاہے پرست
---	---

ناحق میں پامالی کا دعویٰ کر دے تراب
 خوبون کی دوستی سے کب نکال رہے

من عت نفس سے حال
 ادنیٰ کو جاننے کو پہچاننے
 دیکھنا یار کی دیکھی ہے
 بوجہ کبھی نکالین دریا میں
 فی الحقیقت وہ عین دریا میں
 تیرا تراب کیون جانے

دوران تراب
 رویت یا تجھ سے
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا

دوران تراب
 رویت یا تجھ سے
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا
 شہر بیدار کو اکدن سو نا جا

انٹن غم سے کیا اور خوش گویا ہے
 جسکے چہرے پر جھلک جاتا ہے
 یہاں تو انہیں باہر جاتی ہے
 یہاں تو انہیں باہر جاتی ہے
 یہاں تو انہیں باہر جاتی ہے
 یہاں تو انہیں باہر جاتی ہے

مگر کھولی تھی دیکھو جسے رستہ ہر کام لون
 بری حالت یارو کی ترغیر سے لکھا جانے
 مری آنکھوں سے خود نکلی طبع تو بھی کہیں جا
 اگر تجھ سے بانی کچھ کہا جاوے تو کہہ دینا
 تری آواز سے چونک اٹھا وہ منہ کا مانا

۳۴
 یہ مسجد سے غرض اسکو نہ بتانے سے کچھ مطلب
 تراب اس طرف رخ کرتا ہوا ہی مولیٰ جہد ہوتے

چاند اندھیر میں غیب صوبت کھا ہر
 عشق کتا ہو کہ اوٹھ چل خود کی راہ میں
 سب گناہ ہو گئے بیکار نے مجھے عشق میں
 یارو میں کیونکر غیبی یا کا شکوہ کردن
 کس سے کیسے عاشق و معشوق کا راز باز
 رو کو اٹھاتا ہوا ہی بزم سدا کی قریب
 سامنے اس کے دین کیونکر جا سیر حرا
 کون پڑے دامن اس کا خود کہا کیڑے

۳۵
 گو مجھے پروا نہیں کچھ فرود کی تراب
 پر سنہرا روپ معشوق کا بھاتا ہر مجھے

غم بہت ہے کچھ کا کھایا مرا جی جاتا ہے
 رنج کیا کیا نہ اٹھایا مرا جی جاتا ہے

درد و غم کا یہ عالم ہے
 کہ جو شخص اس میں مبتلا ہو
 اس کی ہر بات پر غور کرے
 اس کی ہر بات پر غور کرے
 اس کی ہر بات پر غور کرے
 اس کی ہر بات پر غور کرے

وہ عاشق کی لاری آٹھارہ گنا ہے
 وہ عاشق کی لاری آٹھارہ گنا ہے
 وہ عاشق کی لاری آٹھارہ گنا ہے
 وہ عاشق کی لاری آٹھارہ گنا ہے

یاد کی یاد اگر دل میں چھائی ہوئی
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد

کبھی وہ لطف نہ محو سے آیا نہ ہو	ہو اپنے بند و سوس پروردگار کرتا ہے
یہاں تو مجھے بہت یاد میں رہ کر کہہ	تو اپنے جی سے بہت کسکو یاد کرتا ہے
قیس شک سے میرے ہر کھانکے ہوا	اوسے شہید و نہیں ناحق شمار کرتا ہے
قرار آنے کا اوسنے کیا کمرہ قاصد	کہ اوسکا وعدہ مجھے بقرار کرتا ہے

خدا کرے وہ شباب آدمی کون اوس سے کہو	
تراپ کب سے ترا انتظار کرتا ہے	

گر تو منہ کی چک او میں بچا ہی ہوئی	آر سی میں نہ جلایہ نہ صفائی ہوئی
تخت طاؤسی کپڑا بچان بھڑا پائی	جاصل و سکھو جو تر در کی گدائی ہوئی
اوس صبا کنی ہو کیا باغ میں بھرائی بہار	اوسکے آنے کی خبر نہ سنائی ہوئی
باندھنا تھا تجھے ناگن کو اگر افسون	تا ریش سے چوٹی نہ گندھائی ہوئی
ترک نہ خواری بھی کہتی ہیں اکھو کو ترے	اپنے عاشق کو کہیں اکھ لڑائی ہوئی
یار و دو مال بجا صرف نہ کرتے کیونکر	اے دنیا کی اگر پاک کسائی ہوئی

گر نہ تو مین گرفتار محبت کا تراپ	
کب مجھے قید شجخت سے رہائی ہو تی	

زلف پر بارے نگہ کسی لگائی ہوئی	موجود لگی مرے عقدہ کشائی ہوئی
نہنڈ آتی مجھے پھر آنکھ ذرا لگ جاتی	اوسے گزرا ب میں شکل اپنی دکھائی ہوئی
زور و بل اپنا دکھاتی نہ مجھے زلف سیا	اگر کر تک نرمی ادسکی نرسائی ہوئی
در دمند دیک وہ بیدردی نکرتا ہرگز	دل میں اوسکے جو ذرا پیر پرائی ہوئی

یاد کی یاد اگر دل میں چھائی ہوئی
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد

یاد کی یاد اگر دل میں چھائی ہوئی
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد

یاد کی یاد اگر دل میں چھائی ہوئی
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد

یاد کی یاد اگر دل میں چھائی ہوئی
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد
 کھڑی ہوئی میں ہر لمحہ یاد

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے خدا کو جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے جس نے میرا دل
 میں رکھا ہے جس نے میرا دل
 میں رکھا ہے جس نے میرا دل

جیسے رہو گدگد تک اگر دل کی بیشک

دیکھتے تیرا اب کتنے دنیا کے بارے میں
 یاری اور سیکلی بھائی ہووے جو یار دینی

یار بن لطف اچھن کیا ہے
 جس پر جان خاک ہے ناپاک ہے
 رو کا چاہے بناؤ سنگار
 عشق نے نامور کیا اور نہ
 دیکھ کر چشم تر کو میری نہ کہہ
 کیوں تو مجھے حجاب کرتا ہے
 گل نہو جس میں وہ چمن کیا ہے
 خالی اور وح جسم و تن کیا ہے
 تریب و آرائش بدن کیا ہے
 قیس کیا ہے او کو کہن کیا ہے
 عاشقوں کا یہ مکرو فن کیا ہے
 تجھ کو عاشق سے سوزن کیا ہے

حق و باطل سمجھ کے کدے تیرا اب
 شیخ کیا ہے اور برہمن کیا ہے

کیون میں غم سے جلے اور میرے
 کبتک تیرے ہجر میں ساقی
 سرو قد گلبدن ہے یار مرا
 گلر فزون سے خدا ڈالے کام
 وہ فوجوں سے مار لے ہیں سیر
 میں نے مجبور کو کسا تختار
 یہ سب کچھ تیرا اب جہان
 عشق سے دور ہے اور ڈیلے
 ساغر چشم اسک سے بھر دیے
 کیوں نہ او سپر و دہم پڑھے
 مہر کرتے نہیں کسی پر لیے
 ترک چشموں سے کس طرح لڑے
 کیوں نہ ہم حقیق میں پڑے
 اب کرے یہ اور یہ دھڑلے

جیسے مارا ہے خود رانی فرادی
 وہی کرنا جو جی میں
 تیرا اب اور سکو تو بھیجا کہین
 مرا کتنا نہیں دہانا ہے
 وہ کہہ کر
 چو تھک کب میں منے شکر کیا ہے
 تو کشتیوں کا جہاں کیا ہے
 نہ باز رفت سے ذخیرہ کیا ہے
 رویت یا تھا نہ
 دلیان شاہ تیرا
 میں بچا ہوا سب امتیاز کیا ہے
 وہ شیخ ایسے جسے حجاب کرنا ہے
 میں اپنا حال بھلا کس طرح کوئی دس
 وہ ہر سخن پہ جسے لا جواب کوئی دس
 زبانی قاصد اگر کچھ کہے لگا جاسا
 جو نامہ ہفت میں دروغ کیا ہے
 کہے ہی غیر دے عتاب کرتا ہے
 وہ فراق میں کیا اضطراب کرتا ہے
 میں مہر کرتے نہیں کسی پر لیے
 ترک چشموں سے کس طرح لڑے
 کیوں نہ ہم حقیق میں پڑے
 اب کرے یہ اور یہ دھڑلے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے خدا کو جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے جس نے میرا دل
 میں رکھا ہے جس نے میرا دل
 میں رکھا ہے جس نے میرا دل

کشت کنز تو اشارہ و کنایہ ہے قراب
 ہمنے جو زات نہان تھی سونہا یاں دیکھنی

مور و دست کتھان نظر آیا او سکو
 پھل چکے تو ابھی لنگھ جھپک جاتی ہے
 عارض یار تو ہوا شب چار و ہسم
 سیہ ہاتا ہو جنوں کہینے او وضر کیا کیجے

کشت کنز تو اشارہ و کنایہ ہے قراب
 ہمنے جو زات نہان تھی سونہا یاں دیکھنی

کہو ناچ مرے اگے سو ملجا ہے
 نہیں تبا ہے کہتے گھر مرے چل
 جد مرود رخ کرے ترجیحی بھو دین کر
 پنو چھو اوس پر پھرے کی گرمی
 بلا لین تیری لے مشاطہ لو نہیں
 تنہا ہے آج کیون مجھ سے تو ناحق
 کہا خاموش پھر کہنا نہ پر حیرت
 ہوا سے گرم ہے قہر اسی
 رقیبوں کو بٹھا دو باندرہ کے دن
 اوسے شاہ بتان کہتے ہیں با سب

قراب اوس کا اگر زمار ٹوٹے
 تو سمن کا نری رشتہ بدل جائے

اے پری جسے ترنی چاہے زخم دہان کیجی
 بھر نظر کئے بعد صورت جانان کیجی
 طاعت کی تو جوانی میں و خدا کیجی
 قیس کی تھی کہی راہ بیابان کیجی

یوں کہتے سے قمر جیل کیجی
 اچھی دیبازی بھکاری کیجی
 عبد ز شہادت او کو سے زارت کیجی
 بکھو دل سے بارگاہ کیجی

دلوان شاہ تہہ
 دیکھ پانچا
 باد کے ہاتھ میں کیماری ہے
 دھڑکے کیوں نہ دیکھ پوٹا کرے
 اوس کے نزدیک چانداری ہے
 اوس کے بکھالنے سے جا کر کہو
 ان ترسے بان نقش شادی ہے
 اوس کے گھر جا کے دیکھ پانچا

تاری دیکھ تخواہ باہوادی ہے
 جس سے منہ سزا بخت سہا ہے
 کتنی جانتی کیست لیرا ہے
 کتنی دیکھ پوٹا کرے

جان

وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے
 وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے
 وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے

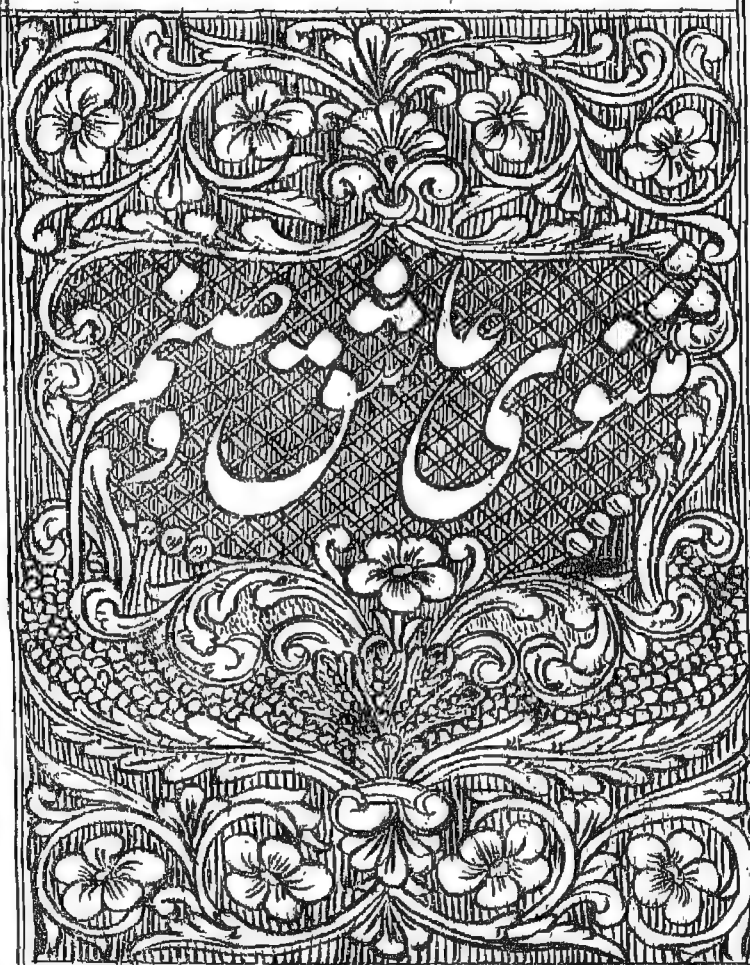
جہان میں سب سے زیادہ ہنسنا وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے	جہان میں سب سے زیادہ ہنسنا وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے
--	--

تراب اور اسکی طلب ہے فرض ہمپر
 ہزاروں جس سے مطلب ہیں ہمارے

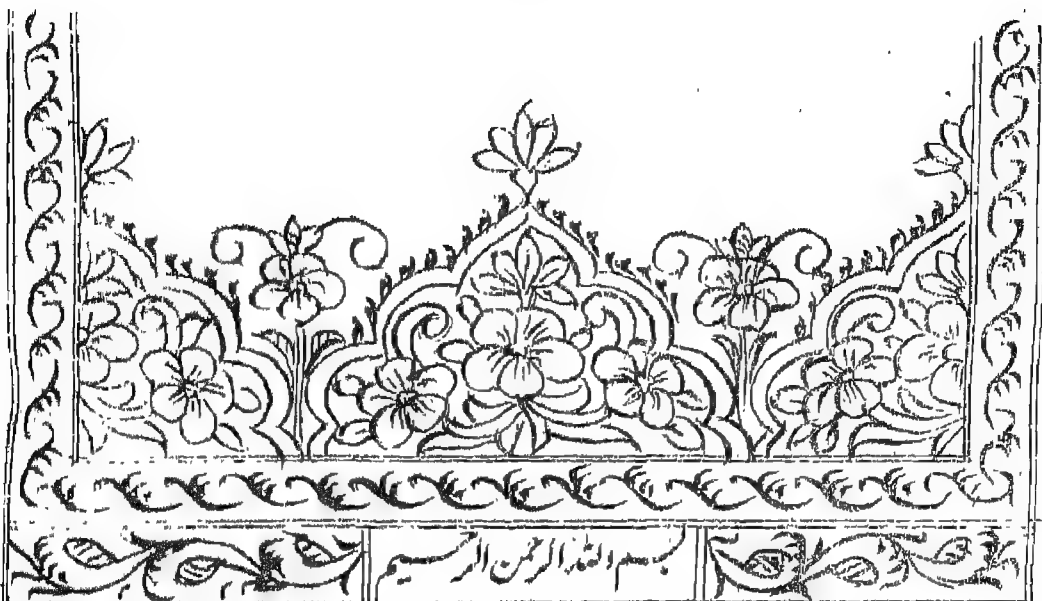
میں کہتا ہوں خدا سے پانی پرست یقین ہے آخری برسات ہو خوب خدا بندوں پر اپنے جسم کرتے بیان پرست وہاں بھر لگے جھڑ بھرے پھر اس قدر ستون ہیں بچے جو کرتے ہوں ہمیشہ سیر دریا تلے پانی اور پانی جو دیکھیں	کرے آمین کہو اوس سیر سے خبر دیا ہوں میں یہ پیشتر سے نہ کوئی پھر کہیں پانی کو تر سے خبر آئے یہی ایدھر اور دھر سے کہ دو بھر ہو نکلتا سب کو گھر سے وہ گھر میں چھپتے ہیں پانی کو ڈر سے مسافر کیوں نہ باز آئیں سفر سے
---	--

وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے
 وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے
 وہ جس نے اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دیا ہے

صفت اکبر و مکمل فضل اسلام و زما
بعون ائمه کبیرین و اولاد کبیرین



نایاب و نادر و کشف و کشف و کشف و کشف
طبیعی و طبیعی و طبیعی و طبیعی



خدا اگر عشق کو پیدا نہ کرتا نہ لکھتا میں صبر کا تار نہ ہوتا نہ کرتا کہ کہن کا عشق اگر دور نہو تا عشق اگر حاصل نہ ہوتا نہ روز و رات پر شوق ہوتا نہو تا کوئی کسی چشموں کا بیمار نہ بالوں کو کوئی ظلمات کہتا نہ کوئی کھڑے ہو کہ کتا حیرت گل نہ کوئی حسن کی گرمی سے جلتا نہ کوئی آنکھ کو کتا کہ آہو نہ ابرو کو کوئی شمشیر کہتا نہ قدم کو کوئی بتلاتا قیامت نہ خال و خط پہ کوئی دل گنوا تا نہ خط کو کوئی کتا خط کلزار نہ کوئی پہو نہ کو کتا اصل لبہ کسی پہو نہ کوئی پہو نہ کو کتا	تو سب دھن پر کا ہیکو مڑتا اگر عاشق نہو تا او پہو مڑتا تو شیریں کا نہ جیتا اس قدر شور تو کب ہو تا کوئی نال و لوہن نہ کوئی وصل کا مشتاق ہوتا نہ ہو تا زلف میں کوئی گر کتا نہ کوئی اونکلا نہ میری لکھتا نہ کوئی گیسو کو کتا شکر سنبھل نہ کوئی شمع رخ کو کہ نکلتا نہ کوئی او سکھو کتا عین چارو نہ پہو کوئی نگہ کو تیر کہتا نہ فتنہ کوئی کتا او نہ آفت نہ لب کو کوئی عیسیٰ دم نہاتا نہ کتا برگ یہ کان کوئی نظر علاوت او سکھو بوسہ میری چہ سہرا زار کوئی رسوا نہو تا	نہوئی گرم مشو تو بھنگی بازار اگر محنون نہو تا او سپید نہوئی شہرہ و دامن کی گر چاہ نہ غم نہ جانتا کوئی نہ مشوہ کوئی انداز میری نہو تا نہ قربان نہ کتا زلف کو کوئی معنی نہ نہ کوئی رخ کو کتا شکر مستاب نہ کوئی عارض کو کتا مہر طلعت نہ کوئی خرگان کو کتا نوک فخر نہ حرک او سکھو کوئی خوشخوار کتا نہ کوئی قوس رخ کا نام و معرزا نہ کوئی او سکھو کتا سرور آواز نہ کتا خال کو کوئی داند و دام نہ او سکھو کوئی کتا سبز بہار کی کوئی عاشق نہو تیا جی شرم بہار نہ کتا یوں کوئی خوب بھنگی چار	نہو تا کوئی ہر شوق خریدار تو لہجہ کو بھلا کوئی جانتا کیا نہو تا کوئی بھی نہو تا سرگاہ نہ دھرت و دیکھتا کوئی نہ جلاو نہ کوئی ناز پر دیتا دل جان نہ کتا قید سہا و سکھ کوئی در کوئی بہو تا نہ او سکھو بکیر مینا نہ کوئی کتا یہ ہوا بندہ صورت نہ کتا کوئی او سکھو مثل جگر نہ کوئی مردم بہار کہتا نہ ماہ نو کو کوئی تمثیل کرتا نہ کتا کوئی ہر پہو نعل شمشاد نہ حیرت او سکھو در و فتنہ شام نہ کوئی سورسید و الہیہ بالہ نہ سر نہو تا کوئی او سکھو قدم بہ نہ لیتا عاشقی کا کوئی سودا
---	---	---	---

<p>خفتن به پیش پای او و غصب کوفی با تاهنین به عشق بازی کیا عشق حق بر سلفه که اگر اسکو نین باد و کر و گه پلا ساقی محبت اک جرمه شستابی گرم کر و طبع بار و</p>	<p>اسکا هر طرف شور و شیب حققی سحر و عاشق با مجاز نه کیست کس طبع عاشق خدا کو آغاز داستان عشق جوانی عاشق لقیب و</p>	<p>کسیر بیل کسین پروانه عشق مهری خوشی سو فیاد آدم کسیر بیل کسین پروانه عشق آغاز داستان عشق جوانی عاشق لقیب و</p>	<p>کسین بیل کسین پروانه عشق مهری خوشی سو فیاد آدم کسیر بیل کسین پروانه عشق آغاز داستان عشق جوانی عاشق لقیب و</p>
<p>جوار لکهنو من اک جوان تھا نه جسم او سکا پنا تھا آج کل سر وہ سحر پانوں تک صورت در نگاہ او سکی رکھتی حسن پرل پہنڈائی او سحر محبوب صورت سنا کر تاحات خوبون ہی کی بتا مشام او سکا تھا خوبو نمطر جیہ جودہ دیکھتا تھا صورت گل نظر باز و عین تو استاد تھا وہ او ٹھکانا عشق میں بقبا و جیہ</p>	<p>پنہ چھو کس طرف تھا او کہاں تھا نہ جسم او سکا پنا تھا آج کل سر فغان گرم کیسے یاد م سرد سہو تھا آنکھ سحر خوباب کاسیل نہایت او سکو بھاتا خوبو صورت گذرتی تھی اسی بل سکی ارٹھا پھر تھی تھا خوبو تھا خوبو نمطر او دوسری جا کی بھوتا تھا بلبل کسین مجنون کسین فریاد تھا وہ او ٹھکانا عشق میں بقبا و جیہ</p>	<p>عجب ایجاد او سکی حق از کی تھی سحر عشق سحر تھی او سکی نیاد سدا آنکھ او سکی بیتی دید ملاب نظر باز و عین تو استاد تھا وہ لیونہ اس کے رہتا تھا بمقدور طریق عشق یاد اس کے قدم تھے تفکر او سکو رہتا خوب ہی کا نظر باز و عین تو استاد تھا وہ او ٹھکانا عشق میں بقبا و جیہ</p>	<p>عجب ایجاد او سکی حق از کی تھی سحر عشق سحر تھی او سکی نیاد سدا آنکھ او سکی بیتی دید ملاب نظر باز و عین تو استاد تھا وہ لیونہ اس کے رہتا تھا بمقدور طریق عشق یاد اس کے قدم تھے تفکر او سکو رہتا خوب ہی کا نظر باز و عین تو استاد تھا وہ او ٹھکانا عشق میں بقبا و جیہ</p>
<p>کہوں کیا کیفیت او سکی بانی او دوسرا ساقی سرتاپا ناز موتہ نہ سے مجھ کو جام بھر دے جوشہ لکھنو میں جیہ مدت گیا اک روز آصفت گنج میں وہ بطا ہر گو تھا وہ کافر کا نزار ہوا اینجو وہ دیکھ او سکی ملاست ملاحت سحر تھی پروا سکی صباحت</p>	<p>کہوں کیا کیفیت او سکی بانی او دوسرا ساقی سرتاپا ناز موتہ نہ سے مجھ کو جام بھر دے جوشہ لکھنو میں جیہ مدت گیا اک روز آصفت گنج میں وہ بطا ہر گو تھا وہ کافر کا نزار ہوا اینجو وہ دیکھ او سکی ملاست ملاحت سحر تھی پروا سکی صباحت</p>	<p>فریقہ شدن عاشق برہند و پسر کہ نامزد و معروف بصنم بود گذر او سکا ہوا بہر عیشت پڑا او میں وز کیا ہی شمع میں وہ وہ باطن میں تھا دل کا خریار محبت کا بھلا سودا لگا ہوا رکھو ہر ماہ کچھ جی شباہت</p>	<p>فریقہ شدن عاشق برہند و پسر کہ نامزد و معروف بصنم بود گذر او سکا ہوا بہر عیشت پڑا او میں وز کیا ہی شمع میں وہ وہ باطن میں تھا دل کا خریار محبت کا بھلا سودا لگا ہوا رکھو ہر ماہ کچھ جی شباہت</p>
<p>کیفیت خوبی صتم دول رفتن عاشق بران لر با می عالم و بتلا شدنش بہ بیقرار می و غم</p>			

<p>کھون احوال دسکا بڑی وقت یہ آدم زاد سربا پارہ ماہ کہ تھا جو حسن کا پتلا سر ایا کہ تو بھر غریب یون بون کن تھی مہ نو آئینہ میں جیسے ہون دو کہہ ہیں جسکو عاشق میں جاو سبا داسکے سو جا ہوش بہم کر رہی تھا او سپہ گویا رخ خیر لب پہ چشمہ حیوان وہی تھے لطافت میں وہ گویا موج مل تھے وہ ننگی سونہ لکھن نام نہیل گویا لعلویر کا غنچہ کھلے تھا کہ تھا آئینہ نور خدائی درود اکبر پڑھ تھا یا نہارہ کسی نے رات دن دیکھا ہوا ہم فدا تھے حبیب بدھو دہلے کہ خوبی اُس سے ہوتی تھی دہلا کہ ہندستان میں کھلا ماہ کھٹان کہ او سکے برہمن بنم کی قبا تھی کہ رہی تھا حسن میں وہ تاجدار قبا پر جسکی تھوکل سیرین چاک ہوا میں شکے اسکی کیفیت غش سفو عاشق کی ابھجہ حکایت کہ ہوش اپنا کر دن تیر ہو بیان تجھ سے کر دن او سکا</p>	<p>کہ صفت اسکا لکھن میں بکھٹ آسے سب کھل کر کہتے تھے اللہ سر پا و صفت اسکا کھن کیا لطافت و جبین یون پرشک کن نظر آئی تھو یون رخ پر وہ دونو وہ ترک مست یعنی چشم آہو کھن کیا اسکے غم کھن عالم نگاہ ادسکی پڑو تھی آہ جہر روان بخش دل بجان ہی تھے زناکت میں جیسے برگ گل تھے دہن یون تنگ جیسے غنچہ گل کھن میں جو اسکا لب پلے تھا لکھن کیا او سکے عاشق کی مٹا وہ گلو کا جو کرتا تھا نظارہ وہ کھن پر تھا عجیب لفظ کما عالم پڑی تھی کافور نہیں سن کر بالے نہ کہتے کیون ہم سن کر کو بالہ حسن کو دیکھ سب کو تھو حیران نمل اندامی تو اسکی برلا تھی رکھتے سر بہیت کی ٹوپی بھاری وہ پینہ تھا عجیب زالی رشاک جو دیکھ تھو اسکر تا تھا اشک نظر افتادون عاشق بر روی صنم دل فتنش بر حسن وود عشق شورش و بقیار شیش</p>	<p>میں میر و سوسو میری جاک جام صنم کہتے تھے او سکے گون اسکا سر پا یا زمر ستا یا زناکت کہ میر و سکے نہ میر ہی نہیں تھی خم و جہر میں غنچہ بھلے تھے کہ جسکے زخم کی ہر دل نشان تھی بیک نیم نگاہ و طرفہ العین کہ تھی اس ترک کر تھیں میں کہ اعجاز اسکی دیتا تھا دہانی نہ لکھتا لعل برمان جسکی پاسک کہ تو برج میں سلک کہہ تھے قیامت تھا بلا تھا کیا غضب تھا کہ رو اک باتیں سول گرفتار تو اپنے منہ کی خوبی دیکھ جاتا تھی ناگ چاندنی میں سرنگا سجوبی ریشک ناہ جاوہ تھا کیا د لکھو اسکی حلقہ در گوشت جو او سکے نرم ہاتھوں میں پڑے سر پا تھا غرض سا بچو میں ہالہ کہ جسکی سج پا اک عالم ہو تھا سر پا تھی بجاوٹ بالکین کی تھی او سپہ خرم شان میرانی نظر افتادون عاشق بر روی صنم دل فتنش بر حسن وود عشق شورش و بقیار شیش</p>	<p>مجھے اسوقت ایسا فی کلام سجنا زون نام تھا کیا اسکا یاد قد و قامت تھا آفت اور دیتا چمکتی تھی اسکی جبین تھی دو ابرو او سکے جوں جوں تھی خرو تھی او سکی یا تیر و شان تھی نظر باز نہ کو کر دیتا تھا چہرین نہ تھا سرے کا دہانہ نہوار دین کی اسکے کیجے کیا بڑائی لکھن اسکے رکھو تھو عجیب نگہ وہ میں میں وہ وندان جلوہ کرتے بقسم کا جو عالم زیر لب تھا ملایم گفتگو آسے کہتے مقابل او سکے گرا آئینہ آتا نہ تھو پادسکے تھی منہ زلف الم برس چوہ کا اسکا سال و تھو وہ یا لکھ تھا حلقہ آفت ہوش عجب وہ اسکا دکھلا کر کرتے وہ جھپٹتی کھن یا قریب بالہ کھن کج سر پہ ترکانہ دھڑ تھا پنہ جھو وضع ادس سیرین نکی عجب تھی حق وادسکی مہربانی نہن کچھ او سکی خوبی کی نہایت پلا ساقی تجھ کو اب بھر کو پہلے کھن احوال عاشق جو داند</p>
---	--	--	---

<p>ہو کچھ اور سودا اور عیال دکانیں سکی جاتا تھا مقابل عرص کی اون سے جو چھوڑے گئے گا کہوں کیا جیج تم ہی اجناس انکی دو باطن میں عیش و سکنا تھا ہوئی طبعی بنا سودا و معنی تم معنی کرتا رہا اس سے موافق ہو عاشق کا دل و سیر گرفتار چھڑانا اس کے ہر پھر خوش شکل کوئی عالم نہ سوائی ہر عاشق لگا بکنے وہ سودا کی سادہ نرات کبھی مرد زبان پر نہ کہتا تھا کیا دل ہاتھ سے میر کی یاد دل اگر ہو تو اس کا دیدہ یاد دل نہیں ہوتا کسی کا اشتیاد دل کیا قابو سے میر کی کیا مراد دل کبھی ٹپکتا تھا رو رو یہ غزل وہ وہاں رہتا ہوا کس شوخ دل آزار نہاں مشفق مر کوئی نہ غمخوار وہ یوسف کر ہزاروں ہیں خیر خدا جانا کہ ہر کس کا طلب گار کبھی ہنستا کبھی روتا تھا ہنستا ہمچیت کچھ مری پر کینست کوئی سوا کی باتیں بتائے کہ نکل اس کا کسی پر سر و دانا</p>	<p>و گفتگوی دلجوئی صنم با عاشق و لاریش خویش و کیفیت دکانداریش</p> <p>تمہیں مایہ تنکو کیا بجز مقصود غرض اک چیز او میں سے چکا لی ہوا اسطو کہ راضی و طالب مزید اردل جو رہی رہا پہلے عاشق کو وہ عشق بھایا خیال اس کا وہ اس سے نہ اٹھا کہ اسٹھنے دیتا عشق اس کو وہ کیا الفت نہ اس کے دل کو ہاں لگی ہوئی ہر اک کو کون سے وحشت</p>	<p>راہیں آنکھیں جو اون توئی باہم خریداری کی سیلہ سودہ بیدل صنم نے تب کہا کیا ہے گے گا کہا اون نے یہاں سب کچھ میری ہو چکا سبھی معنی اس کی ہی عاشق کو بھایا صنم نے اس کی قیمت کی مناسب اوس سے بایں نہ کیے شہری تھا وہ لڑکی نے تو دل دسکا لہجہ بھایا اور تھا عاشق تو وہ نے لیکے سوا اوشا کی گردہ قتل اس کو وہ کاٹنے جدا ہو تو ہوا اس کا سوا حال مہر و لہجہ اس سے ہوش محبت عزیز و عشق میں کھینچا دل</p>
<p>اگر ہو تو اس کا دیدہ یاد دل نہیں ہوتا کسی کا اشتیاد دل کیا قابو سے میر کی کیا مراد دل کبھی ٹپکتا تھا رو رو یہ غزل وہ وہاں رہتا ہوا کس شوخ دل آزار نہاں مشفق مر کوئی نہ غمخوار وہ یوسف کر ہزاروں ہیں خیر خدا جانا کہ ہر کس کا طلب گار کبھی ہنستا کبھی روتا تھا ہنستا ہمچیت کچھ مری پر کینست کوئی سوا کی باتیں بتائے کہ نکل اس کا کسی پر سر و دانا</p>	<p>نہوئے یوں کسی کا مبتلا دل تو ہوتا کس لیے مجھے جدا دل جو سچ ہو چھو تو ہو خود ہونا دل</p>	<p>اکی جان مراد دل مبتلا ہے وہ دلیر کہہ رہا مجھے نہوتا کے ہر جو فاختہ جو نکون ناحق کبھی جاتا تھا جو کو کھل وہ کیا دل اس مجھے رسوا بازار طبیعی جو محبت ہوا کہ مدیم عزیز و دل کو میری غم بھی ہے مری صورت سے وہ نیزاں پر ب ترا باسی عا جو میری چاوی جو کوئی پوچھے تیرا حال کیا ہے نہ کہتا اور کچھ احوال دل کا سمجھتا ہے یہ ہر دانا و کورن</p>
<p>سنا نا اسطو کہ یارو سنا نا سنوں اس شہر میں کہو کہیں غمگین مجھے وہاں پوچھتا ہوں کون یارو مری سینے میں دل ہوتا ہے چین غرض عاشق کی دیون کی تلخی تھا تو کہتا اس سے ہاں جی میری محبت پر نہیں چھٹی چھپا ہے کے تھے تا چھوٹو مرد و دانا</p>	<p>غزل</p> <p>ہو ادل کی بدولت میں گرفتار جو وہ مجھے کی تو کیوں ہر ہزار کہ ہنیم ہر مری غم سے وہ دلدار سنوں میں نیست کیون اپنی ہزار کہ آوی خود بخود میری طریت یار تو کیوں بیدل ہو چکا گیا ہر ہزار بیان کرتا کہ کچھ خیال دل کا کہ عشق و مشک انتوان ہفتن</p>	<p>کبھی جاتا تھا جو کو کھل وہ کیا دل اس مجھے رسوا بازار طبیعی جو محبت ہوا کہ مدیم عزیز و دل کو میری غم بھی ہے مری صورت سے وہ نیزاں پر ب ترا باسی عا جو میری چاوی جو کوئی پوچھے تیرا حال کیا ہے نہ کہتا اور کچھ احوال دل کا سمجھتا ہے یہ ہر دانا و کورن</p>

وہ اپنے گھٹنے سے یہ ہرگز نہ کھینچتا	کہ دل میرا فلاں پر ہر ہوشیدہ	نہ کھلتا تھا کسی پر راز و سکا	وہان کوئی تھا نہ ساز و سکا
دل رہتا جہاں و سہتہ دل تھا	مکان سے اوس منم کو متصل تھا	پڑا تھا وہ مکان واقع میرا	کہ تھا اک شہر خوب بیکار نگاہ
نہ تھا اور دوسرے کچھ اوسکو نہ کھا	اوسو بھایا تھا وہ طفل دکھانہ	وہ اکثر بیٹھتا باہر محل کے	سنگو حال اوسکا آگے چل کے
خیال اوسکا یہی رہتا تھا اکثر	کہ شاید اوس کوئی اور دھڑکتا	جو اس کے تھا کوئی دان اوس کی	تو واقع ہوتا اوسکی پہیلی کا
بہت بہت تھا شادان بک اوس	تسلی ہوتی اوس کی دل کی اوس	زیادہ دیکھتا ہوتا شوق جیتا	تو خود اوسکی طرہ جانا و سہم
بٹا ہر کر کے حیلہ سیر بازار	وہ بالکل میں نہ ہوتا شوق دیدار	فدا اس گشت سیریہ مدعا تھا	میں کچھ تھا اوسکو دیکھتا تھا
اوسو بازار میں لوگ مکان تھا	کہ اوسکا دوست اک تھا وہاں تھا	وہان جاتا تھا وہ نہ خواہ نا خواہ	کیا کرتا تھا اوسکا دوسری راہ
وہان جا ٹپکی یہ باعث بڑی تھی	کہ رستہ میں کان اوسکی ٹپکی تھی	کر کے تعامد اکٹیل و بار	کہ آتے جاتے ہوتا تھا نظر اوس
منم بھی خوب اوسکو جانتا تھا	کہ جیون چاند کی پہچانتا تھا	خریداری کی حیلہ سے کسی روز	دکان پر اوسکے جاتا تھا ہر روز
دو جا نہ اس کے دوکان پر تھا	نہ تھی عاشق سیرہ راضی کسی	اوسے جب کھینچتے تھے آتے جاتے	منم کی طرف نہ کر سکتا تھے
منم دیکھتا کچھ ہمسایوں کا سلوک	نظر عاشق پر کہ ہوتا تھا خوب	نہ عاشق کو ٹپکی تھی اتنی جرات	کہ جیڑا کر کے اک لحظہ صحبت
نہ وہ شیریں لب و شیریں تہن	کر کے تھا شرم کر مار سے کلم	فدا ہوتی تھی دید اوسکو شہر	میں بھی روز عید اوسکو شہر
مقابلہ کی جب پڑتی تھی انگلیں	پہنچو کھو کھو لڑتی تھی انگلیں	نہ آت تھی اور چتون تھی قاتل	دل عاشق غرض ہوتا تھا اہل
کئی عاشق کی اک مدت اسی طور	منم کا لطف تھا اوس پر کچھ جو	جو عاشق کو کبھی ملتی تھی دست	تو کہہ جاتا منم سے اپنی حالت
منم احوال اوسکا سن تولیتا	حیا سے پر جواب اوسکو نہ دیتا	بہت آتی تھیں پر عاشق کو گتیں	اشارہ نہیں دے کر لیتا تھا باتیں
حالت اوسے خبر بھی کچھ نہ ہوتے	ہوں جیسے جاگتے کے آگے ہوتے	جو یا ہم یا کرتے ہیں اشارہ	اوسو انکار کیا سمجھیں بھائی
میان عاشق و عشق رمزیت	گرام کا تبیرج اہم فرہیت	خدا جسکو کسی کی جاہ دے ہے	تو اوسکے دوسو اوسکو راہ دے
جہاں کے دل میں آتی ہیں خواہ	سوا دسکے دل میں ہوجاتی ہیں	محبت کی نہایت ہو جو تکمیل	تو پھر لیل و منون کی ہے تشیل
حرفشہ زن لیلی کا لیا خون	سنا ہو کا جو گدرا حال منون	کر کے ہو تیغ آہن ایک کو دو	محبت ایک کر دیتی ہو دو کو
محبت کا عجائب ماجرا ہے	وہی جانے جو اس فن میں پڑا	غرض عاشق منم سے خود چلتا	ہوا تھا رابطہ کچھ باطن میں پیدا
بٹا ہر شخص وہ نا آشنا تھا	کبھی از خود وہاں سے بولتا تھا	نظر کرتا تھا وہ صاحب امت	جو جاتا تھا وہاں وہ پڑا امت
کر کے تھا خوب درخراہ تدا میں	ہر جیسے طور یا ہم آشنا میں	کہ پہلے اوس کی کچھ جانتا اوسکو	خریدار نہ پہچانتے تھا اوسکو
ہوا یہ رفتہ رفتہ اوسکو معلوم	نہ پڑا اس کا ہر اہم منی موم	کچھ اوس کی فدا کا ہی خریدار	نہیں کوئی منم سے اوسکو شکار
یہ میری دماغ آتا ہے ہر روز	یہ اپنی دل میں رکھتا ہے ہر روز	یہ جانی اوسنے جیل و سکی حقیقت	تو درخشاں کی ہوئی کچھ اوس کی موت
اکھلا عاشق یہ جیسے شوق کا رنگ	تھا اوسنے اپنا اور بچہ جنگ	لگا کر تے ملاقات اوسکی کتر	لگا چلتے اوسکو راہ ہٹ کر

اوس خطہ تھا غرض واد باکا سدا کلفتی تھی اندیشہ میں اوقات نملش رکھتے تھے وہ عاشق و معشوق وہاں عاشق کا کہ جلتا تھا اور خدا سہ وہ یہی مانگے تھا دراز صنم کی بے شکست دید ہوگی تن تہا وہ مجھے کب ملے گا غرض عاشق یہی رکھتا تھا وہ رہتا تھا اسی نکتہ میں اوم مجھے آسائی غارتگر ہوش کروں تجھ دہو میں بھی سیر سیلا وہاں تھا اک مجھ عاشق کا ہدم صنم کی کیفیت خوب آگاہ کہا عاشق نے تیرے دل شناسے بر آتی ہر مرد اپنی کسید کہا اوس نے بہت بہتر چلین گے کہا عاشق نے فکر اسکی نہ کیجے سجن آٹھو ٹکریلے کا جو آیا کہا اگر کمون کیا داستان میں	ابا ہر جیلہ تھا شرم و حیا کا نہوئی ایک دن اچھی ملاقات کہ اوس کی حق میں تھی جو نہیں غور اور ہوتا تھا اوس جو کمال پر صنم سے ہو کبھی تھا ملاقات مرد گھر کون دن یہ عید ہوگی مرا یہ غنچہ دل کب کھلے گا یہی جی میں لبا تھا اوس کے سوا	اسی اختیار کا رہتا تھا وہ نظر میں اوس کو رکھتی تھی وہ اختیار صنم کو گھیر کر رہتی تھے جو دراز یہی ہتی تھی اوس کے معین پر انہی کون سا وہ روز ہوگا اور ہر دیکھا وہ کس دن انہی میسر ہوگی کیونکر محکوم یہ سیر اسی پر تھیں وہ ماننا تھا	رسیدن ایام میلہ آٹھون و خون شدن عاشق باین خیال کہ درین میلہ با صنم ملاقات خواہد شد و گفتن عاشق با آشنائے واقف کار خود و در جواب تقریر آن آشنایا عشق بیخود	وصال باد سکا ہی خاطر خواہ ممکن اسی جیلے سو ہم اوس سے لینے صنم سے یہ ابھی چل پوچھ لیجے صنم نے روز اوس کا خود بتایا پیر دن گذر جاؤ گا وہاں میں	قریب تا ہوا اب آٹھو ٹکا میلہ مگر جب ہو قیامی اوس کا جانا اوس کو دکان پر و سکی آئے کہا عاشق نے تم کس دم چلو گے یہ سنکر عاشق شیدا اوٹھا	کہ دشمن کچھ نہ کہہ بیٹھیں مبادا کہ دیکھیں کس پر رکھتا ہو سر کا نہوئی بات تھی اچھی ملاقات کسید میں مل ہو گا کہ دوش کہ مجھ کو مسل کا نور روز ہوگا کہ اگر کو ہوگی کب یہ بارش ہی کہ اوس کی بزم میں ہو گا نہ لڑائی اسی کو خاص مطلب جانتا تھا کہ آئے آٹھو ٹکے میلے کو ایام پلا وہ جو کہ سب غم ہو فراموش ملے مجھے بھی میرا یا را کیلا تہا می راز پنہانی سے محرم کہ جاتا تھا کبھی عاشق کی ہمراہ کہ بایا ہنسنے جو مانگا خدا سے صنم کو ساتھ میں دیکھو ٹکا میلہ میں معلوم ہوا اوس کا ٹھکانا اور ہر دھر کر تھے کہ سنائے چاہے بھی کچھ اتنا کہو گے بہت فرحان شاؤں شاد اوٹھا
اضطراب عاشق پر در میلہ بانتظا یکپاس و زموافق وعدہ صنم و تسلی کردن آشنای مہمود و آخر الامر رفتن عاشق و آشنای میلہ و کیفیت اجتماع آنجا و بستن صنم و نیافتن بمقصود	کلا بی بھر کے لاساقی کلغام سنو یا سو جو میلے کا دن آیا دل اوس کا تھا زلیخا پر اشتاق	کہ آپہنچا ہو و عشرت کا ہنگام مذا نے بخت خفت کو جگایا پیر کی انتظار لی و سپہ شوق	مجھے شر کر دی ہے تماشا ہوئی جب صبح عاشق پر نوا کہوں کیا اوس کی در انتظار	کہ خود دیکھوں آٹھو ٹکا تماشا ہو اصد چنید و اشتاق دیدار مرا با ہو گیا تھا بیقرار می		

کسی اور تھا کہیں وہ بیٹھا تھا
 جو کہ تھا کہ آیا ہر گھڑی بھر
 وہ بیدار چمچ شکل چڑی تھی
 گئے کٹ انہوں سستی میں ترے
 نشانی کیا لگے گا ہاتھ تیرے
 غم نہ رہا پر آیا وہ ہنگام
 وہ جمع تھا جو تالاب ہمارا
 عجب باغ و عجب تالاب تھا وہ
 وہاں تھوڑے سارے شہر لے
 ہزاروں اہل حرفہ اہل بازار
 خدایں کا زمین بنو تھا وہاں
 کوئی کستا تھا کوئی حلوا ستون
 کوئی پانی میں غوطہ مار رہا تھا
 کوئی دان ناچتا تھا کوئی گاتا
 کوئی کرتا تھا کسوید بازی
 کوئی گچی کوئی رختہ پرچہ تھا
 کوئی بیٹھا کسی کی تاک میں تھا
 کوئی کرتا کسی سے عشق و ناز
 کوئی بیٹھا کہیں مسند بچا لے
 کوئی تو ایک جا پر سو کے قائم
 کوئی ہندو اپنے پران پر غور
 کسی کا کوئی کراہتا تھا
 کہیں تھا کوئی کسی سے عذر کرتا
 کوئی تھا کوئی سچ بناسے
 کوئی مہر نہ کوئی شمع نہ وہاں

ہر اک سے وہاں ہر دو پہنچتا تھا
 جو کوئی رنگ کو کچھ زیادہ تھا
 کسی سے کسی سے تھپکیا احوال
 نگر علی ہی تھیں سب کو راتو
 ہوا اس کے گراہ سکی گشت گسے
 نشانی ہر جوان وہ نیک نسل
 کون تو رہتا کیا میرا ہر گھڑی
 ہر اسے سیر اک عالم دارم تھا
 وہاں تالاب علی سب ہاں تھے
 تھا باہر وہاں سے کوئی زرقہ
 ہر اک اپنی صدائیں بولتے تھے
 بچا تھا کوئی عداوی بچاں
 کوئی کرتے تھے دیوانہ پرستش
 کوئی انکسلیان کرتا کسی سے
 کوئی تھپتا تھا وہاں کوئی گاتا
 کوئی تھپتا تھا اپنی اس کے ساتھ
 کسی کوئی گئے میں ہاتھ لایا
 کوئی کستا تھا کسی سے رنگ و بو
 کوئی تھپتا تھا بیٹا باہر ہو
 کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھلاتا
 دکھا تا کوئی عالم از کہیں کا
 کسی سے ہوتا تھا کوئی انگلیہ
 کوئی تالاب پر کرتا تھا نشان
 کوئی جاتا کوئی آتا تھا بہیم
 دینا تھا کوئی ایک کتا

کہے تو ہو گیا چار سو کوڑا
 تو رہا ہر گھڑی ہر گھڑی
 گھڑی او سکوتا سکتی گھڑی
 پھر شکل ہی تھپتا ہر گھڑی
 چلیں گے ہم بھی آخر سا تھپتا
 کیا وہ دونوں اچھے کا سار بچا
 زمین ساف او سکی تھپتا
 پسند خاطر تالاب تھا وہ
 ہر اک اپنی ہی سچ بھج نکالے
 وہاں تھپتے تھے کس کس ہاتھ لایا
 کہے تو اس کے تھا شمشیر بیا
 سدا جس کی کر رہی وہ تھپتا
 کوئی ہر گھڑی ہر گھڑی
 کوئی اور ہی سوانگ اپنا گاتا
 کوئی کرتا تھا اک سو دلوں کی
 کوئی مسد کیتا اور سکا کرتا تھا
 ہاتھ نقش قدم سا خاک میں تھا
 دکھا تا اپنی موشوں کے انداز
 سراسر عہد کی کس سچ بنائے
 سخن کرتا تھا یاروں میں لایم
 کوئی کا فرستگہ شمع مشور
 کسی کا کوئی پردہ بھانکتا تھا
 قدم پر او سکا پنا سہ تھا دھرتا
 بہین پسند لی شیکا لگانی
 تاشانی ہزاروں جمع تھپتا

کہو یار دردن آیا ہو گا کھنسا
 تو اس کے پانوں پر بارہ چمکانا
 کیا کہیں اک سپر تھپتا کھنسا
 تھوڑا سا ہر گھڑی ہر گھڑی
 کہو اتھن تھا وہاں کی تالاب سے
 جہاں ہوتا تھا وہاں کا احوال
 کوئی سب سے ہر گھڑی ہر گھڑی
 عجب بیٹھے کون عالم وہاں تھا
 وزیر الملک ہر اس ہاں تھے
 سب ہی کوئی ان فقیر وہاں تھے
 کوئی کھپتے تھے کچھ تھپتے تھے
 کوئی گئے تھپتا ارد گرد وہاں
 کوئی کرتے تھا دوسری کوہ کاوش
 کوئی تھپتا کوئی تھپتا کستی سے
 سچ اپنی شمشیر کی دیکھتا تھا
 ملا تھپتا ہر گھڑی ہر گھڑی
 کسی کا تھا کوئی دامن سنبھالے
 کوئی کستا تھا یارن مہر نہ بولو
 پھر سے ہر گھڑی ہر گھڑی
 کوئی تم کیلے مرد کو جلاتا
 کوئی تھا منتظر اس کے سخن کا
 کوئی کرتا کسی کی عفو تھپتا
 کہہ سکو دیکھ مہر ہوتا تھا میراں
 ہو جیسے دم کی آمد رفت ہر دم
 عجیب تھا تھا شاہان ہزار

<p>سہوا عاشق یہ عالم دیکھ کر دنگ معشوق کو کچھ نشانہ سنی نہ پایا سہراک سپر ہی یہ جا جاوڑوٹھکا کہاں ملتا تھا اس انورہ میں بل نتھ پھر اس جگہ سے آگے ملتا یکایک بخت خود یادری کی پلاساقی شراب شعلہ شمال کروں بخود بیان میں کمال کہاں شخص نے عاشق سے کر تجھے کیا دھوپ یاں لگتی نہیں تجھے گریسیر سے میلے کی منظور رہاں جا بیٹھ سائیں خوشی پریر یونہی کاوان ہوتا ہر محج گیا عاشق جو قصہ مختصر وان</p>	<p>نظر آیا ادسی وان اور ہی گنگ طلب میں اوسکے کو سپر پیر یا کہ شاید ہر کسی جاگہ وہ بیٹھا رہا ہر چند وان عاشق طلب گار رہا خورشید کی تالیش میں منع کردن شخصی عاشق را از نشستن آنجا کہ در تالیش خورشید بود و رہنمایی آن بسوی پوستان خرم کہ آنجا اجتماع میلہ تمام خوبان و مہاجران شہر بود و رفتن عاشق وران بلغ و دیدن کیفیت آنجا و بلو تالیش بسیار دیدن معشوق را نشستہ در مجلس و بیان سیر آن مجلس و روداد معشوق و خوبی و پوشاک و روداد عاشق بیچارہ و ران مجلس و ہجوم میلہ</p>	<p>لگا کرنے صنم کی جستجو وہ کبھی جا کر سر تالاب تریا کبھی پھر تاسوا دو کر تالاب رہا دو غراتا ہر جانب نظر وہ صنم پر لب سکودان چلیا کھنٹھا منع کردن شخصی عاشق را از نشستن آنجا کہ در تالیش خورشید بود و رہنمایی آن بسوی پوستان خرم کہ آنجا اجتماع میلہ تمام خوبان و مہاجران شہر بود و رفتن عاشق وران بلغ و دیدن کیفیت آنجا و بلو تالیش بسیار دیدن معشوق را نشستہ در مجلس و بیان سیر آن مجلس و روداد معشوق و خوبی و پوشاک و روداد عاشق بیچارہ و ران مجلس و ہجوم میلہ</p>	<p>پھر اسوا سطلے وان چار سو وہ کہ شاید ہو بیان نشان کرتا کبھی رستو میں جا بیٹھتھا بیتاب گر آخر کو تھک اک جگہ پر وہ قیامت کا وہی عاشق پر ہوتا خضر نے آگے اوسکی رہبری کی کہ چلے جا دیں خرد کو سب پر وبال وصال یار و سیر باغ خرم کہ کیوں بیٹھا ہو تو بیان شکل مفطر تو کسے غم غن گستر نشین ہے تو ہر اک باغ خرم یا نشی کچھ دور یدان کیوں دھوپ کھاتا ہر ابھی تجھے یا نشی وہاں جانا ہر موقع نئی دینا ادسی کی نظر وان نہال سبز و سیوہ دار کا وصف وہاں اگر سر آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اوسکے خیمہ خرگاہ نمایاں ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت سے تیار عجب نگین ہر باغ و بوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سہول لگا تھا ہر اک ہی پوچھتا اوسکا بیت تھا تو بیٹھا اک جگہ یا یوس ہو کر نہایت اوسپگد سی بقراری تو کب ہوو لکو محبت کے تسلی</p>
<p>وہ گلشن دیکھ کر پورا قسم ہے وہ سارا باغ تھا شادابی خرم جدا ہر ایک کر خیمہ کھڑی تھے موافق ہر کسے ساز و سامان نتھ کچھ اور ان تھا رگ ہی رنگ جسے کوئی چیز وان ہوتی تھی مقصود رہاں خوب دکھا تھا انورہ سارا کرے تھا جستجو اپنے صنم کی بہت ڈھونڈھا اور نشان ہی مقصود وہ رنگارنگ باغیچہ وہ گلزار اگر چاہے جگہ پر سہم اوسکا</p>	<p>کہ دنیا میں ہی باغ ارم ہے ہو لہو وان عجیب لوگ باہم خرنے سے وہاں چھوڑ پڑی تھے مہیا وان تھا بلانڈاز و پیاں بجے ہر طرف بلبلہ اور مردنگ وہ آلی اگر آہنی تھی موجود پریشان کیوں نہو عاشق بچا جدا آئی نہائے شکل صنم کی نہ آیا پر نظر وہ غیرت حور لگا چھنے نظر میں اوسکے جوئی تسلی اوسکی کرتا تھا بہت</p>	<p>کروں کیا میں آگے لگاؤ وہ تمامی شہر کے ہندو مہاجن تھی جسکی لہنی چوڑی شوکت جاوہ ہر اک مجلس میں باں طرب تھا وکان اگر رکھے ہر اک کا نڈار عزم جو چاہیے سو سب باں تھا رہاں کچھ بھی نہیں ہرگز نہ تھا وہ ہر فیصہ میں جا جا کھٹکا تھا نہ آیا جب نظر اوسکے وہ دلبر لگا کرنے وہاں فریاد و زاری نہ پیش نظر جب تک کہ تسلی</p>	<p>نہال سبز و سیوہ دار کا وصف وہاں اگر سر آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اوسکے خیمہ خرگاہ نمایاں ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت سے تیار عجب نگین ہر باغ و بوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سہول لگا تھا ہر اک ہی پوچھتا اوسکا بیت تھا تو بیٹھا اک جگہ یا یوس ہو کر نہایت اوسپگد سی بقراری تو کب ہوو لکو محبت کے تسلی</p>

وہ کہتا تھا ملے گا یا ریتیرا منو تاگر او سے منظور آنا بہم پیشے تھے دونوں اس علم میں وہ اوٹھکر دان سواونکے پاس تا شاکیوں نہیں تو دیکھتے ہو نہیے لاحق ہوئی ہر ایک خوش گھر دی دیتیں اوس جیسے میں تھا اوٹھا دانسے یہ میلہ کر کے عاشق پھر دوس یارغ میں پھر چار سو ہوئی نو میدی میں اسید اسکو بہت غم پڑے میں اسباب شادی منو پھر خدا کا ستر کشوت ہوا عاشق کو یکجا نب گدوان صنم بیٹھا تھا اپنی مجلس میں چراگ نہ تھا سب سے اونکا مجمع وہ مجلس کی کون تو لیں کیا میں ہوا وہ اس کے جاتی ہی خبر اس کہا عاشق نے دیکھا میں تو دیکھا ہوئی کوشش میں بہر قبضہ رفاقت تھے میری خوب کی داد گیا مگر کو بہن کا چیتا بی سلف سراسر عاشق ہو کر سو علا تیر ہی بدولت میں صنم سے صنم کے پاس اک در کا تھا بیٹھا بہر کہ وہ بنو لاسکر آیا	جو ہو گا نکت ملک بہر تیرا تو کا ہیکو ہمیں کرتا دانا کوئی ڈوب با ہو جیسے بحر غم میں بہت اخلاق کر باتوں لگایا کسوچ نکلو ہوا بکسی تکدر ہوئی دلو مری یہ فکر پیش پھر آخر دانسے دل عاشق کا اٹھا پھر آونکے بیان ای یا حوا بہم کرتے رہی بس تجو سے کھلا یہ نمنل حق ہو پھیدا اسکو بہت دی میں مراد میں ناروا کر دی چون و چرا اپنی ذمہ داری جیسے تھا دھونڈتا آیا نذران کہ تم سب اک جگہ کر اہل دوکان تیا بیسے بسا ہو کوئی موضع کر اسکو شک سے میں گیا میں لگا خود دیکھنے اوسکی طرف برائی ہو مری دل کی تمنا علا قسم سے محکوم دل محمود یہی ہو یار حق دوستی داد نہ شیریں ہوئی کچھ کامیابی کسی کے کچھ آئی کام تکدر یہ دولت پائی نہ تو تیرے دم سے کر عاشق کو تبہ میں رو جاتا تھا یہ راغ عشق مجلس میں بیٹھا	کیا تھا وعدہ آئیکا صنم سے تو تھا کر اسکو دھونڈھینگا میں ہم نظر آیا وہ ان اک اسشنا اور کہا کیوں آپ میں سبقت پیدا کہا عاشق زاد اس خیریت کہ اک ہمراہی میرا گم ہو ایاں کیا ہمدم فی قبل دوست اشارہ عرض لسنے ارنے وہ دونوں اک ہوئی جب صل ہو وہ اوسا تو سید کہ بعد از پنج وخت ہوئی حیات دلیل اثبات پر لا لقا ہوا ہے وہ جو باہر کر می بندہ ہو پور کھلا کیا رہا وہ سیر پہ تھا شا عجب تھا اوس جگہ انہو یارہ نہایت فریب رنگین تھی مجلس صنم اوس میں ہوا اسطرح مشغول کہا ہمدرد اوس شاد ہو کر جیسے میں دھونڈھتا تھا اسکو پنا بر آیا بسطت مطلب ہمارا مثل ہر شوق ہو دینج وہ دل گیا سمجھ کر کو دیوانہ ہو گیا کر میں کیا عاشق بیجا ہوتا کہا نکت میں کران شکر ایتیرا کہ اوسے صنم ہو تب باسیا صنم عاشق سے تنگ ہو رہا تھا	اوس سی بر تو کیا تھا کہ نہیں کر نیکی پھر بھی گشت بوستان ہم کہہ رکتا تھا کہ بھی وہ بھی کوئی پور یہاں ہو سیر چاہو سب کا مل یہ میلے میں بجا سب کیفیت میں اس بات سی چون طر نشان اوٹھو پھر دھونڈو اوسکو دوبارہ لگے پھر دھونڈنے محفل محفل تو برلی سے نکل آیا وہ خوشیہ خدا کا ور ہو سب سے اسکو قدرت عشت نو میدیوں کی گفتگو ہے نہیں ہوت اوس محل کچھ دور وہ دن میں طلبشی کا تا شا کوئی سنتا نہ تھا جسکو چارہ بہت پر غر و نکلین تھی مجلس ستار دین میں ہو جیسے چاند چور صنم بیٹھا ہو تیرا دیکھا یہ صر مجھے حق نہ صنم کا منہ دکھایا ترم دل کا بھی ہو قصہ سارا تو پھر ہوئی ہر آسان حل مشکل رہا نہت ہو جہن لیل کی محروم اکیلے سو نہیں کچھ کام نہتا خدا روشن کر مگر کا شاعر تیرا کہ عاشق دیکھ یان بچن ہو پنا دلیل تھا با میں کس تو بیٹھا
--	---	--	---

کہ عاشق جس جگہ غصہ پکڑا تھا صنم بھی اوسکے جانب ہوا ناخواد وہاں عاشق کی کچھ دھڑکیا کہوں کیا جو صنم کا تھا وہاں تک بنت ہو سارے لڑکھنوی کی نظر کرتا تھا جو اس نا زمین پر عجب نگین دوپٹا تھا کہ میں بندھی تھی سر پہ اس کے سر پہ وہ بزم آراستہ ترکیب سے تھی صنفاں اور ان لوگوں کی تھی وہ پوان اور شیر غی کو تمام گھر لٹی و چار اسیدیں سکی گزری صنم اور دھڑاغت پاکے آیا نظر اس پر پڑی نزدیک آکر ہوا جب چشم اوس کے وہ بیدل اوس کے اس وقت ہم اسے سنبھالا اگر ہم نہ اوسکو مہبط کرتا خفا ہوتا پھر اوپر سے پاجانی ہو اس از کوہ و نون نگہبان جو کوئی ہو تو بہن تیرا زکال نشان اوس کے گود و درنمان ہم وہ عاشق کے تمہیں بھی تھا ہوا اوس کے من طلب ہنر کہیم ہو اتی تھیکے وہ اوسکا سنا نہ کچھ مجرا نہ عرض نہ گہا تھی	وہی در نظر اوسکے پڑا تھا نظر کرتا تھا چھپ چھپ گاہ بگاہ کھڑا تھا دم بخود چون نکل آدا ہوا تھا عاشق اوسکو دیکھ کر وہ نک کیا خوشنما اوسین کی تھی کہے تھا چاند اور تراویزین پر کہ رنگ اوسکا نہ آتا تھا نظر میں ہو جیسے شعلہ آتش نمودار فقط سیلے ہی کی تقریب سے تھی نکالی یہ طرح اوسے نئی تھی بیان کی تو ہو کھجور شام بجوبی و ہنیافت سکو بہر کسینے ہاتھ منہ اسکا دھلا پھر اگلے اوس سے لڑی نزدیک آکر کیا جیون آزاد کے نیم سہل وگرنہ کر دیکھا تھا شور و نالا تو یہ احوال وہاں شہرت پکڑتا کہ جانا غیر نے راز نہانی رہو سہل و قاتل و لون نہبان اویں میں ہمارا تنا علم حاصل خبر ہوتی ہو اوسکے زخم و انگو خبر تھا اوس کے صورت آستان تھا سلام اوسکو کیا اوسے یہ علم و یا عاشق نے لکھ خط غلامی شہادت کی دیت عشق کو دیتی	نظر عاشق کی اودھ رنگ کی تھی بہم لڑتی تھیں آنکھیں چمکی رہی نہ حرکت تھی نہ کچھ جنبش تھی تھی اوسکی برہین ٹھیکہ کی چمکی وہ کھڑا چاند سا وہ رنگ گورا تھی اوسکے نور سے وہ بزم روشن کہ سناں اوسیلے لکھ لکھا تھا وہاں عاشق کھڑا پائین مجلس نہ بنتی کس طرح نہ میر مجلس رکھ تھا آپ بھر بھر دوا دران غرض سب کو وہ تو خفیض و تقسیم کھڑا تھا عاشق اوجا اک کینار جہاں آیا تھا اندھ و ہوا وہ میل ہنم پھر آگے گیا مجلس میں لٹنے ترپ کر گیا خوشہ بہ جان نہ لیتا اگر مجھ کو ہاں ختام ہر اک اس از سے ہو باخبر جرات کنو گر خون جاری صنم نے دل میں اپنی ہو گا جانا جو تیرا دکھانشا فریج ہے صنم کے پاس نزدیک برابر پڑی دسکی نظر اودھ جو ناگاہ ہوا صاحب ماست کچھ چڑچا سلام اوسکو صنم نے کیا کیا وہاں عاشق کو سب سے وہ بھولا	فقط ترکس کی صورت لکھنی تھی لگی تھی ہر طرف نظر و کی دوری فقط دیدار کی کوشش تھی نپٹ باریک تیار کی چمکی بدن میں چاند تار سے کا وہ جوا وہ مجلس تک سے تھی اوسکے گلشن اور گرد اوسکے بنت لکھ لکھا تھا کر دے تھا سب لہانا میں مجلس کر اوسکا چودھری تھا میر مجلس ہر اک کا آگے شیر غی دیکھان اصورت سے کی مجلس میں تقسیم تا شاد دیکھا کرتا نظار سے اوسے جانب کھڑا تھا وہ کرتا ملا کر آنکھ اپنے نیم جان سے ہوا تیرنگہ کا اوسکے قریبان تو ہو جاتا بہت رسوا و بدنام نپٹ ہوتا وہاں رسوا بازار تو کچھ جانے کوئی ہو زخم کاری کہ مارا تیرے میر کے نشان تو جنگلی سے خبر اوسکو ملے ہے تھا بیٹھا اور کلا و سکا برادر کھڑا دیکھا اوسو وہاں صورت آدا صنم نے وہاں بھی پھر کے دیکھا حقیقت میں سلام اوسکا کیا تھا لشیم جیل سے جوں خیر بھولا
--	---	--	---

صنم نے کی جو اتنی دلنوازی وہی سمجھے گاتدر مہربانی گھر بھی رو چار اس حوال ہر دن چلو جی بس کرو اب گھر کی موراد کوئی ساعت میں ہو جا گا انھیں یہ شکر تب تو ہوا چار عاشق وہاں سے تھا مکان اسکا بہت کٹی تھی پہلے اسکو شوقین ہوا تھا کوہن فریاد اسی سے نتھی غار اشکانی اسکو شکل عرض عشق چاہو سکدو مینا چلا آیا مزمین وصل کچاق نہایت بخود مغمور تھا وہ کٹی رستے میں بس شکل سوار تھا	ہوئی عاشق کو کسی سزا نری ستگر ہو گا جسکا یار جانی رہا عاشق کھرا شادان فرما رہو گزرتا کب تک یہو ویران اوٹھا وعلبدانے اپنا ویرا اوٹھا واپس جلا وکار عاشق چلا آیا دسے بے بیخ غمور نہا چلے میں کچھ بچ اسکو اللہ اٹھا تا تھا وہ سب اسی سے کہ رکھتا تھا وہ ازبشوق کمال میان اہل خدیوین سر چہر ان نتھی قطع مسافت اوچھوچھو پنٹا اوسد منہ میں جو چھو پڑا تھا ست اور شیار کا ست	ہوا تھا عاشق اوسد کبیا ہی شاہ قدر عشق کی عاشق ہی جانے جو دن بھوڑا رہا باقی تو لایا شب تاریک اور سبیل کا ہر شکر تھیں یہ بھلائی ہو گئے چلنا صنم کی رزم سے بھوڑو ہو کر پیادہ اوسنے کی قطع منت کر دے شوق شکل کو کسان نہو تا وصل شیرین کر مقرر فلک عشق سے ہو پوچھ پیسہ اوسو ان لیگیا تھا ازبشوق شراب شوق سے تھا بسکہ بھوڑو نہن لایا محب اسکو دیا نے ہو چھو اوسکا گزنا ویرا چلنا	مجھے وہ حالت اوسکی اتنی زیاد جو عاشق ہو ہو ہی بات لے کہ اساتھی ازبیا دسے باہر نکل چلیے شتابی تو سہ بہتر کہ سکے ساتھ شکل ہو کلنا چلا گھر کی طرف مجبور ہو کر پڑی کچھ بھی آمد شد کی منت کر دے عشق میں کیا کیا نہ انسا تو پھر توڑتا فرما دکیو مگر نتھی دشوار قطع ارض او پیر بھرا تو بھی تھا وہ خالی از ذوق نہا کچھ ازبشوق میں اوسے ہوش دیا ہو پوچھا گیا تھا لے جانے کہ وہ بھوڑو ہو رہا تھا چلنا
--	--	---	--

باز گشتن عاشق مجھو از میلہ ہمراہ رفیق مذکور و سر ماندش تمام شب در آن کیفیت و
صبح بیدار شدن و ندیدن رو صنم و حیران شدنش کہ آیا این ماجرا غلط بود یا فی الحقیقت
و تسلی کردن آشنا او کہ واقعی چنین بود اضطراب مکن بر سیدن از صنم بکمت

اوہر آساقی بر بہر بن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا گھر میں رہا بخود فرمیں رات بھر وہ نہو ہوتے ہو غفلت سو بیدار نہو مجلس نظر آئے نہ میلاد کہاں رہ کیفیت ہوا وہ عالم صنم چکھو نہیں اب دیکھ پڑتا	عدوی ہو شیار بھی شمن عقل نہا کچھ ہوش باقی اسکی زمین چھکا تھا کیفیت میں تقدیر ہو جیسے صبح کو ستوا لا ہوشیار پڑا ہوں کیوں بیان میں کیلا یہا کیسے ہو گئی مجلس ہی بہر مراد دل ہو اسی حیرت میں پڑتا	دراستن اوسانہ بخود ہی کا وہ اپنی پائیدی سب آتا وہ یوں رہتا تھا جیسے شالی جو ہوش آیا اوسو تو دلیں جا کہاں وہ بلغ وہ میر حرن ہے کہ صر جو وہ پرزادہ کلا نہو مگر یہ خواب کا سبب جراتھا	کہاں ہو پوچھا زمانہ بخود ہی کا نہا دسکا سبب تھا اگر نہ لانا سندوگے آگے اوسکی اور خرابی کہ ہو چکل یہ کیسا ماجرا تھا کہاں وہ مجلس زدہ نہیں ہے مردی دلو سہی آتا ہے اندر جو بیدار سی میں تھا کل نہو دیکھا
--	--	--	---

کمون یہ خواب یارب کس جا کر کمون اس خواب کا کس سے فنا محب و سکا کہ تھا ہر اودھم تو کیوں ہو اس کفر میں تھکا گیا پڑی ہے کون ایسی فکر تھپہر کہا عاشق از تبا و سستی یہ دگر عجایب یہ رات و ماہر ہے ہوا تھا کل مجھے معشوق کا وصل گیا تھا سیر کو سیلے کی کل میں وہاں تھا تو بھی میرے ساتھ ہم سنی یہ وار و ات او سکی جوری ترا یہ ماجرا سب واقع ہے تماشا باغ میں دیکھا تھا ہینے اوسکی چاہ میں ہم پاپیادہ اسی سو تھکا اب شبہ بڑا ہے اگر اسپر بھی یہ جاتی نہیں شک سنی عاشق از جہت بات ساری یقین آئی گئی اشک لعلو سے محب سے کہ ہوا اس سے کہا تھا پلا ساقی مجھے اک جام لبریز غفیت ہر دم راحت میں رہو وہ ستر پامحبت میں عاشق دکان پر اوسکے جاتا تھا بہت دور کہ ایو جی کی کچھ اوس سے گویا کہ اوسکے خوش و ہنس لعلو	کرے تعبیر اسکی کون بہتر کسنگے کے سب مجھ کو در اند تمامی خوی بوسو اوسکی محرم تبا تحقیق تیرا حال ہے کیا خدا کے واسطے مجھ سے خبر کہ اوٹھا ہوں یار میں بدیم سو کہ کہ جسکی شرح میں مل سو چتا ہے خدا جانو کہ سچ ہو یا کہ بے اصل کسی تالاب پر پالنے گل میں تماشا دیکھتے تھے اوسکا باہم کہا میں کیوں ہو تھکا بیقرار صنم کی دید کل یوں ہی ہوئی کہ کہ تم مجھ پر کیا تھا کل صنم نے گئے تھے بیخبر چون ست بارہ مثال خواب کل کا ماہر ہے صنم سے بوجھ لیجو جا کے یک یک گئی تبا سے اوسکے ستر ارمی کھلے یہ عقدہ کش شکل لعلو سے صنم زبھی نشان دہی یا تھا	جو ہوتا کوئی معتبر مثل ہو غرض عاشق اسی فکر میں تھا جو دیکھا اوسے ایسا سکا احوال بنی ہو کیوں تری لغو حیران ذرا مجھ سے تو کراحوال ظاہر عجب سکر و عجب حیرت ہو مجھ کو نجانوں راستہ وہ یا غلط ہے سمان پڑتا ہو سکا مجھ کو اٹ د وہاں اک باغ میں بلبلانک وہ ہوا تھا جو غرض عاشق کو ڈر عبث ہو نکرت و حیرانی تھکا ہوا تھا جلوہ گر سیلے میں رہتا گئے تھے ہم اوسکے واسطے وہاں وہاں کیا کیا نہ سیر دیکھی تھی تو اپنے دل سے کہہ سوسے دور خدا کر واسطے شک ہو نہیں آ ہوئی تحقیق اوسے اخبار امنی صنم سے بھی کیا تھا اسنو چاہا غرض ہر آن عاشق کو ہوا خرم
بیان در خور عاشق یا صنم نامہ بالمش دوستی پیدا کر دلش آن پیارہ باہم سا گانش	صنم کو دیکھ آسا تھا از دور کہ اوسکے بھی خطہ ملاقات پرشتہ دوستی کا ہو مکمل	کبھی اسطرح اوسکی ایک مدت وہ عاشق تھا اپنی فانی گانش پھر اوسکے بعد کچھ خطہ نہیں

تو خواب و سستی میں کتاب تو فت
ہوا تھا شکل حیرت پائی تفرق
کہا اے عاشق مسکین و پامال
تو کہ سوسے خاطر پریشان
کہ ہوں میں بھی ترا ہر از آخر
سب سے بیکے یہ حالت ہو مجھ کو
یہی حیرت مری دلو کو فقط ہے
کرے ہر دل مرا آبتنگ زیاد
صنم میرا نظر آیا تھا مجھ کو
کہا ہدم سزا و سستی ہو کم و بیش
کمون کیوں نہ مجھ کو ثانی حجام
نہیں کچھ دیر میں تیرے قہار
دو اکی طرح اقدان و خیزان
مگر تجھ پر نہایت پیوری تھی
بیان اُمی ہے یہ تو مذکور
ذرا تو دلکے عین تو اپنے سمجھا
ہوا اوسے غصہ صادق سوزی
جو دیکھا تھا وہاں سیر تماشا
وہ سیر سیلے اور وہ باغ وہ جرم
کہ سوز و رفلک بس نقشہ انگیز
پھر اگر دیکھیں کس منست گنیز
صنم کو عشق میں تھا بسکہ صاف
کبھی پایا نہ ایسا وقت و مست
پڑا اوسوقت میں نہ انوار و سیار
خلل من بعد اک ذرہ نہیں

سنین معلوم کیا اور سحر پڑھا تب	موافق ہو گیا اور جس کو بیان	ہو کر حسب لیں و بیگانہ موافق	گو سب پوچھنے عاشق کو مصداق
موافق جب ہو گیا عینا راس	لگا کر بوڑھو یا راس	ہو ناگہ مخالفت جینے کج و	لگا کر تے حیرانی کی تکرار دو
حیرانی کی سنی جب کوئی قصو	نہو کس طرح سے قائل بر تقدیر	حیرانی کا عجیب جابر ہے	نہیں بیان قدرت چون چرا ہے
خدا مالک ہو چاہو سو کر دینا	فلک پرستیں کر زمین نادان	غلط ہو کر کہوں مختار ہو خلق	نہا ہو قادر اور لاچار ہو خلق
سوا حق کو جو پوچھو وہ گمراہ	سخن حق ہو سچ و اللہ بالہ	وہ لایق ہو یہ جن و بشر کو	کہ نسبت دیو بن اپنی طرف شر کو
کہ ہو یہ شیعہ میں آداب یا رد	پیر ایسے لوگ ہیں کیا بیا رہ	سنی تہہ حکایت بیان تنگ کی	ہنو چھو آگے نیزنگی فلک کی
سنو اب داستان سحر عاشق	رسیدن حرف جدائی صنم از زبان ہدم	کہ امروز صنم از اینجا سفر کرد و بی فیض آباد رفت	کہ کرتا ہوں بیان سحر عاشق
پلا ساقی مجھے جام لبالب	و بعد از دو سو ماہ مراجعت خواہد نمود و	باستماع این خبر مبتلا شدش برنج و در د	کہ دور کیا نظر پڑتا ہے دور آب
ہوا اور می کوئی نہیں چلے گی	نہا سنے تھا کہ ہو گا ہجر ناگاہ	ہوا ہدم نظر کر او سپہ حیران	کہ رستے میں ملا او میں از زمین
وہ بیدل تھا مکینانین اپنے بیٹھا	کہان جاتی ہو تم اب و رہے	اور اسی پر ہو چہ فرادین کا	طریق و لہری و دوستی کی
یہ ماضی کی نہ استقبال کی فکر	پڑیگی آہ عاشق پر تباہی	کہ جاتا ہوں یکا یک بالقرین	حزاب حوالی عاشق سے غافل
وہ چاہے تھا کہ ہو کھو وصل و فزاہ	کہ جاتا ہوں یکا یک بالقرین	روان آفر ہو ایہ کیسے شمشاد	کہ ام عاشق کہ ہدم خانہ برباد
جہاں ممکن تھا ملنا ملا فان	وہ سننے ہی ہوا حیرت کا پال	ہوئی اور سکونایت بیتیاری	یہ سنگر کہ چہ ہو گا اور سکا مرنا
وہ حیران ہو کر توبہ لانا صنم	سنین تحریر کی طاقت تلمین	پڑی اور سپر بلا سے ناگہانی	پھر دگے کھنڈے دن میں یہ بتاؤ
ارادہ ہے مگر محکومین کا	گیا صبر و قرار و تاب و طاقت	سنو تا تھا کسی کے رہو ہو	مکان پر عاشق مسکین کی پالا
میں فیض آما کہ اور اس دم ہوئے	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نظر آنے لگی مرگ مفاجات
وہ کیا کیسے ہو کر ایسی صورت	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	لکھن کس طرح سو یہ بہستان میں
کہا دو اک مینے کی ہے تعداد	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہیں بنتی ہے اس غم کی کھات
کہا یکبارہ عاشق سے سوال	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	کہ کر دل اور سکا پھر کہو کہ ہو
لگا کر نے نغان آہ و زاری	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہایت زلیست سے بیزار ہو کر
تلم کی چھائی چھٹی ہو ر تم میں	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	ہوئی تھی شکل اور سکی جیسے ہما
سنو عاشق بجا را کیوں فنا کی	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	بہشت فراتھا شیدائی کا
لگا د لہر جو اس کے زخم چرت	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	
نکرتا تھا کسی سے گفتگو وہ	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	
ترہ تپے ہی گزرتی صبح تاشام	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	نہو تو تھا کسی کے رہو ہو	

<p>نہ میرا رنجستہ ہر لمحہ میں خدا کے واسطے اسکو بچارو دل و دین ہوش و تسکین چارو</p>	<p>رنجیت میں اپنی جان کو مارتا ہوں راز نہ کھاؤں نہ چاؤں نہ سہارا سدا کس پر ہی ہر مشکل سہرا</p>	<p>کبھی کہتا تھا وہ دیوانہ پرین دوانہ جان کر محکوم نہ مارو زیادہ گفتگو یا رو کر دوست</p>
<p>کہو تھا ہاں تیسرا و امیون زبان پر لاگو کچھ بد کوثر باد کہ بھر جاتی تھی خاکستری جبین پر</p>	<p>کہو تھا ان رویہ عالم ہر بیکو کبھی تیرے سروے مارتا تھا گو یا ہمیشہ ہوا ہر تازہ جاری</p>	<p>کبھی بھر کر وہ سینے سے دم سرد کبھی پیرا ہنر اپنا بھارتا تھا کبھی کرتا تھا ایسی شکاری</p>
<p>تو فوراً یہ غزل ہو رو کر پڑھتا لگے سب سے کرنے ہو فانی کسے ملتی ہر اوس در کی گدلی سجائون کیا صنم کو جبین آئی</p>	<p>غزل کہ دل لگتو ہوئی اوس جلدی صنم سے گزرتی آشنائی خبر تک نہیں کچھ اوس کی بانی تراپ ایسا تو مجھ پر کر تو</p>	<p>مبدائی کا کبھی چرچا جو پڑتا یہ ہر قسمت کی اپنی کج ادائی مصیبت سحر کی کبھی پیٹتی سنو کیون مجھ پر پیچری کا عالم</p>
<p>کہ اس لاکو ہو پورے دل کا کسی صورت میں ہوتا تھا خندہ صنم کے رخ کو کر جاتا قصور صنم کی اپنی آنکھیں دھیان کرتا زیادہ بلکہ وہاں ہوتا تھا انگلیں گئے تھے طور سے اوسکے سچے ک نہ بن آئی کسی سے ایک قبر تو کہتا تھا وہ سبیل پنا غم سوز چو حسیال اوسکے میں یہ پڑھتا</p>	<p>کہو سب کو دکھاتا داغ دل کا تو دو نارنج ہوتا تھا اوڑھان جو گل کو دیکھتا وہ ہر تفکر جو گزرتا گل اوسکو دیکھ پڑتا نہ آتی باغ میں بھی اوسکو سکین نکرتا چھ کوئی اوسکا تدارک اوسے چھوڑا تھا سب سے تنہا جو اوسکے پاس میں جاتا کسی کو غزل پر میری کیا عشق رکھتا</p>	<p>کبھی چرخ غنچہ ہوتا تھا خاموش جو گلشن میں کوئی لیجا تا اوسکو نظر پڑتا جو اوسکو سرو آزاد جدھر وہ دیکھتا سنبھل کی حد جو بلبیل دیکھتا مالہ کنان ہے صنم کو غم نہیں اوس کو کھو یا نہ کہتا وہ کیا مانتا تھا مجھے از بس تھی اوس سے آشنائی موافق اوسکے میں کہتا تھا ہر</p>
<p>مجھے حق سے صنم کی آرزو ہے جدھر اوسکے قدم کی آرزو ہے مجھے تب سے صنم کی آرزو ہے</p>	<p>غزل فقط اوسکے کرم کی آرزو ہے ہمیں جھوٹی قسم کی آرزو ہے جسے بیت الحرم کی آرزو ہے</p>	<p>نہ جاہ و زخمش کی آرزو ہے قرار وصل پہنچنے سے تھکے کہو میرے صنم کو در پہ جاوے</p>

پسند آیا دوستیہ سیکھتہ خوب صنم کا نام ہو تا حبیبین مذکور عز کتنا تھا کسی سے وہ محبت جو کہ تادان کوئی کچھ ذکر یاری پڑھی تھا وہ ہنسی نکلیں بدل مجھے یاد آتی ہو یاری صنم کی نہ ساتھ اپنے مجھے وہ دیکھا آہ پڑا ہوسا لہجہ جسکو وہ جانے کبھی ہوتا تھا چپکا مثل بجات برل جیسی مجھے اب سبقت ہے اوس کی کہ نہ کر کہ نہیں چنی رنگ سجی کہ بات کہی لو دوس سے یارو	ترا اب کی گل میں بیٹھ رہ جا یہ مضمون تھا نہایت دلکش و خوب وہی شاعر پڑھتے اور سکون ملتا سوا میری تھی اور سکون سے خوش تو کتنا دور دور با صد ہجرتی عزل وہ دلدار علی و غفور تھی نہ کی کہوں کیا میں دل آزاری صنم کی جفا جوئی شکر گاری صنم کی	اگر باغ ارم کی آرزو ہو نورض او سکون سخن میری ہو وہ اکثر دم بخود رہتا تھا غم سے کسی سے کچھ نہ کہتا بات اپنی نہ چرچا او سکایا روم کر دیان عزل نہیں معلوم کس لہجہ میں یہ اب مرا دل لیکے پھر چھپے نہ دیکھا ترا اب حال میرا کچھ نہ پوچھو	پسند او سکور می اشعار سے سروکار او سکوتھا یا دہنم سے کس سے تھا صرف غم اوقات اپنی کہ ہوتی ہو میری خاطر پریشان یہ میرا رنجیتہ او سکے قابل ہوئی یوں مجھے ہزار می صنم کی نہ سنیو یا رو غیاری صنم کی کروں ہوں ناز برداری صنم کی کبھی ہوتا تھا کیا کیوں غم و غلطان خیال او سکے تو میری رو بہ ہے پہتا زلف و ناز او سکے ہو ہو ہے یا میری چشم ترک آبرو ہے
صنم کا جب کبھی میں ذکر کرتا وہ غیر درشتہ جوت ہر دم ہر گ پڑھتے ہو عاشق سسکیں کا عالم کہوں کیا یار او سکے چو سی وہ نہ سا پھر تھا شہر و بازار کہ اے قاصد تو آیا ہو کہا ہے ششابی مجھے بتا تو کہ ان سے بھلا ہر وقت آیا ہو تو شہاں وہ قاصد سنا او سکے گفتگو یہ میں کیا جانوں صنم ہر نام کس کا	نور کا ہیکو ہر آدم رہ گیا صنم کا گریہ عالم رہ گیا ترا اب غریب کا وہ تجھی سے رہی تھی رات و دن اس کی ہڈی صنم کی پوچھتا ہر اک سوا غیا جنہر ہی تجھ کو کچھ اوس مر باہنے کہاں وہ اندرون جلوہ کنان صنم کا نام لایا ہو تو شہاں بیان کرتا تھا او سکے رو بہ کہوں میں تجھ سے بیاہم کس کا	ہوا غمخوار وہ اب وری کا تبھی تک غیر کی بازار ہو گم کہاں تک غیر سو باہم رہ گیا کسی جاگہ نہ لگتا تھا دل او سکے نظر پڑتا جو کوئی قاصد کی صورت تباہ ہے میں مجھ کو دیکھا انہم تری باتوں مجھ کوئی خط لکھا ہو اگر آؤ میں تیری جوگی دیری تو سکون ہو آیتا ہو کون ہو تو کیسا کیا ہے شہبہ پڑا ہو	تو نہ دے کہ رنجیتہ یہ مجھے پڑھتا ہمیں تازہ لیست او سکے غم رہ گیا وہ مجھے جب تھک برہم رہ گیا نظر آتا تھا جہنا مشکل او سکے تو اوس سے جاگ کتا بالضرورت صنم کی کیا دیا ہو مجھ کو پیام تین آئین کا بھی کچھ کیا ہے تو اکدن آئی جاگ جان میری سمجھ پڑتا نہیں مضمون یہ کس میں حیرت میں ہوں یہ کیا ماجرا

کرمی تھا ادھر سے وہ ہر چیز کا
 کوئی تو اس پر کرتا تھا تاح
 یہ دوا سنگیر میرا کیوں ہو ہے
 یہ آشفقت ہو اسے اک صدم پر
 صدم سا ہوا جیسے ہمد ہے
 کرمی ہیں رحم سے حال سب
 نلتا چہرہ ادھر سے ہر بار دیگر
 کوئی کرتا تھا پھر اس کی تیر میر
 ہر اک کہتے تھے میرا بنو لایق
 بیان رسوائی از ستر قدم ہے
 چلیگا کسکے کہنے سے یہ گھر کو
 اگر تیر جس کے سے ہو تو بہتر
 مینو کی اسکو بیاری نہیں ہے
 اسے غبوس کرنا فایده کیا
 اسے ہر سر بسر خوش محبت
 گرفتار ہی سودگی ہو میرے مجبور
 یہ کیسے پاس عاشق کر گیا وہ
 تیرے کہنے سے میں باہر نہیں ہوں
 دکان پر اس کے جاتا ہوں سب کو
 اگر جہاد کے سبغیش و بار بار
 صدم بن دیکھ کر دوکان سونی
 رہا قایم جو لوگوں نے تھا و غور
 فقط وہاں اس لیے ہوتا ہوں حاضر
 تیرے چہرے نہ پھر جی کا کبھی جان
 سوا اس کے ہر اک یہ میر مطلب

یہ عالم دیکھ سچ تو تھی حیران
 جو تھا صدر پر چھتا لوگوں کو حیران
 تو تھا صدر سے ہی کہتے تھے دردم
 نہایت بجز ہیوش ہے یہ
 بیان دیوانگی میں ہو پستور
 یہ قصہ شک تباہ ترس کھایا
 غرض من مردم تھا و سکھ حال تنہا
 کوئی کتا تھا زلف میں بجا
 مجھے یوں سر بھی و سکتی تیر
 کہا تب سے مجھے ہو مخی طلب
 بہت مشکل ہو گھر کمال کا جانا
 کہا مینے کہ یار و تم ہونا دان
 لگاؤ اس شہ تر جتنے چاہو
 اسے تے بہت فرما گی ہو
 اسے تم اور کچھ یار و کہتے
 اس اب میں لے جاتا ہوں کو
 بنانوں کا مین کیا اوکھ چکا
 مجھے اب شہر کو ستر سے کیا کام
 وہاں ان روزوں کو کچھ زلف
 وادہ خلق وہ خوبی کہاں ہے
 نگر لا جا رہے شتان و بخود
 کہ آخر یہ تو گھر معشوق کا تھا
 مینے کچھ اعتبار ہی اس کی لفت
 یہ عاشق ہر تر آئینہ حضرت
 کہا تب میرا سا ہونے نہا من

کوئی ہوتا تھا خندان کوئی گریان
 کہ ناحق کیوں پڑا میرے دریاں
 نہ خطرہ لاؤا پھر جہین کچھ تم
 صدم سے عشق میں ہیوش ہو یہ
 خفا اس سے ہونا ہے یہ مجبور
 کسی خفا سے اپنے خلیں چھڑایا
 وہ نارغبان تھا لڑ نام پر تنگ
 کوئی کتا تھا شصہ کی کھلاؤ
 کہ گھر چلیے اسکو تن بہ تقدیر
 کہ ہر دیوانگی تو اسے غالب
 کیسے ہو کہنے میں درانا
 میری نزدیکی شیکل ہر آسان
 مینے جانی شہر نشانی بار
 اسے کچھ اور ہی دیوانگی ہے
 مینے یہ لایق طعن و دلت
 نہ آئے دو گنا پھر ہر گز ادھر کو
 کہ راضی ہو کر وہ بولا کا چھا
 صدم میں میرے چہرے یان کون کا رام
 مکان کی فریہ زینت پائیکیں
 بڑا فرق زمین و آسمان ہے
 کرمی ہر اس لیے وہاں آمد و شد
 اگر عاشق تھا تو پھر کیوں نہ آیا
 یہ عاشق ہر تر اس پر مروت
 کہ رکنا ہیگا اسے دیکھ لفت
 ہر آنا کام بند ہی بھی ممکن

<p>عبر کا اوسکے میں جو یار ہو گیا تیری حق میں ہی اب جلی ہے نینچے سائی اپنے صحت سخن کی لیا لیا کر مری ساغر کو جلدی ہوا القصد عاشق کھر کو لاسی دین میں اوسکو پہنچایا غم ہوا ہمارا جگ و سکار غفرانی کسی کو علم ہر گز نہ آیا سعادت کا بھی غم ہوتا ہے ایسا فقط رو ایک کس تجھ اوسکی گز اگر چاہو سکو تھی یا روضہ صحبت صنم کی میں جو کچھ باتا تھا غبار سوا اسکے تھا کام سکو کچھ مینے دکھا دہہ تھا ہر چار ہوا عاشق کو دین غم و چین کہا تیرا کون مجھ کو بلا کر کہا نیک لگو سمجھاؤں کہنا نینچے اسی بھرا وہ اب تلک آہ مجھے بتا ہوا اب تو زہر کھانا کہا اوسنے بھلا فرمایے تو تجھے میں دوست اپنا جانتا ہوں جواب و سکا وہ دیکھ گیا کہ ہے کہا عاشق زکے نا تھا لگو کہا تیرے تو خط تو رستم کر</p>	<p>جو کچھ دریافت ہوگی ہو گونگا تجھے رہنا یہاں کی کیفیت ہے بنجائے رسا بیدن آشنا عاشق را بیان رد و ادا و اپنہ رود در سحر صنم گزشت</p>	<p>میں تیری ساتھ ہو گیا اللہ بابت یہ بندہ ہر تری ہمراہ چلیے کہ عاشق کو ہوا ہر ذی سن کی کہ لیاؤں و سمن کھر کو جلدی رفاقت میں بھی انتک بنا ہی صنم کرم سمجھا آسکا ہر حال کہے تھا ہر مری فکر و پشیمت کلیے پر ہر اسکے کو لسا و رد کہ تھا تشنہ سے حکما کی باہر بظاہر کہ بہت تھی یا روضہ تو البتہ وہ کچھ جی لگاتا اسی خاطر اسی ہی جستجو میں ہوا تب تو وہ بیدل سخن محزون اوسرا نہ وہ و غم ساعت عبت نڈا الحق کسی را لسی شکل بہت کی صبر فی مری رفت ہوا دشمن مرا آسکا قافل مجھے تو اپنا مانا سوچتا ہے میں اک تیرے کہتا ہوں جوا عبث کہتا ہے تو بجا و دانا کہ اوسکو کچھ اک خط تو غریہ کہ متوقف ہوا ہر وہ و لارام مین ملتا مجھے کوئی نامہ ہے کہ کرتا ہوں قلم بند اوسکی تقریر</p>
<p>نہا جس اہ سر واقف کوئی نہ بدن پر چھا گئی تھی ناتوانی کہ اسکے دل کو کس کا غم نہ کھایا پڑ دینا کوئی روتا ہے ایسا اوتھیں معلوم تھا اس کا انداز و باطن میں تھی ہر کشت سنا آتا اوسکو چار و ناچار مینے کٹ گئی رویتیں اسی دور منو بیتاب کیوں نہ خستہ لاچار کہ کیوں نہ جھنے لگو ایام حیران کہ میں مر جاؤں گا اب ہر کھار کبھی چون تون مری نہ آیا تھا کہ دین انتظار کی کب تلک آہ میں ہر موت کا میری بہانا میں حاضر ہوں مجھ سمجھا کر تو سوا تیری کس میں مانتا ہوں تسلی تیری کس صعب کر دی ہے کس دیار میں اس طرف بھون کوئی خط تو ترایا گا اودر</p>	<p>پہنچاؤں ہاں عاشق کا حوال جو کوئی دیکھتا تھا اسکی لبت ہوا ہر رنگ اسکا سطر و زرد کسی پر تھا نہ آرا و سکا نام سوا اوز کے تھا کوئی ایک غم کسی دین جو اوسکے پاس جاتا کبھی وہ خود بھی جاتا کھنڈ ہو کر جب چکر دلت حد افزون اور دھر نہ لگے ایام حیران ہر کی غالب بھرا و پیر زین دل زیادہ با بیدن ہر کھوئی ابا گے ہونیں سکتا تھل خدا جانے صنم کیا پوچھتا ہے کہا تب تیری عاشق روئے کبھی تیرا کہا مینے نہ مانا بیا نکلی تب یہ پہنچا اوسے تیر وہاں کچھ تو اوسو ایسا لگا کام مین کوئی را ز سیر و خبر ہے کیا عاشق ز تب یہ نامہ تھا</p>	<p>نامہ گشتن عاشق صنم را تجویز آن ہمد و اظہار و زرد و شکوہ تغافل صنم</p>

<p>بغا بوسنگدن نام سنگدگر ہوئی ہون رو تو رو تو تو تو مصیبت مرئی اقصیٰ خدای کیا بزم غم نے صد بارہ جل کر بلا شک پارہ سیما کیسے نہ دل ہر جگہ تیرا ہی آتش تو سر میں جتنا کہ میری نہ آئی کہ نہیں سینے میں میرے شعلہ آتش انہی یہ کہاں سے آیا بلوفان مر و آزار سے ہن لوگ بیزار</p>	<p>دل جو عین دنیا و شوق بیزار ہو غامض جو تو میری نظر سے ہوئی مجھ پر مرئی شکت ہوئی جدائی میں لکھوں کیا حالت کہوں کیا جو بلوں کی خرابی جگر سوزان نہیں بزم سویرے خدا کی دلائے ملک رحم کر تو مرئی گرمی سو اک عالم چلے ہے نہیں بھاتی کیسکو میری خوش جو کوئی دوست دیکھو جو آئے</p>	<p>صنم عاشق فریب دینا پرو مرئی آنکھوں سے تو جیسے بول دو ہوا جسد رگ تو مجھ سے جدا کیا ہے آہ تو جب سے سفر کو نہ دلو جو ہر بین بیتاب کیسے آفت غم سے تیری آتش کشش نہیں بجھتی ہو یہ آتش بھلا چلے کیونکہ نہ میرے سوز سوز کہو ہن لوگ مجھ کو دیکھ کر یات نہیں غم میں تر کوئی میرے غم عجب حیرت لالہ پیر غزل ہے اتنی روسیہ ہر شام ہجرت ہو کیوں جان بلب جو تہن عاشق کہوں کس سے خدای جا تا ہر</p>
<p>مرا احوال ہو جا ستر غم تو کیوں لیتا نہیں میری خراب تجھے اپنے زندگی سے میری کہاں ہنوں کیوں پاشتم میری کس کیا میرے ہر بین پیارہ محزون جفا و جو تجھے کچھ نہیں دور نہیں دیتا ہوں کچھ تکلیف کو</p>	<p>سنہ کوئی مجھ سے صید نام ہجرت کہ ہو آغاز مرگ انجام ہجرت جو گزرا مجھ پر کلنگ نام ہجرت تر اپنا سکو کسی جو ساغر زہر نہیں معلوم کیوں میرے دم ہجرت گیا ہو رحم دل تیرا کہد حراہ کبھی بھی جان تو نے مجھ کو پیغام کہیں بے شوق ہو آہن کیسے ہوئی اک سوز بھی لیلیٰ نہ بخون کہ خوں کا یہی ہو رسم و دستور بھر دے کہانہ دھریہ تو لکھو</p>	<p>سین سچری اگر بند ہی نہ ہوتے اگر دو ایک دن ہو دین تو سیسے مجھے تم اور جو چاہو سو کر لو کہیں میں جسکو عاشق جام ہجرت تجھے کیوں مجھ پر آتی ہر نہیں تجھے مرے میرے کیا پروا تجھے میں جانتا تھا مہربانی جہان میں سم خود بخوبی ہی نسبت میں دیا فرما دے جی تجھے میں اور کچھ کہتا نہیں بخوبی حق رکھے تجھ کو سلا</p>
<p>یہ اپنا دیکھ کر ہون اظہار بہا کی سیل خون اس چشم قر کنارہ کر گئی دل سے صبری تر و تپا ہو مثال مرغ سیل تپٹ رہتی ہو او سکے بیتابی دل دیا نہیں لگی ہر آگ بیکرے جلاتا ہے عبت میری جگر کو جہان جاتا ہوں ان آتش لگو ہے مر و تالو سے ہو ہر اک کوتاہی کہے ہو اسے خدایہ جلد مر جا کہ یاد آئی مجھے یات بر محل ہے نہ لیتا کوئی مسلمان نام ہجرت بیان میں ہر شمارا نام ہجرت نہ در بدر خدا پر شام ہجرت</p>	<p>کیا ہو سچے تیری مجھی گرد کبھی اک برہ خط بھی نہ لکھا غلط ہو مجھ کو جو تجھ سے کہاں کیسے بھی فناؤ کی کسی سے کبھی شیریں نے او کی یاد بھی سونا جان میری مجھے بیزار رہی حسن تیرا تا قیامت</p>	<p>سپردن نامہ عاشق بدست ہمد مجت کیش و فرستادش پیش صنم معرفت خویش دیا مجھ کو خط لکھ دینی العز کہا بل سفدر یا زیادہ کچھ اور کہا میں نے کھایت اس قدر ہے سخن بہتر ہی جو غنچہ ہے</p>

سو اسکے نہیں کچھ اور معلوم پڑھیں گے کہ صنم عاشق کا لہو کا ابھی کرنا ہوں اس خط کو روانہ جو اب اسکا ہے لیکن شہابی نہ تھا قاصد وہ تھا سیک شہابی صنم نے بھی جواب دے گا لکھا جلد	جو مطلقاً چاہی سب ہو تو م جو سمجھ گیا تو یہ اندک ہو گیا مجھے کیا دیکھا اسکا تختہ نہ کہا میں نے کہ ہو ممکن شہابی چلے تھا جلد جوں باد شہابی وہ اپنے الزم قاصد بھرا جلد	میں کچھ فائدہ ملو مار کرنا عزم ملوث کر پھوڑ خط کو کہا عاشق نے حاضر ہو کر وہاں بیٹھے آواز نہ ہو سکے وہ بیک باد تھا یا بھرا تھا صنم جو لکھا تھا اور سکھو کہ تو ب	فقط اجمال سے اظہار کرنا یہ سمجھا کر اڑھا اور غلط کو ابھی لیا اگر چاہیے ترا جی ہوا تو راز راز وہ دودھ کو صنم کو پاس کون بیک لکھو پڑھا ذرا سنیو اور سنو سنو نہ کیا کھڑا
--	---	---	--

نامہ صنم در جواب عاشق متضمن بر تفسی و مرثوہ آمدن خود از انجا

سراسر عشق نہ تیا محبت رقم تھا کر یہ او میں حال محفل نہیں ہوت سہ کیا ہو کہ ہے بھلا ہوئے کیا تھا کہ تھیں نواپہ وہ تھیں کی سبھی میں تھیں نہ تھیں کر آیا نہیں ترو واسکا اپنے دل سے کرو نہیں کر تھیں عاشق در عشق چسے ہرگز نہ تیا ب جدا کی کسیکے ہوں اگر وہ تھیں تیار اور نہ تیا ہرگز نہ تیا بریاں رہے ہر شمع سارہ تھیں جلتی او تھیں تھیں ہر اور ہر بیدار کر دہین کیا کیا او کی پاسداری او نہیں ہر شمع میں چیرا سنا سوں مختار وہی ظاہر ہر شمع یہ باد صحنہ نسوا و بیانی	ہلاک دوری و پامال حیرت ہوا کشوں پر ہر ہر مفصل دو ان عقل تیری ہاں کہ ہو تو اپنے ہاتھ سے آتے ہو تھیں یہ سچ کہتا ہوں نہیں تھیں کہ بیا کیا قصداً نہ تھیں طبع ہوا نہ ہمیشہ تو نہیں تھیں کا مجبور صنم کہ چور و بیدار و صنم ہے کر دہ کیوں کسی ہوا شہابی نہیں دے نہ زیادہ کوئی دہا اور بھی شمع ہر سوزان و گریا وفا میں اوس سہو آگے نکلتی ہمیشہ رہتی ہیں نگین و ناشار کر دہ میں کیا کیا او کی نگہا نہیں اوس کوئی غیا ج انسان وہاں ہیں نہ تھیں ہر شمع کر دہ میں کیا کیا او کی نگہا	محبت نامہ تیرا کہ کو بیدار جو کچھ تو نے لکھا ہوا تھیں ہے ہوا تھا کس لیے تو تھیں تھیں تھیں گردن نہ کر تیا ایون کر دہ ہر شمع میں میری شکوہ تھیں یہ سچ کہتا ہوں نہیں تھیں بہت عاشق کو غم کھانا پڑا سدا جو عاشق میں چاہا ارم جو معشوق تو نکو کہتا بیدار جہاں پر دہ کا اک بڑے ہو تھیں کا جمل میری ہوا کیا میں اگر جو عشق میں عاشق بجا گذرتی ہو جو معشوق تو نہیں لیکن زادے تا با علی ہر کسی پر وہی جا کر کسی پر ہو جو تھیں غرض میں اپنی دہ تھیں کیا کیا اگر یہ او نہ تھیں نہ تھیں	پڑھا تھیں جو کچھ او میں لکھا تھا یہ لیکن حصول عاشقی ہو کہا تھا کہ تھیں تھیں ہو تو تھیں تو میری عشق میں پڑا تھیں نہایت دور ہو افسانہ ہو صنم اپنی نہیں کچھ میری تھیں کہ تھیں ہی ہر ما بھانا پڑا ہو اوس عاشق تھیں ہر خود کام فقط ہر تھیں ہوا او کی خطا ہے وہاں تو شمع بھی کیسے تھیں نہ تھیں تھیں تھیں ہر غم میں بہت انواع سہو تھیں تھیں نہیں عاشق سہو تھیں تھیں کر دہ کرتے ہیں وہی کیساں ہر کہ اہل غم کیسے ہوں تھیں خود اپنی ہاتھ سہو تھیں سوا تھیں تھیں کیا ہوا تھیں تھیں
--	--	---	---

کسی عاشق کی مستی جو کی ہو تو اپنی دل میں ایست پیچھنا جو تیرے ساتھ بند کرنے کیا ہو تو اپنی جی میں مست لانا مست نہیں کرتا ہوں اس کی تلگوں میں تو خاطر جمع سرور یا رہے نہیں میں اپنی خاطر کھنایہ و نہ	تو اوپر کیفیت اس کی کھلی ہو کہ میں کچھ اپنی ہوں تعریف کرتا زبان پر لاؤں کیا شاہ خدا کری ہو یا رکی یا رہی شکایت کہ عذرا و سکا کر دگار و برین میں آپو پناشتابی پاس تیر کہ ہر کتب بھی نصف الملائکات	وہی سبھی گاہ کی غم ہو نہ کو پہنسل اللہ میرے سینے کی بات سنو گامیں تیرے مشکوئی ہزار خط و پیغام کا شکوہ و بجا ہے ارادہ ہو یا اب گھر کا جلدی سیر کر آئیں اب درری ہوگی خدا نیت تجھ کو خدا ن شاد رکھے	وہی جانیگا اس محبوبیوں کو جو دن ہو تو اس کی نگر کر سوں کہ مضطرب آدمی ہوتا ہے لاچار گاہ یہ راقی تو نے لکھا ہے مجھے یاں غم میری درد و دھار جلدی تجھے بن دیکھے کہ سیری ہوگی یہ دل میں تیری اپنی یاد رکھے
--	--	--	---

رفتن آشنایع خط پیش عاشق شیدا و بوسل خط شاد و شدن عاشق و گردن دیا

جو خط لیکر گیا میں اس کے آگے کہا امیر مجاہد آؤ وقت صنم کی میرے خوشی ہو سنار زیادہ مجھ کو اب تشنہ کر موت دکھاؤنگا میں خط یا رہی مجھ کو وہ خط او سکوت یا رہی مجھ کو ہوا او سد مہینہ شاد و دان جہان میں جہانک جیتا رہی مجھ کو پڑھا تباہی دے خط او کھلے اوٹھا دانے پھر اپنی گھر کو آیا ہو استوق و صلت شتابی	رضایا بے گویا سو تو سیر جا ستھاری یار میں کرتا تھا ہر جواب خط جو آیا ہو دکھاؤ کہ ہوں تشنہ میلوں سکا شد کر دنگا طالع بیدار تجھ کو جواب نامہ پایا دے نہ کرے کہا مجھ پر کیا یہ تو نے احسان ترا احسان یہ سب کون کا کہ آئیکہ صنم کے مژدہ پایا غم او سکا اس بہانے بھلایا لگی بڑھنے امید کامیابی	وہ مجھ کو دیکھتے ہی ہو گیا چاق مجھے تھی انتظار ہی ہی تھاری ترا آنا ہوا بقال و بشارت کہا سینے کر دے کہ پناشتابی تو رفت کر مجھے ملک بیٹھے دے صنم کا خط جو اس کے ہاتھ آیا مجھے کیا دولت نامی لگی ہاتھ کہا سینے تکلف جانے دوجی وہ سارا خط سنا یا پھر مجھے ہی صنم کی اس خوش خبری پائی سبت تعین عاشق زبانی	وصال یار میں ہو جی شوق کہو کچھ کلام اسید واری کر و بر خدا کچھ تو اشارت عبث کھا تا ہوا تہی پچھانی سنو چین اتنا اپنا خط لے کر را و سکرا کھو نے لگا یا تقرت سیر وای قبلہ حاجات صنم کا اپنی لوط تو پڑھو جی سنی سینے عبارت جو لکھی تھی گمئی یا سلا و سکی اور اسید آئی کہ جلدی ہو گمیں پھر وصل جانی
---	---	--	---

قریب رسیدن ایام وصل صنم و بقراری عاشق و رفتن او و وطن صنم و بعد چند ہی آمدن عاشق صنم و یکایک بردگان شستہ و ملاقات باہم

ارہر آسانی آتا ہوا یار جو وعدہ کر قریب آگے دن	میر و صلت ہو مجھ کو دی شرار ہو کھانا عجیب سزا بر باطن	مجھے نشے میں کر کر دی ہو عاشق کر دل میں لہر لہ	کہ ورت سار جی لہر و کر دی کہ چلیے فکھو میں پایا و
--	--	---	--

کسی سو پر خبر کسی کچھ نہ کیجے
گیا چون توں غرض چھوٹکے ہوئے
دکان پر کسی اکثر بیٹھا تھا
ہوا اک روز اسکا بخت بد
جوا کھلا وہ دکان کے برابر
گیا اک بارہ اوں سے پیش رفت
نظر آئی جو شکل اوں کی یکایک
جہاں نہ تو تھا عاشق کو جانا
صنم کی دلت چاہتے تھے آریا
پتو چوڑے گلے کی حالت اوں کی
صنم کہتا تھا اوں کو دیکھ کر وہ
دل عاشق پر پور پور بچہ دے
کے تھے عاشق اب یہ ہو جاتے تھے
سر بازار گرد اگر دے سنیا
غرض عاشق نے اپنی جی کو روکا
صنم کو وصل میں جی نذر کرتا
ہوئی لوگوں کو آگے شرم نہ آیا
غرض بیٹھا رہا وہاں صبر و روہ
صنم نے بعد مدت شدہ دکان یا
کوئی جگہ کھانچہ ترش کھائے
وہ شیدا اوں کے زخاں پریشان
اوں کا جب آواز لگا دیکھ کر
کون جگہ لگا کر ہوئے ہوئے
ملاقات ان کے کوئی نہ ہوئی
اگر دیر یا کاپانی ہوئے تھے

تن تھا اُدھر کی راہ لیجے
رہا یک چند اوں کی جستجو میں
پرسے اوں کی خبریں پوچھتا تھا
نظر آیا یکایک وہ ستمگار
پڑی آنکھ اوں کی ناگوار
ہوئی اتنی بھی بیکار و سکون نہ ہوا
پڑا دل میں اس کے شبہ شک
گیا تو اوں سے ملنے لیکن دوانا
دکان اپنی پایا اوں کو تنہا
بیان میں کیا کہ نہ ہونے کی
کے تھے بیکو نہ شادی مرگ ہو جا
صنم کے دل پر فوراً کالعدم ہو
جی کہتی تھی کہ طائر عشق
کوئی کرتا ہوا یہ کام نہ تھا
وگرنہ ہو چکا تھا خوب ہوا
خدا ہو تا قدم اوں کے پکڑتا
نہ کیجی یہ تو یہ معذور نہ سب
مرو میں دل کو تنہا یہ فریاد
یہ وہی آواز ہے عاشق کو پایا
ستھان کا مہر کہ طبع پاسے
رہا بیٹھا وہاں تو وہ بھول
کیا ابھی مکان پر ہے جہاں
یہ تھا وہاں وہاں ماحول
یہ وہی ہے وہی تھا وہاں
یہ وہی ہے وہی تھا وہاں

نہیں توجہ سن مری یاد و کرم
جہاں رہتا تھا وہ شمع شبنم
کے تھا وہ یہی امروزی روز
کے تھے جاتا تھا عاشق اور کون
ہوا عاشق کا تب بچہ دے رہی
کر وہاں سلامت اوں سے جا کر
مبارد ہو یہ کوئی شوق ہی
کہ نہ کیا اشتیاق اوں کا عالم
وہ چار آنکھ میں ہوئی تو کی سی
خوشی سجدہ نہ تھا ابھی سماتا
گیا غم اوں کا سبب نہ ملا تھا
بنا ہر خوشی کا اوں کو تنہا
کہ تھا دل کہ بان گرہ قدم پر
نہ خوش آئے گا یہ ہر گز ہم کو
ایکے گھر بھی ملتی یہ محبت
شا کہتا وہ عاقل نہ ہو سکوتا
بنازا اوں کا صنم کو کہتے بھاتا
کہ نہ کہنیت کی کیا برائی
قدراں وصل کی عاشق ہی جانتے
اوں کوئی ہونے جیسے کچھ بھی
رہا عاشق مقابل اس کو جب
ہوا تھا پھر تو یہ عاشق کا دور
رہا جب تک مان وہ حیرت انداز
نہ تھا عاشق کو وصل نہ جانی
اسی صورت تھا عاشق کا خوا

نہاؤ دیکھے ہو دیکھے مزارم
اوں کو تاتا تھا آندھرت ہر روز
تو وقت کچھ نہیں لیکن ہو گیا
نہی اوں کو جزا نہیں دے سکے
نظر پر تو ہی دیکھے ہو گیا رنگ
گر شوق سا دیکھے قدم پر
کردن اکبار درخوار ہوئے
پھر اوں سے شوقی بعد اکدم
ہوئی صاحب امت اور ہوا ہم
کچھ نہ تھا کبھی تھا کھل کھاتا
ہوئی اکدم میں وہ دیکھ لگاتا
وہاں بلن میں تھا ہر ہوش و ہلا
کے تھے عقل میں ہوا رست کر
کہہ دے کوئی اوں کے قدم کو
تو پھر عاشق کی ہوا جاتی رہتا
نقدرق ہو بلالیں اس کی لیتا
کہ اپنا ناز تھا وہ بھی چھپاتا
مزار وصل کا بلال جلدی
کوئی بن لیکو یہ کس طرح اسے
اوں کی تہ کو قدر عیش و رست
رہا اوں سے صنم متوجہ تب تک
کیا تھا دل میں پورا بھی نہ ہو
صنم کو پاس ہوا تھا ہر روز
پیا س کو تھا جہاں یا کاپانی
گیا اس کیفیت میں سکواں سال

اور تو وصل میں تم ہی میری	اس وقت کہو یا چھوئی	صنم کی گودہ ملتا تھا ہمیشہ	وہ تھا اوسکا یہ آئین چھوئی
کہ آنجانے میں ہر دم ہمت	کر رہا تھا اوس سے خود صاحب	سوا اس کے نہ کرتا تھا ملا اور	یہ استغنا کو یا رو کھجیو غور
بجائون کیا صنم کو دلکش تھا	کہ عاشق سے سخن کرتا نہیں تھا	جو عاشق آپسے کوئی نہ کہتا	صنم شکر اوس کا موش ریتا
جواب دے سکو جو دیتا تو یہ تنگی	کہ کھلتی ہنسنیوں پر دوزخی	خدا جانی پشیدہ اسکا کیا تھا	جہا تھا جو رہتا نازدارا تھا
یہی ہر شان استغنا و غیرت	یہی ہر عشق میں ہر آدمی ہریت	اس میں عشق تو کی ہر ملاکی	اسی سے ہو بہن عشاق شاک
بلا ہر یار و شان بختیاری	یدان ہر قدم ہر جا نگہ لاری	جو اس آدمی میں یار و پڑا	کیسے بھی اوس جیتا سنا ہے
یہی تو عشق میں خاطر و پیر	ہزاروں لوگ یان مارے پڑے	صنم رکھتا تھا شان لا ابالی	سو عاشق کی کیونکر خستہ حالی
کیسے کہہ دینے سے اوس کی	کیسے کہہ نہیں کہتا ہر پروا	نہو بجان کیون عاشق بچار	تغافل نے صنم کو اوسکو مارا
دکھاتا تھا صنم ایسی کھائی	نہ تھی گویا کچھ اوس سے آشنائی	نہ بس تھی اپنا زنجیر غالب	نہ تو تھا کبھی اوس سے مخاطب
نہو بچہ تو جب کچھ صنم کا	نہو بچہ صدمہ پایا اوس کا	کر رہا تھا اس طرح براتفاق	تو صحبت اوس کی ہر کسکام قی
عبدالی میں اگر وہ مہربان ہو	تو دوری اوس کی بھر کر لگائی	دکھاتا تھا وہ نہ اپنی ہی تھا	بجلا عاشق نہو کس طرح حیران
کوئی معشوق پر کیا معتد ہو	کوئی کس بات پر نہ بید ہو	کیسے بس میں ہو بہن کیون	خدا شاہد کیسے بہن نہیں ہے
غرض احوال عاشق کیا کیوں	جو اوس پر وصل میں گذرنا تھا	نہیں معلوم ہوتا تھا یا ناز	کہ عاشق سے نہ تو تھا وہ دنا
چیا و شرم تھی یار و غالب	کہ اوس کو جانتا تھا اپنا	کر رہا تھا جان بوجھ سے تنہا	دکھاتا تھا اوس شان تجاہل
نہو بچہ اوس کو نہ لگاتا	نہ تو دہر و بد و آنکھ میں چھپاتا	نہ تو اوس کے گچھون و کلم	نہ غمزدہ اور نہ عشوہ نے تبسم
اودھر رہتا تھا وہ کجا ہوت	ادھر جلتا تھا یہ پروا نہ ہوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
صنم وہاں اس طرح کرتا بناوٹ	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
مجھے ہر اس جگہ اک بات سنو	کہ اوس سے یار کو نفرت نہ آوی	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
تو وہ ایندھنیں الیا بناوٹ	کہ اوس سے یار کو نفرت نہ آوی	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
کبھی نہ آئے اس کے بر میں نہ	کہ اوس سے یار کو نفرت نہ آوی	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
کر رہا تھا نہ عاشق اپنا	کہ اوس سے یار کو نفرت نہ آوی	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
چھپا عشق کا شکل ہر چند	اسی پردہ ہر ہی ہر نہ	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
ہر گئی تھی ہر جہن تھوڑی	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
جو کچھ تھی کس کو یار کی	تو لائیں لیں نہ کیا کیوں	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت
یہی ہی یار معشوق کی صورت	اوشیں بھی غیر سے آتی ہر نفرت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت	نہ تو عاشق سے گو یا کچھ کاوت

کمان خوش آواز و سکون غیر کی چاه	در بطن و سینه بود خواره افروغ	یه شرکت واقعی کس طرح بجا بود	او بخین کند بکنز اسیر غمت آه
مچھاس گفتگو سویر و غایت	که عاشق کور و سرور اسکی ریخت	جو عاشق به خور و اسکو کج بود	که کام آتی سو آخر پندار ستا

رفتن عاشق بر دکان صتم و ندیدنش آنجا و پسیدن از برادرش که کجاست و جواب آن

صبر و محبے ایسا قیامت	که گم ہو عقل و ہشیاری درود	مچھو وہ جامہ می ہو ایکی ساتی	سہو ملک بھی نہ عقل و ہوش باقی
سنو عاشق کی اور اک طرف درود	سجھ سکے جہین اور سکون بچو داد	دکان پر یار کی اک روز عاشق	کیا بیٹھا وہ جون و تندرستی
صتم سو خالی اور صدم وہ مکان	بڑا بھائی نگر اور سکون مان تھا	تو رفت کر کتب عاشق و پوچھا	کمان گھر بان بھائی بھارا
کہیں بھیجا ہو کیا تنہ صتم کو	نظر پڑا تائین وہ آج ہو کو	کہا او سنو کہ می ہو اسکو صحت	جہان چاہو مان جاو ہو صحت
ابھی ہن رو کپن کو اسکے ایام	مناسبت کہ دیجے اسکو آرام	ابھی صحت کو دل اسکے کمان	عوض او سکے سین پٹھو بیان
ابھی تو چاہیے مکتب نشینی	اسی قابل ہو اسکی نازینی	کہا عاشق تو پتھر کما خوب	پڑھا تیکہ کو کچھ اسکو سلوب
پڑھی ہو فارسی گراو سنو تھو	کہو پڑھو جو باقی ہو ضروری	یسی تو او پتھر پتھر تھو کر دن	نرشت و خاندن کی ملگے می حسن
وہ اور شاد ہو کوئی نیک و شوق	پڑھا و خراب ہو کوشش عاشق	یہی او سکے وہ کتنا تھا بکری	پڑھا شکی او سو دیا تھا شرب
کہا او سکے بد رفتہ کہ مان ہی	کیا ہو سنے تجویز اک بیابانی	بہت قابل پتھر اڈنا کوئی کم	پڑھا و شکی او نصیب اسکو تین
او بخین کہ وہ پڑھا ہو ابتدائین	پڑھا و شکی رہی یا نہ تائین	کہا عشق فراڈ کا نام ہو کیا	کمان پتھر پتھر کیدھر ہو گراو کا
بتایا او سنو تینام و نشان سب	دکان کو پاس ہی پتھر و کتب	پسند کر جہین ہو وہ ہو شاد	کہا بہتر ہو یا ہن خوب و شاد
او سی مکتب میں تم اسکو بھواو	او بخین او شاد و اسکو پڑھاو	کہا بھائی تو تبا و سکے کہ صاب	مر مر نزدیک تو ہو یہ مناسب
تھیں او سیر کو اب مہربانی	نہیں شفقت میں کی صفا کی ثانی	پڑھا و تم ہی اب اسکو گرم	یہی ہو سکے پتھر تبا بہتہ
کہا عاشق تو چنگو علم کیا ہے	نہیں پتھر بھی کچھ ایسا پڑھا ہو	کہا او سنو بہت پڑھو اسکو لائق	سین بیان کوئی قابل کتب خان
زیادہ کہتے ہو گا کون قابل	تھیں علم ہو گا سکون شل	غرض او سو تو عاشق زانالا	کہ دل لیتا نہو یہ شہر والا
او شاکھ کو عذر نامہ سمجھ کر کے	کیا پھر پتھر دن صبح تر کے	نہ کیا پھر صتم کو اپنی او سدن	ہو بار خاستہ خاطر تبا و سن
کہا بھائی سے او سکے بعد ازیر	تر می پتھر سے جی ہو تائین	کردن تو لیتے میں تیر کی مانگ	تری خوبی میں لاتی ہو بیان تک
پڑھا کر تارہ آمیزش کی مائین	سمجھتا تھا کمان کی اسکی گمان	صتم کا ذکر پھر باتو میں لایا	کہا کیا او سکے مکتب میں پڑھا یا
کہا تبا سکے بھائی تو نہیں جی	وہ گھر میں کھیلتا ہو گانین	یہ خدمت میں تھا تیری ہو چنگ	کہیں اسکو کی باتیں سلسل
ستھار ہو پاس کل ہو گا حاضر	کہ رو اتنی تو اپنی پاس خاطر	ہمارے یہ عرض تسلیم کیجے	او سے اب آپ ہی تعلیم کیجے
یقینی تب تو عاشق نے یہ جانا	کہ پڑھا ہی میں کو اچھا ہاتا	کہا میں تو پتھر و سرور حاضر	نہو تا تا بقدر راستہ قاصر

مچھے کل گھر کو جانا ہو ضرورت ہو ایہ عدد نہ سکروہ بھی لاچار کیا تھا کیلئے یہ عذر تو نے تو کیا نادان تھا کچھ غیب تھا نکرتا تھا تجھے واللہ انکار ہوئی تجھے یہ نادانی نہایت یہی تنگ ہو جس تھی عاشقی میں اکیلے ہو کبھی اوس کے ملاقات ملیگا پھر نہ تجھ کو ایسا قابو نہ وہ تنہا ملیگا اپنی گھر میں کہا عاشق نے تب مجھے یہ سنسکر ہو اک بات سمجھ لیکن لاچار صنم ہو گا کبھی کتب نشین گر جو استاد او سکا ہو گا مجھے کیر سکھ کو جو یار ایتنا کرونگا وہ رفتہ رفتہ مجھے ہو گا مربوط پڑھانا او سکا بیٹے خود نہ مانا وہ ہر روزہ مکان پر میری آئے پڑھانا اسلئے محکوم نہ بھایا نہ چھیتی پھر میری الفت چھپا لے سہی جاتی نہیں شک تا بہ رقیبو کو عدد و ہر ہین عشاق رقابت کبھی ہر ہقد رینج میں اپنی غریب لاچار ہوں یار جو خوش آتی نہیں شکر نہ کر	پڑھانا میں اسے در نہ بھدو سن عاشق سے چھپا احوال ار دیوانہ تو نے کیا کیا یہ یہ صولت بل طلب تھی تجھ کو یہ دولت نصبت لگتی تھی تریت سدا تجھ کو اسی کی جستجو تھی اسی تیرے میں بہتا تھا آواز نہو تا تھا کبھی یہ دن میر نہ وہ آئینکا تیرے گھر کسی دن ہر سیکلی تن میں جھپٹان باقی سمجھتا ہوں میں اپنا کیا نہ ہو مجھے تھا پہلے یہ مرکز خاطر سکھ سے کرونگا او سکے یاری جو آمد شد مری ہوگی دل گم نہیں کہی شرم کا غالی خال نہ تھی تیرے کو موجب جو نقد کہا انکار رہنے یہ سمجھ کر جو دیکھے گا او سے سو ہو گا شیدا میں اپنا عشق ہوں سب چھپاتا سو او سکے بڑا خطرہ ہی تھا کہا عشق جس کو صید رہے اگر پا دین رقیب نہ وہ قابو نہو تا گر مری دل کو یہ وسوس محبت کا یہی ہر یار دیکھا ہو اتنا دیکھ کے کہنے سے نہ	نہیں ہر کا کل یان کوئی ستور نہ کی بھی پھر نہ سب ستر تکرار مجھے عاجز کیا ہر تیری جو نے ترا ہوش حوالہ سے مدد تھا کوئی کرتا ہی ایسا کام نہ ہزار مجھے آتی ہے حیرانی نہایت یہی کھتا تھا خواہش اپنی چین کری خیرت و خطرہ یا رسوبات کر گیا گو ہزاروں سحر و جادو نہیں آتا ہر یہ ہر گز نظر میں نہو اسے مہربان اتنے مکر کیا تھا اس سبب سے اپنے انکار کر دیکھا میں بھی فرستادو دھر نہو گا وہ مری صورت سے دلنگ وہاں جا جا کر میں شرمین پڑھنگا یہ سوچتی تھی مجھے تیرے مضبوط کیا بھائی سے او سکے اک بہانا جمال اپنا وہ بے پردہ دکھائے میں اپنی دید سے بھی باز آیا خبر ہو لے سبھی اپنے پرانے نہوں غیر خوش کیوں بھر عداوت رقابت میں تو ہی کھو تو ہین عشاق کہ اپنی ہاتھ سے میں نے دیا گنج مری دل کو یہ یہ بیچارے آزار تو بھائی گسٹھ عاشق گدا کو
--	---	---

معنی کسب الفتائی معشوق و نیافتن چہل خاطر خواہ و مناجات عاشق از خدا پروردگار حاصل صنم
و آثر از صورت بمعنی و بیان حقائق و ثباتی صورت و عدم پایداری حسن در صنم

کدھڑی ساقی سیمین بدن ہے	کہ طو لاتی تر عین یہ سخن ہے	نستابی آجھے وہ می پلاوے	کر ساری جوش کی باتیں بکھلاوے
تو مجھے ذرا ای مہربان تم	سنو عاشق کی باقی دستان تم	صنم کو بچھڑا پڑھنا نہ منظور	لگا کرنے دکانداری پر پتور
وہ عاشق سر رکھتا تھا وہی تازہ	اتنا قل کا تھا اوسکے دہری انداز	یہی عاشق کو رہتا تھا تاسف	کبھی ہو گا وہ مجھ سے بے تکلف
کبھی بولیگا مجھ سے یار از خود	کبھی مجھ پر کر گیا کچھ تفسد	کبھی مجھ سے کر گیا بے محابی	کسی دن ہو گی مجھ سے کامیابی
یہی کرتا تھا وہ دوسے مناجات	اکھی ہو کبھی تنہا ملاقات	کبھی گھر میں مروا وودہ تنہا	کبھی برہن کر آوے وہ تنہا
یہی رہتا تھا نہت عاشق کلزلان	اسی تیر میں پیرتا تھا حیران	وہ رہتا تھا اسی باعث گلگین	کسی صورت نہوتی اسکی لکین
خدا سو ادھو کی اکدن یہ سنت	کہ ہر آدمی اگر بندہ کی حجت	صنم سے مجھ سے اتنی راہ ہو جا	کہ اپنا جانکے مجھ سے نہ ترے
کرے مجھ سے کلم و دستا نہ	سے تہ نہ سے مری میرا نہ	معصیت مری وہ ہو گا اکاہ	وصال اوسکا مجھ سے ہو گا کواہ
جو ابکی ہو مرا مقصود حاصل	تو صورت پرند و نین بکھریں	نہیں کہتی ہر صورت کچھ بھی ہستی	ہنٹ نادانی ہر صورت پرستی
جو اک لطف میں ہو جاتی ہر فانی	عبث ہر حرفت اوس میں ننگان	نہیں جسکو کسی صورت بقا ہے	عبث غریبی پر اوسکے دل لگا ہر
یہ شب گلین میں جوں اوج دریا	تویر و نکا ہو اکدم میں کیا کیا	ہو گا ساتھ سب تو ہیں بعد دم	وجود اوسکا نہیں پرتا ہر معلوم
جو صورت کو نہیں جزو پایداری	تو حسن اوسکا کمان ہو گا واری	تنگ زار میں ہو گا گم نہ زور	ذرا اسی بات میں ہوتا ہر دل
سرا پاؤں جسکی ہو گا فانی	صفت ہوا اسکی کیونکر جاوانی	رہے ہر جب تلک معشوق ارد	ہزاروں خوبو نکا ہو ہر دور
گئی چپ امدی آنی جوانی	ہوئیں سب بیان اکبا و فانی	نظر پڑتا نہیں بھر کوئی طاب	ہر درم عشق میں جو ہو تو طاب
نہ اوس سچ اکہلی یاری کرے	نہ کوئی ناز برداری کرے	نہ کوئی اوسکا اب ہوتا ہر جوان	نہ کوئی اوسکو اب کہتا ہر جوان
بھلا عاشق سر کوئی بوجھ تو رہا	جیسے معشوق تم کہتی تھو نہ رہا	یہ دوسری شخص سے یا ہو کوئی اور	اسی کا تم اوسکا تو تھی بھی جو رہا
یہی عار میں ہو پور و دہی نہ رہا	تمنا تھا تھیں تہ مسکار پور	نہیں معلوم نکو اب ہوا کیا	کہ کچھ اوسکی نہیں کھتی ہو پور
جو اب اوسکا وہ عاشق کیا کہو گا	خجالت کما ییگا اور چپا ہو گیا	کیا تھاق سے عاشق ز جو یہ	ہوئی تلخی اوسے شیرینی شند
رہا ملتا صنم سے حسب معمول	رفیق عاشق برد کان صنم و بھوبی ملاقات	صنم نے کی سبت اوسدن تو آئے	ہوئی اکدن دعا اوسکی وہ مقبول
کریم کر ساقیا اب تو بھی بچھڑ	شد نش چنانچہ بدل آرزو داشت	ملا بھر جلیکے اوس سیمیر	رہ گیا کب تک ناخوش شکر
صنم جو مہربان عاشق پر ابکی	گیا نہت کر لید اکبا ر گھر سے	صنم نے کی سبت اوسدن تو آئے	ملاقات اوس سے ہوئی ہر بھوبی
		نہ تھی عاشق کو جو ہر گز نہ تھی	

گمنا ابکی بہت روز و پیر آئے	بہت مدت میں بان تشریف لے	کہو ہر چیز میں خوش تو رہو چکا	یہ سکر او سے تھک کر بندگی
گمنا شکر خدا الحمد للہ	وہا کرتا ہی تھکویہ ہوا خواہ	ہوا ہون بعد مدت کے تو بوس	رہا خدمت سے حیدری و دوستی
پس از مدت ترا دید اریا یا	خدا نے پھر ترا جلوہ دکھایا	کھٹے تھی یا دین تیر شیبہ	ہوا خدمت میں پیراب بزرگوار
جو کہ و انکی زبان سے اوسکی باری	کسی عاشق نے ایسی باری کی ساری	ہوا عاشق منم سے محبت راضی	گیا بھول اوس کھڑی سبک دہی
نہایت ہو گیا شادان خوشدل	یہوین لگی مراد تو اوسکی حاصل	تمنا اوسکے جی کی سب آئی	مراد اپنی جو چاہی تھا سو یا لی
وہ دونوں جب لگو کرے مکالم	تکلف درمیان سے ہو گیا کم	اودھر کرتا تھا وہ بندہ نوازی	اودھر ہوتی تھی اسکی سرفرازی
اودھر کرتا تھا وہ لطف و تقصد	اودھر ہوتا تھا یہ مداح و بخود	اودھر کرتا تھا وہ الطاف و حمید	اودھر کرتا تھا یہ عجز و خوشامد
اودھر کرتا تھا وہ شفقت زبانی	اودھر ہوتا تھا یہ قربان بنانی	اودھر کرتا تھا وہ اک لطف کی بنا	اودھر کرتا تھا یہ بان قیلا جاتا
اودھر کرتا تھا وہ عظیم و بکریم	اودھر کرتا تھا یہ آداب و تسلیم	اودھر کرتا تھا وہ کیا کیا نواز	اودھر کرتا تھا یہ کس صاحب سار
عرض کیا کیسے عالم اوسکے گھر کا	صنم کی مہر و عاشق پر دہری کا	لکھن کیا یا رہا اوسکی میں ٹائی	وہی سمجھے ہو جس سے آشنائی
نتیجہ اوس عہد میں کی اوسکے ثانی	یہ کہتا ہوں عین عاشق کی زبانی	فقط اوسکی مٹھوری عجب تھی	جو غزل جا رہی ہو وہیں سب تھی
صنم تھا خوبوینیں بشہرہ آفاق	عیان تھا جگ میں اوسکا اعلان	سب شوق دیکھ کر فور سے تھے	جہان میں سیکھ کر ان چھوڑ تھے
منوگا پر کوئی محبوب اب	منوگا خلق میں کوئی خوب اب	کوئی ایسا نہ سید ساق ہو گا	کسی میں یہ حسن اخلاق ہو گا
خلیق ایسا کوئی جانی منوگا	کوئی یون خندہ پیشانی منوگا	نہ بڑتی میں کبھی اوسکی حیدر	تھل ختم تھا اوس نا زنین پر
کبھی عاشق جو چھینچھلا یا منوگا	کبھی ناخوش اوسو یا یا منوگا	وہ اون روز دین میں تھا گورنر	وہ تھا عقل میں بدھو سننے بالا
سرا پاؤں دلش و اور اک تھا	شعور و ہوش میں چالاک تھا	خدا زاد سکر ہی تھی خوب کسیر	بھلا کہ پاس جوتی ہو چلی چیز
وہ تھی عاشق سو جانک بھی باری	صنم کرتا تھا کیا کیا پاسداری	قد اوسکی کرے تھا سب زیادہ	سمجھ کر کہہ بہ اشرف زادہ
نکر تانیکوں صنم عاشق کی عرت	کہ وہ خود بھی تو رکھتا تھا شہرہ	قدر اشرفی کرتے وہی ہیں	حقیقت میں ہر مرد آدمی ہیں
وگر نہ کیسے ہو میں شہرہ اسے	نہ اونے جن کیسے کو کام واسے	خصوصاً شوق طفلان کا زار	بھلا یہ بھی کیسے ہوتی ہیں یار
صنم سو خوب میں میں شاد و ناز	کہ صوف اوسکا کیا سبب نیازی	نہ تھا کوئی واقعی اوسکے برابر	منوگا شہر میں کوئی اوس سے بہتر
صنم میں جو کہ صوف و خوبان ہیں	نہیں مخفی کسی پر سب عیان ہیں	فقط عاشق تھا اور مٹا اوسکا	کسے تھا ایک جہان و مٹا اوسکا
مبارک تھا غرض عاشق پورے	کہ تھا اصل صنم سے میرہ اندوز	ہوا افضل خدا جو سپہ سال	ہوا یون مول خاطر خواہ حاصل
وہ دوکان کیا تھی مجلس دل افروز	وہ مجلس کیا تھی بزم جشن نوروز	نہ تھا نور روزہ تھا عید گار	وہ روز عید تھا یا دید کا دن
کہا تھک کچھ اوسد کی تعریف	صنم کیا کیا کرے تھا دل کی تالیف	وہ شیدا تھا صنم کی پاس بیٹھا	نپٹ بیٹھا وہ سوا سن بیٹھا
نہ تھا وان کوئی دشمن و فداقی	یہ صحبت مل گئی تھی اتفاقی	وگر نہ اوسکی دوکان لکھم بھی	ہجوم غیر سو خالی نہ رہتی

<p>مہول کھتی واقع وہ ازین سر راہ او دھو جو دیکھتا سہوتا تھا بخور غرض جبریزی بخیزی خواہ ناخواہ نہ کچھ لیتے نہ کچھ دیتے تو مکار کبھی خالی سوتی اسکی دوکان گھڑی دوچار تک عاشق اکیلا نظر پڑنے لگے جب اسکواغدار تو ہاں سیاہ لکھے یہ گھر میں آگیا جو آیا سویش میں درگم ہر شکر سہوا حاصل تھے وہ مدعا سب خدا نے یون تجھے دی کامیابی بہت عاشق لکھ کر جان میں آ وفا کے عہد ہی شکو مناسبت کساد دل فرمچو وہ عہد ہی یاد رہی ہو اک سوس باقی ولیکن سناؤں ادس اپنا ماجرا سب کیا عاشق نے تپ دلی یہ نہ کر یہی عاشق کو دے گفتگو تھی تجھے اک جام مود و مساقی اور سہین پھر دوسرے ساغری کا گیا عاشق جو پیروان و دور صنم کو مہربان پایا بدستور نکلف بر طرف بخونہ و سوس جو کچھ گفت و شنید انکی تھی عام نہ کچھ شکوہ نہ کچھ حرف گلہ تھا</p>	<p>مزدیدار دکھا تھا وہی گزرگا نظر باز دیکھی تھی وہ آنکھوں میں خرید ادس وہ کرتا نقد کرتا اسی پر زمین کرجا تو دیلا بہر پر ہر پیروان سبجان رہا ادس صنم کو پاس بیٹھا اوٹھا تپانے وہ شفتہ لپکا سیت و خارا آنکھوں میں چھایا کیا فوراً او دو گانہ شکر سین باقی رہا اب کی طلب ترام طلب ہو حاصل شتال بہت عاشق گھر میں مودوم خدا کا شکر ہو آپ تجھے واجب میں حاضر ہوں مجھ کو چار شا نہیں وہ بھی گھر غیر ممکن جو ادس کے عشق میں مجھے سورا خدا کو فضل ہو یہ بھی نہیں دور</p>	<p>علامہ حسین ہوا ایسا کا انداز سہوتا کچھ بھی لینا جسکو سنو بہت کرتے نقد آ دید بازی جو عاشق دیکھتا تھا ہر تاشا کھڑے رہتے پیروان لال اکثر رہی جب بیکار دس غارت میں صنم ہی ایک رخصت ہو کر آگیا ووصلت تھا از سبک مخمور کہا دلیے جو تھی تیری تمنا خدا کا شکر اب تو میری جان ہو مقصد ہی عاشق کا اسطور تری قسمت میں تھی یہ مارتی کیا تھا عہد جو تو خدا سے خدا کا شکر ہو میرا وظیفہ کہو میں راز اپنا یا رسوا ش سوا اسکے سین میں چھو کوئی مقصد تجھے اک روز ہو گا یہ بھی حاصل</p>	<p>مٹو کیون دس کا گلی گرم بازار صنم کو دیکھ کر سہوتا تھا مجبور حزیدار رہی تھی بل حلیہ ساری سہنی آتی تھی اسکو بڑی تماشا وہاں رہتا تھا اکا بیوہ دون رہا بیٹھا صنم کے وہ برابر تھا اوٹھتی کوئی پرور کو اٹھا رہا اس کیفیت میں بات بھور خدا سے تو جو مقصد مانگتا تھا کہ بر لایا وہ تیرے سارا راز ہو اس کامران تپنا بھی کوئی اور صنم نے تجھے کی یون مہربانی ادس اب یاد کر دے وہاں سے یہی ہو روز و شب اپنا وظیفہ کسی دن اتفاق ایسا ہو گا ش کہیں یہ بھی میسر ہو گے کہ کر گاتھ تری یہ حل مشکل میں تقریر یا ہم ہو ہو تھی کہ ہر اب داستان آخری دور اسی اک جام میں ہوگی فراغت نظر آیا ادسے مقصود ممکن کہ نزدیکیا پیڑ ٹھلا یا بدستور کرین ہن یار کی جیسے فراغت کبھی سہتا کبھی کرتا تبسم ہوا عاشق بھی کچھ کشتن آخر</p>
<p>بار و گیر رفتن عاشق نر و صنم و مہربان یافتنش و عرض حال خود کردن و چند ابیات خواندن و روبرو صنم و از مدعا خود در پرده ابیات صنم رافہمائیدن</p>			
<p>کیا بیٹھا کے عاشق بار کو کہا خبر میں کیفیت اہل کی کیا ہم کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا</p>		<p>کیا تبا و سنے در غور یافتش سخن براو کے دہ شیرین تکلم صنم کا دیکھ کے پلفٹاں ہوا</p>	

یاد اسکے چمن بھر آتش آ یا یہ منہ سو بڑا مان کرنا تو بیا بیا پنچو چہ پیشہ نہ رہنے کا سبب ہم کہا اور سنو کہ ہر کیا بشنوی نہ تو صنم سی جیستی عاشق فریاد کہا اور ایک شعرین بھگو بہن یاد صنم فریاد سے کھل سکے ایا وہ شعرین تھیں نہٹ مطلق ہو کر ہو اور الہا نامی تو تانتی ہوں فقط عاشقان ہی کہتے ہیں آ کسین تالی کی بجی ہر ایک کہتے کسی سے کہتے نہیں ممکن یہ کہتے کہا عاشق فریاد آتش آ نہن عاشق فریاد آتش آ نہن چڑی ہر ایک کہتے کل مقصورین تری رہتا ہوں ہر یہ میں نے بار بار آریا جو غلط خواب میں ہوتا ہوں وہ خواب اگر سہمہ بیدار کیسکو عشق میں نہ کہتے نہن یہ اقمہ کچھ نہ کہتے کیا آری لے سکر صنم نے ترا سب قتل ہر شایا تصدیق صنم کی دیکھ لطف و مہربانی ہو اگر سنا عاشق وستان	کہ کیسے یار سہی گویا قند اپنا کہ گویا تو کیسے اس دم راز اپنا پنچو چہ پیشہ نہ رہنے کا سبب ہم کہا اور سنو کہ ہر کیا بشنوی نہ تو صنم سی جیستی عاشق فریاد کہا اور ایک شعرین بھگو بہن یاد صنم فریاد سے کھل سکے ایا وہ شعرین تھیں نہٹ مطلق ہو کر ہو اور الہا نامی تو تانتی ہوں فقط عاشقان ہی کہتے ہیں آ کسین تالی کی بجی ہر ایک کہتے کسی سے کہتے نہیں ممکن یہ کہتے کہا عاشق فریاد آتش آ نہن عاشق فریاد آتش آ نہن چڑی ہر ایک کہتے کل مقصورین تری رہتا ہوں ہر یہ میں نے بار بار آریا جو غلط خواب میں ہوتا ہوں وہ خواب اگر سہمہ بیدار کیسکو عشق میں نہ کہتے نہن یہ اقمہ کچھ نہ کہتے کیا آری لے سکر صنم نے ترا سب قتل ہر شایا تصدیق صنم کی دیکھ لطف و مہربانی ہو اگر سنا عاشق وستان	بھلا کچھ تو صنم سے کہیے احوال کیا ایک منہ ہم اپنی خود بخود یاد کہا عاشق فریاد آتش آ کہا اسکی زین فی سیر کی ہے ہو اور سنو کہ ہر کیا بشنوی نہ تو صنم سی جیستی عاشق فریاد کہا اور ایک شعرین بھگو بہن یاد صنم فریاد سے کھل سکے ایا وہ شعرین تھیں نہٹ مطلق ہو کر ہو اور الہا نامی تو تانتی ہوں فقط عاشقان ہی کہتے ہیں آ کسین تالی کی بجی ہر ایک کہتے کسی سے کہتے نہیں ممکن یہ کہتے کہا عاشق فریاد آتش آ نہن عاشق فریاد آتش آ نہن چڑی ہر ایک کہتے کل مقصورین تری رہتا ہوں ہر یہ میں نے بار بار آریا جو غلط خواب میں ہوتا ہوں وہ خواب اگر سہمہ بیدار کیسکو عشق میں نہ کہتے نہن یہ اقمہ کچھ نہ کہتے کیا آری لے سکر صنم نے ترا سب قتل ہر شایا تصدیق صنم کی دیکھ لطف و مہربانی ہو اگر سنا عاشق وستان	بھلا کچھ تو صنم سے کہیے احوال کیا ایک منہ ہم اپنی خود بخود یاد کہا عاشق فریاد آتش آ کہا اسکی زین فی سیر کی ہے ہو اور سنو کہ ہر کیا بشنوی نہ تو صنم سی جیستی عاشق فریاد کہا اور ایک شعرین بھگو بہن یاد صنم فریاد سے کھل سکے ایا وہ شعرین تھیں نہٹ مطلق ہو کر ہو اور الہا نامی تو تانتی ہوں فقط عاشقان ہی کہتے ہیں آ کسین تالی کی بجی ہر ایک کہتے کسی سے کہتے نہیں ممکن یہ کہتے کہا عاشق فریاد آتش آ نہن عاشق فریاد آتش آ نہن چڑی ہر ایک کہتے کل مقصورین تری رہتا ہوں ہر یہ میں نے بار بار آریا جو غلط خواب میں ہوتا ہوں وہ خواب اگر سہمہ بیدار کیسکو عشق میں نہ کہتے نہن یہ اقمہ کچھ نہ کہتے کیا آری لے سکر صنم نے ترا سب قتل ہر شایا تصدیق صنم کی دیکھ لطف و مہربانی ہو اگر سنا عاشق وستان
--	---	---	---

کمون گیا اس گھر کی حالت نہیں کوئی آرزو اب بکریاتی خدا کا فضل ہر جہت پر مال کہوں احوال و سکا ایک کھانک	لگا تھا ہاتھ اس کے گنہ گشت زیادہ اس سے کیا ہوگی ترقی سو ہی میں سب کا مقصود حاصل کھا کھنے کی لالچ تھا بھانک	وہ کتا تھا مجھے آج کا لون جہان میں جو پہلو عشاق جو کھڑی دو چار کٹ و فارغ لہال پھر اس کے آگے شرم دوستی ہے	بلا تشبیہ ہر معراج کا دن کئے یا لئے سبھی انہیں مقصود وہاں بیٹھا ہر شوق و خواہش نہ در ہر ہر و سبج عاشقی ہر
بہنیں کچھ دوستی کی حد نہ مانتا وہ جب تک شرمین ہوتا تھا یاد محبت کی عجب کچھ خاصیت تھی کسی جو تھی حکایت ہر و غم کی	اوس کی کیا کہیے جو ہو نہ مانتا سہیشہ دیکھ آتا تھا منعم کو کہ ہر محبت میں تازہ کیفیت تھی صنم کو جو رو بیدار و غم کی	یہی اوس کی حقیقت میں عن تھی بلا ناغہ وہاں جاتا تھا ہر روز لکھوں احوال ہر روزہ کہیں نہ وصال قرب میں ہوں نہ مجبور	ترقی دوستی کی دن بدن تھی وہ اکبر اوس سے مل آتا تھا ہر کہ ہو تو بہن سیدہ تر کے دفتر کہ خود بیان دم بخود ہو بہن
چھپا تو بہن بیان سب سے اسرار لکھے پھر کیا کوئی یا کئی حکایت کے اس طرح سے ہر اک کا یا رب	کسی کو چھپن نہ کہ تہیں ظہار نہ پہنچتی ہر کچھ بھی واسیت ہر اک طالب کا ہر اس وقت مطلب	جو قربیہاں میں تھا حال عاشق نہ کیا پھر کسی دن اس کو خور آئی ہو مرا بھی یوں ہی مقصد	کسی سو نہ نہیں کتا تھا شوق بسر ہوئی تھی یاد اس کی کیا خوش یہ میں چاہوں پاؤں اس کو

راہ یافتن عاشق و عشق صنم از صورت بمعنی و گردیدن مجاز آئینہ
صورت و بیان کردن کلمات توحید و دید و شہود و اسرار حقیقت و معرفت

پانچ سو و چھاد و پانچ
یا رب در یافت ۱۷

تو قہر بکھر پر اب تجھے ساتی کری تو پہنچتی فضل و عطا کہا عاشق نے اکراں پر و زمین سہوا تب لہجہ عاشق کہ یہ الفا	کہ دیو کی محکو جام عشق باقی ہذا الہ ہر اوستی ہو ہر بات چسپاں کوں کل آنگل میں مقید میں مطلق جلوہ نما	پلاز و دے سات طور کری ہر نہالی بسکی منظور نیکل خوب پر کستہ بنائی یہ صورت میں حقیقت جلوہ گر	کہہ دیکھوں ہر اک اوس کا طور اوس سے نزدیک کر دی ہر دور کری ہر کون آہیں در لبالی اوس کا حسن سب پیش نظر آکر
ہو عاشق یہ تب یہ بھید ظاہر حقیقت و نہن کوئی شکل خالی یہ تکلیف دہ کی جزد ہر نہن میں کہ اوس کے عشق میں علم آیا	کہ یہ کلین ہر سبج کی بظاہر یہ شب کا کین ہر ہر خیالی کہ پانی کی سوا سوہن کین میں یہ ضیق اوس کی ہر دینے پایا	حقیقت گر جہ صورت میں نہان حقیقت میں یہ جوہن میں کھلا عاشق یہ جبہ سر کنون نہ وصل بھی کیون ہر صورت	دلیکون فی الحقیقت خور و یان سوا پایا کی دیکھو اس میں ہر کیا صنم کا وہ ہر اظہار میں نہان مجاز آیا ہر قطرہ الحقیقت
کری ہر عشق میں جو با کباری کھلی اور حقیقت یہ کسا ہی وہی ہر حسن پر لیلی کر مقنون	حقیقی ہو دیو عاشق مجازی صنم ہے منظر حسن انہی اوس کی عشق میں قیس مخزون	سناہت عشق کی کچھ نہایت دلی وہی ہر صورتوں میں ہر بود وہی کرتا تھا شیریں ہو پاد	او تب ہر آنہی حرفت دی وہی جو یہ حکیم نہان رہا وہی تھا صورت شہر و فرما

<p>صنم کی شکل میں دو ہی نہاں ہے مری ہو رنگ بوی لالہ و گل وہی کرتا ہر نہاد وہی نری فقط تنہ یہ گرو صفت خدا ہے سوا اسکے نہ کوئی عاشق و شوق ہوا اس سے تو ثابت خواہ مانو اسی پندار کا ہر نام عالم اسی باعث سے ہر نام تفاوت او دھرم و عون او دھرمی بنایا حقیقت پر نظر کر کے جو دیکھا حقیقت میں مری کوئی نہیں ہے ولی کیسا نہین ہے کوئی صفت جو جمعیت خدا از او سکھوئی ہزاروں و سکی پیشان و مغان کیا ہو توئی ساقی پیہ سرسار عیان کرتا ہو وہ اسرار پندار ہوا اک وزین عاشق و سائل جو تم فرماتی ہو سو سب کا ہے</p>	<p>وہی عاشق کر پر دین مہیا ہے وہی ہر پاسے ہو خوشبو بیل وہی موسیقی کا فر ہو سنہری تو پھر تجھ پہ میں کیا دوسرا ہے وہی خالق وہی ہر آپ مخلوق سنہیں کوئی غیر حق دانہ بالند اسی سے ہو تمیز جن د آدم کجا کعبہ کجا ہے خانہ بیت پھر ان دونوں کو آپس میں لڑایا ہر اک تمہارے میں اپنی جہا کہ سب جو کچھ کہتا ہو سنی ہے کہ دیکھو ایک سے ہر ایک بہتر کیسے وہ سینہ دیکھی سنی ہو</p>	<p>اوسکی نہ سو ہر شمع رکوشن اوسکا حسن سب کا دل لہا ہو سقیمد ہو وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہیہ خدا تھا او بد تھا اسکو کی کشتی یہ غیرت یمنین جزو ہم و نہاد اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجائب او دھرم کا راہ دھرمی ہی تھی بغا ہر ایک بد ہو ایک ہو نیک کہیں اچھا بنانا ہو مری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو</p>
<p>کہا یہ دونوں ہیں حق کی صفات جسے کچھ گشت گنہ اسے خبر جو او سی چاہت کا یا دوشن ہو سنہری انسان درون میں خالی وہی حسین ہر اپنا دکھاتا ہرچہ و نون عالم معنی سے فائز یہ کیفیت صفت کی بیان میں</p>	<p>بہم الہی نون سے جیسے راقین عیان یہ راز او پر سر بستہ ہو محبت کا اوسے ہر سر انجام کہ ہر وہ مظهر مخصوص و عالی اوسیکو ہر جمال اپنا لہتا نہ مجنون سے نہ میں لیلی سے ظاہر وہی چاندی جو عاشق ہو ہر کائنات</p>	<p>ازل سے تا اب دیکھا ہو ساتھ نہ تو اپنی خدا کی آپ چاہی صنم و سکی نمائش کا ہر مظهر جمیل و سکا سنہری نام ہے سمجھتے ہیں اسے جو فو و فو پہلی سورت سے یہ جگہ اثبات سنہیں ہوتا ہے عالم کا جاسوس</p>

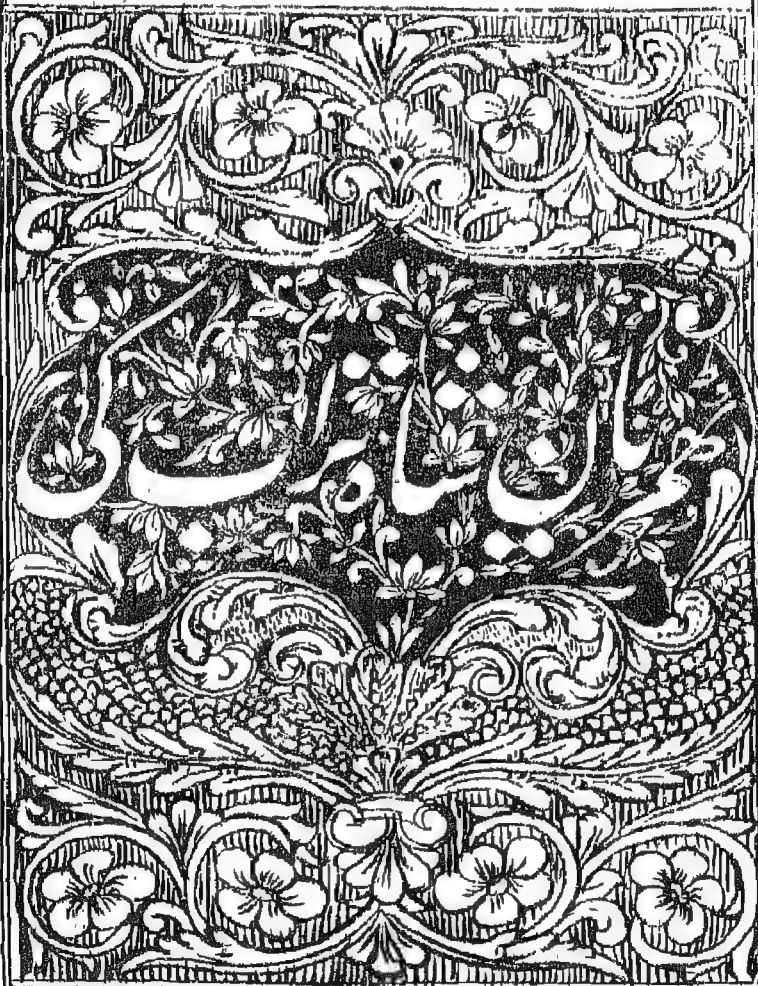
<p>ہر باد کو عاشق و معشوق منظر کتاب میں آست صدقہ وہ اکا در بھی جتہ جھوٹ مہر حسن اور ہی میں کیا ہے سمٹھاری جانیں کے کھوٹے شہسوار میں جہاں عشق اور پر سنی پر کی جوتی لانی اظہار مہر کی سنی کے انور دل پر ارم وگرنہ اوس جگہ مشکل سناکی ازل ہو ہر امار کی جھوٹا جو ارم کی نہ صورت حق پکارتا مہر کو عشق میں لپک لپک کیا کروں لطف اور سکی زیادہ کیا</p>	<p>بنے ہیں لپ و ٹھنیں کیو سیکھ سمجھتا ہوں محکوتیر اکٹنا کہ اوس کے رخ کی قدرت جھوٹ نسا میں کیوں نہیں لڑو لہو بیان اوس کا کہ ہر ہر تھیک لکھے رفت پر اکب ہر ہر تھیک ہوا ارم کی صورت پر نہ تو کہ ہر ہر تھیک حق حسن امار پیشہ کو نظر آتی حسد کی میں ارم و دوست ہوں اللہ با صنم کی شکل پر بندہ نہ مارتا ہوئی میں جگستین حق کی ہوا نہ ہر ہر تھیک دھان ہر ہر تھیک</p>	<p>عیان ہوا سپہ جو ہر ہر تھیک یہی ہوا معنی ال و حقیقت کہ عاشق خود ہر ہر تھیک نہیں میں ہر ہر تھیک کیا عاشق دوست تھیک خدا فرما ہر ہر تھیک مستحلی حق کی شکل ارم نہیں ارم و دوست کی شکل بہتر میں ارم و دوست پر عزت خدا فرما ہر ہر تھیک صنم کو کس طرح کہیے کا نسا کیوں نہ دین و دوست سمجھنے کا نہیں کہ ہر ہر تھیک</p>	<p>کہ ہر ہر تھیک جو ہر ہر تھیک یہ علم آیا تھیک تیری بدست میں کی تیری اوس نہ تو کہ ہر ارم و دوست کی کابست نہیں ہر ہر تھیک کا تھیک جہاں با کمال اپنا دکھایا جو شکست میں کر کا فر کہ ہر ہر تھیک کی شام ہر ہر تھیک خدا کیو سیکھ تھیک نہ تھیک نسا کی چاہ ہو کیا شہر ہر ارم و دوست کی عاشق کا صفت اوس کی سنی تھیک یہی بہتر تھیک ہر ہر تھیک</p>
---	---	--	--

در بیان خاتمہ کتاب عذر خود از شاعران و استدعای اصلاح از ایشان و
و مناجات کردن از حق و سبب تصنیف شعری و بیان تاریخہ اسے اتمام آن

<p>مجھے ہر ساقیا تجھے تو لا نیچے اب شاعر و شہسوار ازین اصلاح اوسکی ہر تھیک مجھے دعوی نہیں ہر شاعری کا خطا ہو محکوتیر معذرت رکھو برس میں ایک اس عرصہ کا نہیں ملتی تھی آگے اتنی جہت میں ان ہر روز وقت اسکا اب ہر ہر تھیک ارم و دوست</p>	<p>نہ لائے بارہ دنیا کو ارم یہی ہر ہر تھیک میری ارم کا سمجھ کر صنفی ہو تو تھیک نہیں غمہ مجھے دانشوری کا نظر اصلاح کی منظور رکھو کیا تھا شعری کا نقد تھیک کہیے اس کہانی کی کتابت یہی جی میں خیال آیا کہ غم در پیش ہر ہر تھیک</p>	<p>عبث کہتا ہوں تو اب ہر ہر تھیک کیا ہر ہر تھیک یہ نقد جو منظور نہیں جہاں عرف و نکتہ گیری مکرب ہر ہر تھیک ذرات انسان نہ تھا کہ شعری پر دھیا اپنا شروع نقد سابق ہو کیا تھا وہ ہر ہر تھیک یہ مرکز خاطر کہ آخر ان دنوں تھیک ہر ہر تھیک نہیں ہر ہر تھیک کسی ہر ہر تھیک ہر ہر تھیک ہر ہر تھیک</p>	<p>بیان بھی تو غن کا خاتمہ اگر نقد ان ہر ہر تھیک یہی ہر ہر تھیک شاعر ہر ہر تھیک تھیک ہر ہر تھیک ہر ہر تھیک کہیے یہ ہر ہر تھیک کہیں دو اک ورق لکھا تھا کہ اس آغاز کو کرنا ہر ہر تھیک نہیں ہر ہر تھیک کسی ہر ہر تھیک ہر ہر تھیک ہر ہر تھیک</p>
---	---	--	--

یہ ولیدین پیرین پیر لہو تھی ہو ادل شہنوی کی طرف شہنوی خدا کے فضل سے پہونچا تمام ملے دولت یہاں کی بھی ہاں کی جو دشمن ہیں سرکھڑا دیکھی بنیا غنی کردی او یمنین ہر چیز سونچ جو دیکھ اوسکو خوش ہو غلامی سخن ہر شاعر دیکھی یاد گاری	لہذا محراب یہ فکر سوچھی کیا القصد یہ ہے کہ یہ معمول مناجات مجھے دے نہتیں دھو جہاں کی جو میر کو دست ہیں کر کو دل شام کیسے دے نہتیں عالم میں تجلی ہر اک اس شہنوی ذوق پاوے جہاں میں عمر کی کیا یاد گاری	رہی ہر روز شہنوی فکر پیش لفکرا و سب پہلا دیکھے فراغت پائی میں اس قسم سے مری خاطر سے ہو شہنوی اہل اور حسن معشوق ہو دکھا و حیدر قیامت تک ہی میرا شہنوی دعا دیو مجھے ہو عاقبت حیدر	کبھی لہو شہنوی خالی ہو شہنوی فقط اب شہنوی کی فکر کیجے ہو آ آخر یہ قصے کا سر انجام اکتی صیغ تیر و کرم سے مرا دین ہوں ہی علیہ صیغ رہی عاشق معنی کو ساتھ خند سخن کو میر و کردیامین سر کر اس شہنوی کی جو کوئی سیر
یہاں ہر دوستان عاشق معنی ۱۲۱۸	تاریخ از مصنف قدس سرہ ترجمہ یہی نوادر رقم کی	کہ کہیہ فی الیہ یہم کہ کہیہ ادب	جو کی تاریخ اسکی دکھو دعو کہا نہیں خرد سے بھرہ فی العز
کہا ارستہ کہ کیا مشکل ہے کہ ۱۲۱۸	پراوسہیں ہمدیا کہ حرف کا ہے جیسا کہ قیروہی امارد ۱۲۱۸	کہ تاریخ اسکی کہیہ آپا کہ اور بھلی بہ داستان ہر تازہ وارد ۱۲۱۸	

بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله الرحمن الرحيم



طبع في المطبعه الكائنه في
طبع في المطبعه الكائنه في

بہیمان پکڑ جھٹ پھین سے کامر
کس موہن گاہن میں کیے تین
بورو کے رنگ مان پاک بچھوری
ہاتھ تکت ہے رادھا گوری

مان تراب گاہنا تن
مان نگر بھگوان کیشوری

بھوہٹ کے ڈھیٹھ لنگر دا
چا تو رے پچاگ مان اگ لگاؤں
اکا ہی کو مڑکا رنگ مان بورو سے
پندرہ پروہے ناگنا موزرے
یاد کراہی رادھا جی کو
بھول گئی جو من سے تو رے
توری پریش کا کون بھوسا
ایک سو تو رے ایک سو چورے

پیت کی ریت تراب سو سیکے
جیت مرث جو کھون بچھوڑے

اونٹن مال گنور پرچ نہ او
اپنی گھٹی کو چاہ سو کہہ سے
بور نہ رنگ مان ہر کاہو کو
ہنگ نہارت تاک کے مارت
یتن پرچ رنج ترے سب پر جا
ہوری مان ایسی مدھوم چاؤ
اور کا ایسی نہ گاری سناؤ
دیکھ سیکے عبسیر لگاؤ
یہ تو رے ابے تو رے سجاؤ
کا ہو جن ناتھے سب و

بہیمان پکڑ جھٹ پھین سے کامر
کس موہن گاہن میں کیے تین
بورو کے رنگ مان پاک بچھوری
ہاتھ تکت ہے رادھا گوری
مان تراب گاہنا تن
مان نگر بھگوان کیشوری
بھوہٹ کے ڈھیٹھ لنگر دا
چا تو رے پچاگ مان اگ لگاؤں
اکا ہی کو مڑکا رنگ مان بورو سے
پندرہ پروہے ناگنا موزرے
یاد کراہی رادھا جی کو
بھول گئی جو من سے تو رے
توری پریش کا کون بھوسا
ایک سو تو رے ایک سو چورے
پیت کی ریت تراب سو سیکے
جیت مرث جو کھون بچھوڑے
اونٹن مال گنور پرچ نہ او
اپنی گھٹی کو چاہ سو کہہ سے
بور نہ رنگ مان ہر کاہو کو
ہنگ نہارت تاک کے مارت
یتن پرچ رنج ترے سب پر جا
ہوری مان ایسی مدھوم چاؤ
اور کا ایسی نہ گاری سناؤ
دیکھ سیکے عبسیر لگاؤ
یہ تو رے ابے تو رے سجاؤ
کا ہو جن ناتھے سب و

۲۳۷

۳۳۳

دو عالمی کون انڈیا کے لئے
ہے یہ لکھنا اور پھیلنا
نویں لکھنا یا سب دم سے
کون ہیں وہ اسو پناہ دے
پہلے انکے لئے لکھتے ہیں
کئی کوئی یہ دودھ دے

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مورِی تو آنکھ ترا ب سون لاگی کیسے کروں چٹ چوری رِی رِی لوگو	ہون تو دُن کی تھوری اور بہت ہن سا نوری کوری
ہاں ہاں تو کا بھیسٹ کھنیا بج ناکا اک ہم ہن لبست ہن کیسی ہون آبی مندر سو اپنے پسک نہ لال گلال لسن پر	ہون تو دُن کی تھوری اور بہت ہن سا نوری کوری
رنگ سو جو یو سے نہ موری چو نیا کیلن ترا سبھی سنگ ہوری	ہون تو دُن کی تھوری اور بہت ہن سا نوری کوری
سینے ہاں آنکھ پیاسنگ لاگی پیر پھٹ گو دُنہن ہے اپنا بھاگ نا سوین پیا مل سب رِی رنگ رنگ کی دے ساری پیرین	ہون تو دُن کی تھوری اور بہت ہن سا نوری کوری
ہون تو رہت بیراگ مین نسدین جب سے ترا ب بچے بیراگ	ہون تو دُن کی تھوری اور بہت ہن سا نوری کوری
بھاگ رہی ہون اکیلی پیاسنگ تھر مٹ سو موری جائے بلائے	ہون تو دُن کی تھوری اور بہت ہن سا نوری کوری

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کام نوسو کر موری سی
مان تراب برودن تو ریختن

کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون

من چکا تو کشتن مین گنگا
آگ لے بچھ مین کون مان
پو نر موی کی بات کون کا
یہ لگا سے بہت پستانی

وا تو رست ہو تراب کر سنگ مان
جا کی لیے ہوں منتین مانی

ریلے پیو سنگ ہوں ہر گھنٹہ میں
تو تراب موری تباہ ہو پستانی

تو تراب موری تباہ ہو پستانی
میں آگ لے کون کون کون

کاسو کون دکھ اپنہ دلی
ایک نگر دکھلا سے موی مارا
ایسے نگر سو کام پڑو سے
پست لگا سے واسو جگہ ما
در دہن مین کا ہو کی جن کا
پیر پر الی جو جانت ناہن
وہ نر موی کسا نہن مانت
پست مین کی ریت
کا ہو جتن پھر سندھ نہ کئی
آگ لگا سے مین جی سو گئی
ناک مین بد نام بھی
دسے گئے گویا پیر و ہی
کیون دلی اونکی پسید دلی
موی مین کا کو سکئی

کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون

کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون

کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون
کون کون کون کون

<p>سب رنگ پھیلے تراب کے آگے خوگنیا رنگ کی اور سی بہار</p>	
<p>کیسے پڑے کل حبیب کو ہمارے نکھہ ہیرت دن بیت سنگر ڈو</p>	<p>ملکے بچہ لڑکے پیہم پیار سے رین کٹتے بے گن گن تار سے</p>
<p>یا ہی اندلیں مان سدا ہر جہ کی تھا کہ گیون کہ کہ کے بسند لیا</p>	<p>سدا ہر جہ کی حبیب سو سدا ہار سے نکھہ لکھتے پٹیاں ہم تو ہار سے</p>
<p>جوسے آوے تراب پیسا کو برہن واپر تن سن و ار سے</p>	
<p>موری تھما سن کا نڈھ کت ہے آن بان ہری یا سب سے</p>	<p>میں تو سی بات پر کان نہ دیوں چھک کے دس کھنواں نہ دیوں</p>
<p>دار ونگی جان تراب پیسا پر جان دیوں پر جان نہ دیوں</p>	
<p>کاغذ سے رور و کت ہیرا دھوا نید کا گھاؤ لگو ہر دے مان</p>	<p>جان کی پیسہ سی نہیں جات جان کی پیسہ سی نہیں جات</p>

خوگنیا رنگ کی اور سی بہار
سب رنگ پھیلے تراب کے آگے
کیسے پڑے کل حبیب کو ہمارے
نکھہ ہیرت دن بیت سنگر ڈو
ملکے بچہ لڑکے پیہم پیار سے
رین کٹتے بے گن گن تار سے
یا ہی اندلیں مان سدا ہر جہ کی
تھا کہ گیون کہ کہ کے بسند لیا
سدا ہر جہ کی حبیب سو سدا ہار سے
نکھہ لکھتے پٹیاں ہم تو ہار سے
جوسے آوے تراب پیسا کو
برہن واپر تن سن و ار سے
موری تھما سن کا نڈھ کت ہے
آن بان ہری یا سب سے
میں تو سی بات پر کان نہ دیوں
چھک کے دس کھنواں نہ دیوں
دار ونگی جان تراب پیسا پر
جان دیوں پر جان نہ دیوں
کاغذ سے رور و کت ہیرا دھوا
نید کا گھاؤ لگو ہر دے مان
جان کی پیسہ سی نہیں جات
جان کی پیسہ سی نہیں جات

خوگنیا رنگ کی اور سی بہار

سدا ہر جہ کی حبیب سو سدا ہار سے
نکھہ لکھتے پٹیاں ہم تو ہار سے
جوسے آوے تراب پیسا کو
برہن واپر تن سن و ار سے
موری تھما سن کا نڈھ کت ہے
آن بان ہری یا سب سے
میں تو سی بات پر کان نہ دیوں
چھک کے دس کھنواں نہ دیوں
دار ونگی جان تراب پیسا پر
جان دیوں پر جان نہ دیوں
کاغذ سے رور و کت ہیرا دھوا
نید کا گھاؤ لگو ہر دے مان
جان کی پیسہ سی نہیں جات
جان کی پیسہ سی نہیں جات

جان دیوں پر جان نہ دیوں
کاغذ سے رور و کت ہیرا دھوا
نید کا گھاؤ لگو ہر دے مان
جان کی پیسہ سی نہیں جات
جان کی پیسہ سی نہیں جات

ایسے ہوں میں جیسے تیری بات
 دیکھ کر دل میں ہوا کی طرح
 ہونے لگا ہوں تیرے ہونے کی
 باتوں کی طرح ہوں تیرے ہونے کی

جان دے تو کہ تراب مست بہ کر

جان لیون ایمان نہ لیون

جینا تو لاگے ہمارے بچو کہ

سہو کہ اٹھت ہو پران چلت ہے

میں دیکھ ماری کھڑی تروت ہون

ہوں تو مٹ ہوں درس کی بھونکی

اؤ کھذا یک تراب چلت ناک

جائے تیرے پتھر آؤ کھبے یا

آؤت میں گھمے تین بات جہاؤن

آؤت آؤت برس لاگے

پتیا کھنوں پتو پتو کرت ہے

گھمے ہیرت تیرے کل نہیں تیرن

آپ نہ آئے نہ پتیا بھی

پتی ہے برکھایون ہی سگر یا

کو سبھاوے تراب پیا کو

کو تو تاہین واکو دوسریا

دیکھ کر دل میں ہوا کی طرح

ہونے لگا ہوں تیرے ہونے کی

باتوں کی طرح ہوں تیرے ہونے کی

جینا تو لاگے ہمارے بچو کہ

سہو کہ اٹھت ہو پران چلت ہے

میں دیکھ ماری کھڑی تروت ہون

ہوں تو مٹ ہوں درس کی بھونکی

اؤ کھذا یک تراب چلت ناک

جائے تیرے پتھر آؤ کھبے یا

آؤت میں گھمے تین بات جہاؤن

آؤت آؤت برس لاگے

پتیا کھنوں پتو پتو کرت ہے

گھمے ہیرت تیرے کل نہیں تیرن

کو سبھاوے تراب پیا کو
 کو تو تاہین واکو دوسریا
 کو سبھاوے تراب پیا کو
 کو تو تاہین واکو دوسریا

لال بنی کے آؤ اٹھندی
 ہزار دہیت رنگ بھیت
 جاوے درویش دھندی
 ہنگامی کون ہو پنا دھندی
 ہزار ساری لگا دھندی
 ہزار ساری لگا دھندی
 ہزار ساری لگا دھندی

دا تو لگو ہے تراب کے گروا
 جاسو لگی تو رسی آس سکمی رسی

یہ دلی ماری بڑیا کاری ترست ہے برمن دکھیا رسی رور و آسنون بھیجت ساری ہو تو پنا یون اکیو باری دیکھے جو ناری سید سواناری	گھاو لگاوت میدان کاری برتست ہی مان تم گھر ناہین بند پرست نہیہ آگ لگت ہے برسن مان کوہ درسن پاوسے در و تراب کی کا جاسنے ود
---	--

شہادت

سینکوسلونا پایا بشر بشری کامن بجایا بشر لاج صبرا شرمایا بشر ہے شرمیلا لجا یا بشر رس بھری رس رسون رسایا بشر بن دیکھے جو گھسایا بشر کیسا بھلا بن آیا بشر	دیو بنی کو مبارکباد می چال سہانی سہانی چلت ہے آنکھ اوٹھا کے دیکھت ناہین کیون نہ کہیں سسرار کے سارے سرچ ساری کی کھام کے کاری کچھ تو بنی سے کیا ہے ٹوٹا دیکھ تراب دعا سو تیری
--	---

اب تو جی میں دیس ہو رہی
 بیل تواری لگا ہوئی
 پان چیسر کھن ہے آدن
 آس رن کی کوئی

طریان شاہ تراب

سرسر جان بون گھگھیا
 مات بینکے سے روٹھی
 سہان منیت میں روٹھی
 سوئی ماری سوئی
 سہان منیت میں روٹھی
 سوئی ماری سوئی
 سہان منیت میں روٹھی
 سوئی ماری سوئی

سہان منیت میں روٹھی
 سوئی ماری سوئی
 سہان منیت میں روٹھی
 سوئی ماری سوئی
 سہان منیت میں روٹھی
 سوئی ماری سوئی
 سہان منیت میں روٹھی
 سوئی ماری سوئی

صنایع مکین و مکاتبات
بیرون و مکین و مکاتبات

شجرات سلسله عالیہ و شجرہ و

فلندریہ و چشمتہ و لیفورہ و شہر و روم

و فردوسیہ و مدارہ و غیرہ

نظم سرمودہ حضرت

شاہ تراب علی

قدس سرہ

طبع میثقی نوکشی و ای کاپور مرزبانی
طبع میثقی نوکشی و ای کاپور مرزبانی

[illegible]

سید

شیخ فرسخ و محبته اندوس و شوش
قطب دین هم نجم دین و سنگیر
قطب دین کاکی معین الدین و گدگ
پیر او مودود و حشمتی ظریف
پیر او احمد که حشمتی بود او
هم بهیرا هم هدایه را هم
شیخ عبدالواحد ابن زید سنه
هم شهر کوین احمد محبته
هر چه گویم نام آن پیسرا نیر

شاه باسط العدیہ مرشدش
هم سلام و هم محمد قطب پیر
فضیر و می قلندر شتر
شیخ عثمان ست و هم حاجی شتر لغین
هم ابو یوسف محمد بابا ابو
شاه ابو اسحاق و علوین در
شاه آدم هم فضیل بامتن
هم حسن ابصری و هم شیخ ندا
عبد ازین طیفور یان رایا کوبه

شجره طیفوریہ

شیخ نستج دهم مجاشاه امام
هم محمد قطب و بنی قطب دین
هم جمال الدین محمد و ساوچی
موز جعفر او زبانت شد بدید
هم حسین و مرثقی و مصطفی
تا شود این سلسله هم و نقشین

شاه با سطا از المردیه به کام
عبدقدوس و سلام حق گزین
نجم دین و خضر و می آبی احی
شاه طیفور آنکه نامش بایزید
هم امام زین عابدینها
سهروردیه گویم عبد ایزین

تجربہ سہروردیہ

باد باید دانست نام پادشاه
 بجزایر و استخوان و تراب

[illegible][illegible]

خاتمة الطبع مع تاریخ طبع از سحر بیان ابوناظم مولانا محمد
حامد علی خان حامد صبح مطبع ہذا جلالت اکبر حفظہ علام علیہ
شاہ آبادی تلمیذ امیر الشعر حضرت امیر نیازی علیہ السلام ابادی

الحمد لله والمنتهى كمجوعة نوادر و انتخاب المشهور بکلیات شاه تراب غفران باب
جسمین کتب ذیل شامل ہیں اول دیوان جس میں روایت واری غزلین ایک سے
ایک عمدہ مرقوم ہیں ہر غزل ہے مضامین توحید اور عرفان سے بھری ہوئی چال سے
لذت طریقت و حقیقت کی حاصل ہوتی ہے دوسرے شہسوی عاشق و شہسہ کہ بظاہر
ایک افسانہ ہے مگر حقیقت میں حال حقیقت قالمہ مجاز میں جلوہ گر ہر تیسرے
کلمہ یون کار سالکہ بیاضات بیان ہر ج کی بولی کا قابل و بعد ہر چوتھے شجرہ پیران
حضرت قادریہ درشتیہ و غیرہ تنظیم نام پیران طریقت بسلسلہ مراتب بیت الفریض
سیوہ مجموعہ کثیر النفع و ناورد الوجود ہر ایک کی شان توصیف کی حد بیان سے باہر ہے
لاریب کیون تنو کہ یہ کلام برکت نظام قدوة السالکین زبدة الامارین شیخ
بزم ارشاد و طلب سمای ہدایت بدست سیر حقیقت غوامس محیط طریقت شاہ اقلیم
مناعت و عزالت گزینی حضرت شاہ ترا بعلی کا کوردی قدس سرہ
ہے جو تہامی عالم کو مرعوب ہے سارے جہان کا مطلوب ہر اور اس سے
بیشتر یہ مجموعہ ناورد چند بار مطبع او دہر اخبار واقع لکھنؤ ملک کوٹھڑی و زنگار
عالیجناب معالی القاب منشی نول کشور صاحب سی آئی اے
دام اقبالہ میں چھپا اور اب حسب امر ارشاد نقیبت بآئین مطبع
موصوف واقع کا پتہ راہ نمبر ۱۹۹ عین بار اول طبع ہوا۔

خاتمة الطبع کلیات شاہ تراب

قطعة تاریخ طبع

کلام پیشوا کے اہل عالم
مذاق مقتدا کے اہل عالم
شعبہ ہجری

بجہد اللہ مطبع حسام
بمقتطعہ نوشتہ سال طبعش

۱۰۱۰

[illegible]

کلیات دوا و پنی فاسی

و لیوان شمشیر کلام الی و لیوان میرین ملک و وزیر
 و لیوان شخصی سلفیف شخصی زشتی و او ستاد اهل زراعت
 و تجارت نام معاصم که بر ولایت فارس میں حکومت و اقامت
 میں ایک کورامہ میں اس کے کتب میں و لطیف تذکرہ و کتب
 و لیوان و ابجد الدین و حقیقی ایک ایسا ابجد
 یہ دیوان محض غیاب نیری کی سلفیج کو لایا گیا و لطیف
 و لیوان حضرت عتبات العظمیٰ حضرت محمدی الدین

شهره پیران پیر و ستمگر
دیوان غنی مصنفه دلا محمد غنی -

دلو ان مہتاب ایسے تھے کہ ان کے فکرمیں ہستیاں
و تو ان کے دل میں نہ تھیں نہ خیالات نہ ارجا نہ راجہ
دلو ان جیسا کہ مشہور دلو ان ہے۔

فصل پنجم در بیان مذهب و عقاید و تصانیف فارسی و آداب و سنن

ولیان الهی مولوی سلاست باشد خدا و مردم و کولی

ولولان ملائی مشهور بکرام اہل زبان ہر
ولولان لومبکی فارسی غریب مدحیہ صاحبہ اطفال

حال خودی سہایت علی ملاق کی کہ بتصنیف
یہی ہیں نگہ صاحب متولی جباری خود کمالی

میرزا علی قزوینی خاں صاحب بہادر خلص بہا

میرزا یوسف علی محمد خاں صاحب بهادر و محصل بیست و
چهار کلاس از کتب معتبره و در سن بیست و شش سالگی
از قاضی میرزا محمد علی خاں صاحب بهادر و محصل بیست و
چهار کلاس از کتب معتبره و در سن بیست و شش سالگی

منزلة حبیب امیر المؤمنین علی علیه السلام
میدانی که بزرگوار است و اولی که از آن بزرگوار است

مکتبہ اسلامیہ دہلی کی تالیفات میں مذکور ہے

یقیناً دیو کی بی بی کا یہ ہوا سر
 صاف سر ہوا اور یقیناً ہیشتی محسن ال حبیب ہے
 اواز قاشم فارسی غزل المرقم ہوا سر ہوا کی

اوان فاسم
 فاسم عليا فاسم
 باعيات فاسم
 باعيات فاسم

Assignment

© 2004 Blackwell Publishing Ltd *Journal of Internal Medicine* 255: 111–118

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re.1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

